UNIVERSAL LIBRARY

OU-234360

UNIVERSAL LIBRARY

ط ۲۲۰

رساله

طب متعلقه عدالت

یعنے

میڈیکل جو-ریس-پرو-ڈنس

مولفه

رحیم خان - خان بهادر

آنریری سرجن

میڈیکل فیلو و ممبر سینیٹ پنجاب یونیورسٹی سپرنٹنڈنٹ و

مدرس علم و عمل طب جماعت هندوستانی

میڈیکل سکول

لاهور

بامداد پنجاب یونیورسٹی

سنه ۱۸۸۱ع

مطبع انجمن واقع لاهور مین چهپا

دیباچہ

دیسی طبیب ہسپتال اسسٹنٹ اور وہ وکلاء جو انگریزی نہین جانتے کئی سال سے اِس بات کے شکایت کرتے تھے کہ پنجاب یونیورسٹی نے اکثر علوم مین بہت اچھی اچھی کتابین تصنیف کی ہین مگر ابتک کوئی بہی ایسی کتاب نہین لکھی ہے جسکی مدد سے ہم لوگ عدالت کے روبرو اُن طبی معاملات مین بحث کرسکین جو قانون کے متعلق ہین۔ پس اِس شکایت کے رفع کرنے کے لئے حسب الارشاد میڈیکل فکلٹی بندہ نے اِس رسالہ کو لکھا۔ اور اِسکے لکھنے مین صرف اپنے ہی تجربہ کو کافی نہین سمجھا بلکہ یوروپ کے اُن مصنفون کی کتابون سے بہی بہت مدد لی جنکو اِس فن مین کمال حاصل ہے جیسے ڈاکٹر آر۔ فیلا۔ ڈاکٹر کیسپر۔ ڈاکٹر ٹیلر۔ ڈاکٹر گائی۔

اور ڈاکٹر چی - وَرش اور بندہ اُن عنایت فرماؤن کا بھی مشکور ہے
جنہون نے سمیات نباتی کے عمدہ عمدہ نمونے بندہ کو لاکر دکھلائے
چنانچہ لاہور کے زبدۃ الحکماء جناب حکیم مرزا محمد علی بیگ صاحب -
وجناب حکیم الہ دین صاحب وجناب حکیم متیا داس صاحب وجناب
حکیم غلام محمد صاحب ؞

لاہور - ۱۸ - جولائی ١٨٨١ء   رحیم خان

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حصہ اوّل		نامردی ۔	٤٠
باب اوّل		**باب پنجم**	
تعریف علم طب متعلقہ عدالت اور ہدایات		زنا بالجبر ۔	٤٥
اُن طبیبون کے لئے جنکو عدالت مین شہادت		علامات زنا بالجبر ۔	٤٦
دینی پڑتی ہے ۔	١	پردۂ بکارت ۔	٤٧
باب دوم		امتحان کپڑونکا ۔	٥٢
بیماری کا فریب ۔	١٣	خون کے دہبّے ۔	٥٢
چند قواعد اصلی اور نقلی بیماریونمیں		رطوبت حیض ۔	٥٢
فرق کرنے کے ۔	٢٠	منی اور مذی کے دہبّے کپڑونپر ۔	٥٣
باب سوم		باریک بینی امتحان عورت کا	٥٦
پہچان شخصیت کی ۔	٢٢	دیگر رطوبات علاوہ منی یا خون کے	٥٦
ترکیب بالونکو سیاہ کرنے کی ۔	٢٥	عورت کو بلا اسکے علم کوئی خواب مین	
ترکیب سیاہ بالونکو سفید کرنے کی ۔	٢٦	بہی خراب کرسکتا ہی یا نہین ۔	٥٨
ترکیب عمر کے دریافت کرنے کی	٢٩	**باب ششم**	
پہچان مرد اور عورت کی ۔	٣٤	حمل ۔	٦١
باب چہارم		" علامات ۔	٦١

مضامین	صفحہ
" فریب کرنا حیض کا ۔	٦٢
" بڑھ جانا شکم کا	٦٢
" پستان وغیرہ تغیرات کا پیدا ہونا	٦٢
" جنین وغیرہ کے حرکت کی آواز	٦٦
" تغیرات ... اور ... رحم مین	٦٧
" کا فریب	٦٨
" عدالت کی تحقیقات حمل کے بابت	٦٩
باب ہفتم	
وضع حمل	٧٠
" زندہ مین	٧١
" علامات حال کے وضع حمل کے	
زندہ مین ۔	٧٢
" علامات وضع حمل بعد عرصہ کے	٧٥
" ایسا بھی ہو سکتا ہے یا نہین کہ	
عورت کا حمل بے معلوم وضع ہو جائے	٧٧
" علامات وضع حمل مردہ مین	٧٨
" کار-پو-را- لو-ٹیا	٧٨
" صفت مادہ جنین کے تا بہ چھ مہینے	٨٠

مضامین	صفحہ
باب ہشتم	
اسقاط حمل متعلقہ فوجداری	٨١
ادویات مسقط و مدر حیض	٨٢
باب نہم	
بچہ کُشی ۔	٨٣
" جنین چھٹے سے ساتوین مہینے تک	٨٧
" ساتوین اور آٹھوین مہینے کے درمیان	٨٦
" آٹھوین اور نوین مہینہ کے درمیان	٨٦
" نوین مہینہ کا جنین	٨٨
" بچہ کی نعش کا امتحان	٨٩
" ثبوت زندگی نعش کے پہلے	٩٠
" " " قبل از دم لینے کے	٩٠
" " " " نشانات ضرب و زخم کے	٩١
" " " بعد از دم لینے کے	٩٢
" پھیپھڑونکا امتحان ۔	٩٤
" شش کا رنگ دم لینے سے پہلے ۔	٩٥
ثبوت اثبات کا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہے	٩٨
ثبوت بچہ کی زندہ پیدا ہونیکا علامات ضرب و زخم	٩٩

مضامین	صفحہ
ثبوت بچہ کی زندہ پیدا ہونیکا جسم کے بعض تغیرات سے	۱۰۰
" جلد کی حالت سے	۱۰۰
" " ثبوت بچہ قلب اور رگونکی تغیرات سے	۱۰۱
" " ثبوت آلات انہضام کی تبدیلی سے	۱۰۱
نوپیدا بچونکی موت کے اسباب	۱۰۳
بچہ کا مرجانا ضرب و زخم کے سبب سے	۱۰۴
بچہ کو دم بند کرکے مار ڈالنا	۱۰۴
بچہ کو ڈبو کر مار ڈالنا	۱۰۵
" سردی کہلا کر مار ڈالنا	۱۰۵
" بہوکا مار ڈالنا	۱۰۵
" زخمی کر کر مار ڈالنا	۱۰۶
" گلا گہوٹ کر مار ڈالنا	۱۰۶
عورت کا امتحان	۱۰۸
باب دہم	
ضرب و زخم	۱۰۸
" زندگی کا اندیشہ	۱۰۹
" ضرب شدید	۱۱۰
" زخمونکا امتحان	۱۱۰

مضامین	صفحہ
" زخم کی شرح	۱۱۱
" تعریف اُس زخم کی جو بحالت زندگی پیدا کیا گیا ہو۔	۱۱۱
" خاصیت زخم کی جو بعد موت کے پیدا کیا گیا ہو۔	۱۱۲
" وہ زخم و ضرب جنسے خون نہیں جاری ہوتا۔	۱۱۳
" خون کے نیلے دہبے بسبب صدمہ کے	۱۱۴
" مردہ اور زندہ کو چوٹ لگنے سے جو دہبے پیدا ہوتے ہیں انمیں کیا فرق ہے	۱۱۴
" خاصیت اُن زخمونکی جو کسی ہتہیار سے پیدا کئے گئے ہون	۱۱۵
" پنکٹ - چرڈ - اونڈ۔	۱۱۵
" لا - سی - ری - ٹیڈ اور گن - شوٹ - وونڈ اُونڈز۔	۱۱۶
" مجروح کی پوشاک کا امتحان	۱۱۶
" زخم خود کردہ	۱۱۷
" زخم بارادہ قتل یا خودکشی یا اتفاقیہ ہیں	۱۱۸

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
شہادت زخم کے موقع کو دیکھکر	۱۱۸	خون کے داغ کپڑوں یا پسینہ پر	۰
زخم کی خاصیت اور مقدار	۱۱۹	وہ کس عرصہ یا کس تاریخ کے ہیں	۱۳۱
پہچان زخم کی اُسکے رُخ سے	۱۲۰	شناخت خون کی ہتھیاروں پر ۔	۱۳۱
زخم داہنے یا بائیں ہاتھ سے پیدا کیا گیا ہے	۱۲۲	شریانی اور وریدی خون	۱۳۲
ہونا کئی زخموں کا ۔	۱۲۲	زخم جسم کے مختلف مقامات کے	۱۳۳
کئی ہتھیاروں کا استعمال کرنا ۔	۱۲۲	سر کی ہڈی کا ٹوٹ جانا	۱۳۳
لاش پر دو یا کئی زخموں کا ہونا	۱۲۳	خاص دماغ کو صدمہ پہنچنا	۱۳۴
کئی زخم ایکہی دفعہ یا مختلف وقتوں میں پیدا کئے گئے ہوں ۔	۱۲۴	دماغ کا دب جانا یعنی کمپریشن آف دی برین ۔	۱۳۴
ثبوت قتل کا زخم کی حالات سے	۱۲۴	نخاع کو صدمہ پہنچنا	۱۳۴
لاش کا موقع	۱۲۵	چہرہ کے زخم	۱۳۴
طور ہتھیار کے ہونے کا	۱۲۶	گلو کے زخم	۱۳۵
ہتھیاروں پر خون	۱۲۶	سینہ کے زخم	۱۳۵
بال یا دیگر اشیاء ہتھیاروں پر	۱۲۷	شش کے زخم	۱۳۵
نشان خون کے کپڑے یا مکان کے اسباب پر	۱۲۸	قلب کے زخم	۱۳۵
خون یا صدمہ کے نشان لاش پر ۔	۱۲۸	شکم کے زخم	۱۳۵
خون کے داغ قاتل کے جسم پر	۱۲۹	جگر کے زخم	۱۳۵
خون کے دھبوں کا امتحان	۱۲۹	معدہ کا زخم	۱۳۶

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
رودہ کا زخم	۱۳۶	رسّی کا نشان -	۱۵۳
باب یازدہم		چہرہ کی حالت -	۱۵۴
ڈوب مرنا	۱۳۶	زبان کا موقع اور حالت -	۱۵۴
ڈوبے ہوئے کی لاش کے چیرنے		اعضاے تناسل کیحالت -	۱۵۴
سے جو خاص علامتین پائی جاتی		خطا ہو جانا براز کا -	۱۵۵
ہین اُنکی تشریح -	۱۴۰	پہانسی اتفاقیہ تہی یا باعث اُسکا	
چہل جانا اُنگلیونکا -	۱۴۰	خودکشی وغیرہ -	۱۵۵
ریت یا مٹی کا ہونا ناخنون مین -	۱۴۱	گلا گہُٹکر مرنا -	۱۵۶
معدہ مین پانی کا ہونا -	۱۴۱	دم بند ہو کر مرنا -	۱۵۷
کف پانی مٹی یا ریت کا ہونا ہوا کی		**باب سیزدہم**	
نالیون مین -	۱۴۲	دیوانگی	۱۵۸
پانی کا ہونا شُشش مین -	۱۴۲	تخیلات خواب اور نیند مین چلنا پہرنا	۱۵۹
کف کا ہونا مُنہہ اور نتہنون مین -	۱۴۲	ہذیان ڈی - لی - ری - ام	
سُکڑ جانا قضیب کا -	۱۴۲	ڈی - مِنش اور مینوارہی -	۱۵۹
نشان ضرب و زخم کے -	۱۴۳	ا - من - شیا -	۱۶۰
ڈوبے ہوئے کا علاج -	۱۴۴	ڈی - من - شیا -	۱۶۰
باب دوازدہم		مے - نیا -	۱۶۱
پہانسی لگ کر مرنا -	۱۴۶	پہچاننا اُس دیوانگی کے جو نقص تولیدی اور شکست سے	

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
طبیعت کے سبب پیدا ہو -	۱۶۴	وہ خاص جگہہ جہاں لاش پڑی ہو	۱۷۵
پہچان اُس قسم کی دیوانگی کی جو		سطح زمین یا کسی اَور چیز کی سطح	
بسبب جودت طبع پیدا ہوتی ہے -	۱۶۵	جسپر لاش ہو -	۱۷۵
قانونی تعلق دیوانگی کا -	۱۶۸	لاش کے اردگرد کی چیزوں کو ملاحظہ	
عذر دیوانگی کا فوجداری کے مقدمات میں	۱۶۹	کرنا چاہئے -	۱۷۵
فریب کرنا دیوانگی کا -	۱۶۹	کپڑوں کا امتحان -	۱۷۶
سادہ لوح تولیدی -	۱۶۹	حقیقی موت اور بظاہر مُردہ معلوم ہونا	۱۷۸
ڈی - منشیا -	۱۶۹	آثار موت کے	۱۷۸
مے - نیا -	۱۶۹	بند ہوجانا دوران خونکا -	۱۷۸
دیوانگی کے امتحان کا قاعدہ -	۱۷۰	رک جانا تنفس کا -	۱۷۹
حراست	۱۷۲	حس وحرکت کا مفقود ہوجانا -	۱۷۹
سارٹیفکٹ	۱۷۳	خاص وضع چہرہ کی -	۱۷۹
باب چہاردہم		آنکھونکی حالت -	۱۷۹
امتحان لاش کا	۱۷۳	جلد کی رنگت -	۱۸۰
اُن اشیا کا امتحان کرنا جو لاش		مفقود ہوجانا حرارت غریزی کا -	۱۸۰
کے اردگرد ہوں -	۱۷۴	اینٹھہ جانا لاش کا -	۱۸۳
وہ جگہہ جہاں پر لاش ہو -	۱۷۴	حرارت -	۱۸۶
لاش کی وضع نہاد -	۱۷۴	رطوبت -	۱۸۶

مضامین	صفحہ
ہوا کا گزر۔	۱۸۷
لاش کے دفنانے کا وقت جگہہ اور ترکیب۔	۱۸۸
عورت یا مرد کا ہونا	۱۸۹
حالت لاش کی اور سبب موت کا۔	۱۸۹
سرانڈ کا شروع ہونا پانی مین	۱۸۹
باب پانزدہم	
مرگ مفاجات	۱۹۱
بسبب خرابی قلب	۱۹۳
بسبب خرابی دماغ	۱۹۴
بسبب خرابی شش	۱۹۴
باب شانزدہم	
جل کر مرنا	۱۹۴
باب ہفتدہم	
بجلی گر کر مرنا	۱۹۶
صورتحال تشریحی بعد وفات۔	۱۹۷
بسبب موت کا۔	۱۹۷

مضامین	صفحہ
باب ہشتدہم	
سردی لگ کر مرنا	۱۹۸
باب نوزدہم	
موت فاقہ کشی کے سبب	۱۹۹
حصہ دوم	
سمیات	
تعریف زہر۔	۲۰۱
عادت کا اثر سمیات پر۔	۲۰۳
طبیعت کا اثر سمیات پر۔	۲۰۳
جماعت بندی زہرونکی۔	۲۰۴
اثر سمیات اری۔ٹینٹ کا۔	۲۰۵
" " نیو۔را۔ٹیکش۔	۲۰۷
زہرونکا اثر زندہ آدمی پر۔	۲۰۹
زہرونکا اثر حالت بیماری مین	۲۰۹
زہر کی علامتین اکثر حالت تندرستی مین ظاہر ہوتی ہین۔	۲۱۱
زہر خورانی کی علامتین۔	۲۱۲

مضامین	صفحہ
پایا جاتا زہر کا اُس غذا مین جو	
کھائی گئی یا قے کے مادہ مین ہو -	۲۱۷
ثبوت زہر کا لاش کے امتحان سے -	۲۲۵
ہندوستان مین طریقہ زہر خورانی کا -	۲۳۲
باب اول	
سمیات ارسی - ٹنٹ	۲۳۴
سنکھیا	۲۳۴
علامات -	۲۳۵
صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۳۷
اثر معدہ پر -	۲۳۷
فرق درمیان سنکھیا کی زہر خورانی	۲۳۷
اور ہیضہ کی بیماری مین -	۲۳۹
علاج -	۲۳۹
شناخت کیمیاوی -	۲۴۱
سلفر ٹشٹ	۲۴۲
کاپر ٹشٹ	۲۴۳
سلفیو - رٹیڈ ہائیڈروجن	
ٹشٹ -	۲۴۳

مضامین	صفحہ
ار - شش ٹشٹ -	۲۴۴
رنیخر ٹشٹ	۲۴۶
سیماب	۲۴۸
علامات -	۲۴۹
صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۵۱
کیمیاوی شناخت -	۲۵۲
شوگر آف لڈ	۲۵۴
علامات -	۲۵۴
صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۵۴
کیمیاوی شناخت -	۲۵۵
علاج -	۲۵۸
مرکبات تانبا	۲۵۸
علامات -	۲۵۹
صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۶۰
کیمیاوی شناخت -	۲۶۰
علاج -	۲۶۲
ٹارٹار امیٹک	۲۶۲
صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۶۲

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
کیمیاوی شناخت -	۲۶۴	علامات -	۲۷۱
علاج -	۲۶۷	صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۷۳
زہر حسبت کے مرکبات سے	۲۶۸	شناخت -	۲۷۳
سلفیٹ - اف زنک -	۲۶۸	مضر حیوانی اغذیہ -	۲۷۳
کلورائیڈ - اف - زنک -	۲۶۸	سمیات نیورا ٹکس	۲۷۴
کیمیاوی شناخت -	۲۶۸	افیون	۲۷۴
علاج -	۲۶۹	علامات -	۲۷۴
سمیات اری ٹنٹ	۲۶۹	صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۷۵
		کیمیاوی شناخت -	۲۷۶
نباتی اور حیوانی	۲۶۹	مار - فیا -	۲۷۶
ساون -	۲۷۰	پہچان افیون کی معدہ کی رطوبت	
جمالگوٹہ کا روغن -	۲۷۰	یا کسی عضو کی ساخت میں -	۲۷۸
کال - چیکم -	۲۷۰	پیرو - سک - اسڈ	۲۸۱
بلی - بور -	۲۷۰	علامات -	۲۸۱
وی - را - ٹریا	۲۷۰	صورتحال تشریحی بعد وفات -	۲۸۱
کار - با - لک - اسڈ	۲۷۰	کیمیاوی شناخت -	۲۸۲
حیوانی اری ٹنٹ سمیات	۲۷۱	" سیلورز - ٹیشٹ -	۲۸۳
تیلنی مکھی	۲۷۱	" ایرن ٹشٹ -	۲۸۳

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۔ سلفر۔ٹشٹ ۔	۲۸۴	کو۔نا۔ام یعنی ہلاک اور	
زہر کا علاج ۔	۲۸۶	اُسکا جوہر کو۔نیا	۲۹۸
الکحل یعنی خمر	۲۸۶	صورتحال تشریحی بعدوفات ۔	۲۹۸
علامات ۔	۲۸۷	اِکو۔نائی۔ٹم نے۔پے لس	
صورتحال تشریحی بعدوفات	۲۸۷	یعنی میٹھا تیلیا ۔	۲۹۹
علاج	۲۸۸	صورتحال تشریحی بعدوفات ۔	۳۰۰
ایتھر	۲۸۸	علاج ۔	۳۰۰
کلوریا ۔ فارم	۲۸۸	بلا۔ڈو۔نا	۳۰۲
علامات ۔	۲۸۸	علامات ۔	۳۰۲
علاج ۔	۲۸۹	صورتحال تشریحی بعدوفات ۔	۳۰۳
ہائیڈریٹ اف کلو۔رل	۲۹۰	علاج ۔	۳۰۳
تنباکو ۔	۲۹۰	تشخیص ۔	۳۰۳
ہن ۔ بن	۲۹۰	لو۔بے۔لیا ۔	۳۰۴
کُچلا اور اُسکا جوہر اسٹرکنیا	۲۹۱	ڈی۔جی۔ٹے۔لس	۳۰۴
صورتحال تشریحی بعدوفات ۔	۲۹۴	دھتورا ۔	۳۰۶
ہلاک خوراک ۔	۲۹۴	فرق درمیان دھتورے اور سرخ	
کیمیاوی شناخت	۲۹۵	مرچ کے بیجون کے ۔	۳۰۷
برو۔شیا ۔	۲۹۷	تمت	

حصّہ اوّل

باب اوّل

تعریف علم طب متعلقہ عدالت اور ہدایات اُن طبیبون کے لئے جنکو عدالت مین شہادت دینی پڑتی ہے

طبی مدرسون مین علم طب کے کل فنون پڑھائے جاتے ہین جنکی مدد سے طبیب بیماری پہچان سکتا ہی اور اُسکا علاج بہی بخوبی کرسکتا ہی - اگرچہ وہی فنون عدالت مین بہی کار آمد ہو سکتے ہین پہر بہی چند خاص باتین ایسی ہین جنکے بغیر جانے عدالت کے سوالون کا جواب بخوبی نہین دیا جاسکتا - پس یہی وجہ ہی کہ تہوڑے عرصہ سے ہر ایک طبی مدرسہ مین اُن خاص باتون کا بیان الگ الگ کیا جاتا ہی - اُن بیانات کے مجموعہ کو ایک علیحدہ فن قایم کرکے اُسکا نام میڈیکل - جو - رِش - پرو - ڈِنس رکہا ہی تاکہ طبیب عدالت کے اُن سوالون کا جواب جو متعلق طب کے ہین بخوبی دے سکے ؞

پس واضح ہو کہ یہ وہ حصہ علم طب کا ہے جس سے عدالت کو ایسے مقدمات کے فیصل کرنے مین مدد پہنچتی ہے جیسے زہر خورانی یا ضرب و زخم وغیرہ وغیرہ - حکمت کے یہ کل فنون حسب موقع اور بموجب ضرورت کے عدالت کو مدد دیتے ہین چنانچہ تشریح * علم افعال الاعضاء * علم علاج الامراض وغیرہ علم کیمیا * علم نباتات *

پس طبیب کو چاہیے کہ حکمت کے کل فنون کے علم وعمل سے واقفیت کما ینبغی رکھے - تجربہ وسیع پیدا کرے - اور حسب موقع اور بموجب ضرورت عدالت کے اپنے علم اور تجربہ کو کام مین لاوے * طبیب کو چاہیے کہ جب کوئی امر قانونی جو متعلق طب کے ہو اُس سے دریافت کیا جاوے اُسکو شافی طور پر حل کر سکے *

عام طبیب اور انمین فرق ہے جنکو عدالت مین زہر خورانی یا کسی اور حادثہ کی نسبت شہادت دینی پڑتی ہے کیونکہ عام طبیب کو صرف علاج و معالجہ اور اپنے بیمار کے شفا سے مطلب ہے لیکن دوسرے کو زندہ اور مردہ دونو کی نسبت عدالت کو اس غرض سے مدد دینی پڑتی ہے کہ جس سے مجرم گرفتار ہو جائے یا بیگناہ الزام سے بری ہو جائے - مثلاً کسی خاص صورت مین ان سے یہ دریافت کیا جا سکتا ہے کہ متوفی مرض سے مرگیا یا کسی حادثہ سے - پس اس سوال کے جواب کے لئے طبیب کو اپنی حکمت کے کل فنون پر غور و فکر کرنا چاہئے تاکہ مجرم سزایاب ہو جائے - بعض طبیب ایسا سمجھتے ہین کہ ہم کو عدالت سے کچھہ غرض واسطہ نہین ہمارا تو کام صرف

بیماری کے علاج کا ہے - یہ اِنکی سمجھہ کا پہیر ہے کیونکہ ایسا کوئی بہی طبیب
نہین ہے جسکا مطب وسیع ہو اور وہ کبہی نہ کبہی عدالت مین واسطے شہادت
کے بلوایا نہ جاوے - مثلاً فرض کرو کہ ایسے خیال کے کسی طبیب کو کسی
ایسے بیمار کے علاج کا اتفاق ہو جسکو بارادہ قتل کسی نے زہر کہلا دیا ہو اور
اُسکو اُسوقت یہ معلوم نہ ہو اور نہ اِسبات کا شک گزرے کہ جو علامات
اُس بیمار مین پیدا ہوئی ہین وہ بسبب زہر خورانی کے پیدا ہوئی ہین
اور فرض کرو کہ باوجود مناسب علاج کے بہی مریض تلف ہو جاتے - تو اِس
صورت مین وہ طبیب گواہی دینے سے کیونکر انکار کر سکتا ہے اگر گریز کرنا
چاہے تو عدالت اُسکو مجبور کرے گی - اور جب عدالت مین گیا تو اِس پر
بہی اُمید ہے (کیونکہ سند یافتہ طبیب ہے) کہ سمیات کے اثرون کے باب
مین عدالت جو کچہہ اِس سے دریافت کرے گی وہ اِسکا جواب شافی دیگا
مثلاً اُسکو یہ جاننا چاہئے کہ خاص کوئی زہر کس مقدار مین مہلک ہوتا
ہے یا کتنے عرصہ بعد بیمار کو ہلاک کرتا ہے - اگر وہ یہ کہے کہ متوفی بسبب
بیماری کے مرا ہے اور زہر کے سبب سے نہین تو عدالت اُس سے یہ دریافت
کر سکتی ہے کہ بتلاؤ وہ کون کونسی بیماریان ہین جنکی علامتین اور صورت
حال تشریحی بعد وفات زہر کے علامتون کے مشابہ ہوتی ہین اور یہ بہی کہ
اِن دونو مین کیا فرق ہے - اور شاید یہ بہی پوچہہ بیٹھے کہ زہر کی شناخت
کی بابت جو جو ترکیبین رائج ہین اِنمین کیا نقص ہے ؎
اور فرض کرو کہ وہی طبیب کسی ایسے شخص کے علاج کے واسطے بلایا جائے

جو دنگے مین مجروح ہوگیا ہو اور اُسی زخم کے سبب جلد مرگیا ہو تو عدالت گواہی کے واسطے اُسکو مجبور کرسکتی ہے اُسوقت اِسنے اُن سارے امور کی بابت دریافت کرسکتی ہے جنسے جرم ثابت ہوسکے۔ مثلاً اُسنے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ بتلاؤ اُس زخم کی کیا پہچان ہی جو فوراً بعد موت کے لاش پر پیدا کیا گیا ہو اور کس قسم کے آلہ سے متوفی زخمی ہوا تہا۔ آیا کسی قاتل کے ہاتہہ سے زخمی ہوا تہا یا اتفاق سے اور اِسکے زخم سے کسقدر خون بہا ہوگا۔ آیا بعد زخمی ہونے کے متوفی قابل اِسبات کے تہا کہ اِس سے حرکت یا کوئی کام ہوسکے۔ اِسکے کپڑون یا اِسکے چہرے پر جو داغ ہین وہ خون یا کسی اور چیز کے ہین۔ مرتے وقت اِس نے تم سے کیا بیان کیا تہا ✤ غرض اِس قسم کے سوالات اُسی طبیب سے حل ہوسکتے ہین جس نے طب کو علاوہ علاج و معالجہ کے اِس غرض سے پڑہا ہو کہ عدالت کو طبی معاملات مین مدد دے سکے۔ قطع نظر اِن ساری باتون کے طبیب کو یہ بہی تو خیال کرنا چاہئے کہ اگر وہ ایسے سوالات کی جوابات بوقت ضرورت نہ دے سکے جس سے مجرم سزایاب ہوجاتے اور بیگناہ سزا سے بچ جائے تو اِسکا علم کس کام کا ✤ پس ہر طبیب کو یہ یاد رکہنا چاہئے کہ چاہے اپنے کو وہ کتنا ہی بچا دے کبہی نہ کبہی اتنائے مطب مین عدالت مین واسطے شہادت کے اِسکو ضرور جانا پڑیگا اور جو عدالت کے طبی معاملات مین ناواقف ہوگا تو اپنے علم پر بٹا لگائیگا اور لوگون مین مطعون ہوگا ✤

بعض طبیب ایسے بھی ہین جنہون نے عدالت کے طبی معاملات کو ہیچ سمجھہ رکھا ہی مگر گا ہے گا ہے شہادت دینے کی جرات کی ہی اس خیال سے کہ جو جو سوالات طب کے نسبت عدالت مین کیئے جاتے ہین اُنکے جوابات سی نتو وکیل اور نہ حاکم واقف ہین - ہم جو چاہینگے سو بیان کر دینگے کوئی گرفت کرنے والا نہین ہے - ایسے حکیم غلطی پر ہین کیونکہ اب ہر وکیل جو اپنے فن مین کامل ہوتا ہے عدالت کے متعلق جو جو طبی معاملات ہین اُن سے واقفیت پیدا کرتا ہی اور خاصکر ایسے امور سے تو ضرور ہی واقفیت رکھتا ہی مثلاً زخم + بچہ کُشی - اور زہر خورانی ✣

پس اپنے بیانات کو تاکہ وہ گرفت مین نہ آسکین حکمت کی اصطلاحات سے کتنا ہی مغلق کر دین - اور اِدہر اُدہر کی باتون سے کتنا ہی پیچیدہ کر دین پھر بھی وکیل کی گرفت مین آہی جاتے ہین - علاوہ ازین ایسے طبیب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی سنگین مقدمہ دیوانی یا فوجداری کا ہوتا ہے تو اُسمین وکیل طبیبون سے ایسے ایسے نکتے دریافت کر لیتے ہین جن پر اُنکو عدالت مین بحث کرنی پڑتی ہے - پس جبکہ یہ حال وکلا کا ہی اور جبکہ وہ مشہور چالاک شمار کیئے جاتے ہین تو ایسے طبیب سکا بھلا کب پتا لگنے دیتے ہین جنہون نے عدالت کے طبی معاملات کو ہیچ سمجھہ رکھا ہی ✣

ایسے آدمیون کی نسبت جو ضرب و زخم یا زہر یا کسی اَور شدید قسم کے حادثہ سے مرجاتے ہین طبیب کو امور ذیل پر ضرور توجہ کرنی چاہئے چنانچہ

اوّل - اگر معلوم ہو سکے تو ٹھیک وقت موت کا اپنی یادداشت کی کتاب مین درج کرلین تاکہ یہ بتلا سکین کہ بعد گزرنے حادثہ کے کتنے عرصہ تک متوفی زندہ رہا تھا ❖

دوم - دریافت کرین کہ لاش کس حالت اور کس وضع پہ پڑی ہے ❖

سوم - اسکے کپڑونکا کیا حال ہے ❖

چہارم - اسکے اردگرد کے اسباب کو ملاحظہ کرین مثلاً کوئی شے یا پڑیا یا کسی قسم کا آلہ اسکے اردگرد ہے یا نہین اور جو ہے تو دیکھین کہ لاش کے کس موقع پہ ہے - کسی قسم کا عرق لاش کے پاس اگر گرا ہوا اُس کو جمع کرکے بحفاظت رکھہ چھوڑین ❖

پنجم - اگر لاش کو چیر کر امتحان کرنا ہو تو قے کا مادہ جو لاش کے پاس ہو اُسکو جمع کر رکھین ❖

ششم - لاش کی بیرونی حالت کو دیکھین آیا رنگت اسکی زردی ہے یا نیلی ❖

ہفتم - لاش کے چہرہ کا ملاحظہ کرین ❖

ہشتم - اسپر نشان ضرب و زخم کے ہین یا نہین - اور دیکھین اسپر خون کے داغ اور پوشاک اسکی بکھری ہوئی ہے یا نہین ❖

نہم - اسکو دیکھین کہ لاش کے کس کس موقع پر زخم ہین اور اُنکی شکل اور رُخ کو بھی خوب طرح ملاحظہ کرین ❖

دہم - ہاتھہ - پاؤن - شکم - دہن اور بغلون کو ہاتھہ لگا کر دیکھین کہ وہ گرم

ہین یا ٹھنڈے ہے ٭

یازدہم - لاش کا کوئی حصہ اینٹھا ہوا ہی یا نہین ٭ اِن دونو اخیر کی دفعات سے تب ہی فائدہ حاصل کر سکتے ہین کہ جب یہ بہی ملاحظہ کیا جاوے کہ لاش کس قسم کے صحن پر پڑی ہے آیا ننگی ہے یا کپڑے سے ڈہکی ہی - فربہ ہے یا لاغر - جوان کی لاش ہی یا بوڑہی کی کیونکہ یہ حالات لاش کے ایسے ہین جو اِسکے سرد ہو جانے یا اینٹھ جانے مین فرق ڈال سکتے ہین ٭

دوازدہم - دریافت کرین کہ متوفی کو کسی نے زندہ کس وقت دیکھا تھا ٭

سیزدہم - اُن حالات کو دریافت کرین جنسے خودکشی یا قتل کا اشتباہ ہو ٭

چہاردہم - موت کے کتنے عرصہ بعد لاش کا امتحان کیا گیا اِس بات کو اپنی یادداشت کی کتاب مین درج کرین ٭

پانزدہم - اعضاے شکم کا ملاحظہ کرین ٭ معدہ یا امعا مین آثار انفلامیشن کے پائے جاوین تو اُنکے ٹہیک موقعون کو درج کرین - وہ گل گئے یا زخمی ہو گئے یا چہد گئے یا اِنمین خون بہا ہوا ہی - اِن باتون کو بہی درج کتاب کرین ٭ معدہ کو جسم سے علیحدہ کرکے دونو سرون کو رسّی سے باندہ کر کسی صاف برتن مین رکھہ دین ٭ کہولکر دیکھنا ہو تو معدہ کو صاف برتن مین رکھہ کر چُھری سے اُس ترکیب سے کہولین جس سے اِسکے اندر جو کچھہ ہو وہ ضایع نہ ہونے پاوے یا امعا کے اندر جو کچھہ ہو اُس سے ملجانا نہ پاوے ٭

شانزدہم - معدہ مین جو کچھہ ہو ایک صاف برتن مین رکھکے اِسکی نسبت اِن باتون کو درج کتاب یادداشت کرین کہ (الف) اِسکی مقدار ٭

(ب) اسکی بو جو کئی آدمیون کو محسوس ہو (ت) اسکی رنگت (ث) دریافت کرین کہ وہ ترش ہے یا کہہار - (ج) دیکہین اسمین خون یا بلغم یا صفرا ہے یا نہین (ح) اسمین کوئی حصہ غذا غیر منہضم کا ہے یا نہین (خ) اس کی نسبت اور کوئی خاص باتین دریافت کرین *

ہفدہم - معا اثنا عشرہ (ڈیو - ڈی - نم) مین جو کچہہ ہو اسکو الگ رکہہ چہوڑین

ہشتدہم - بڑے روودن کی حالت اور انمین جو کچہہ ہو اسکو ملاحظہ کرین کیونکہ معا مستقیم (ریکٹم روودہ) مین اگر سدے ہون تو انسے یہ ثابت ہوگا کہ موت سے تہوڑے عرصہ پہلے متوفی کو دست نہین آتے تہے *

نوزدہم - حلق اور حنجرہ کی حالت کو ملاحظہ کرین اور خوب طرح دیکہین کہ ان مین کوئی شئے غیر جنس تو نہین ہے اور یہ بہی کہ انمین آثار انفلامیشن یا خراش کے موجود ہین یا نہین - ان باتون کے دریافت سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ متوفی کے حلق کے اندر کسی نے کوئی شئے ٹہوس دی ہے کہ جس سے وہ مرگیا ہے یا اسکو کسی نے کوئی تیز چیز پلا دی ہے *

بستم - شش اور دل کی حالت کو دیکہین *

بست و یکم - دماغ اور نخاع کی حالت کو ملاحظہ کرین *

بست و دوم - رحم (یو - ٹے - رس) خصیۃ الرحم (او - وی - ریز) اور اندام نہانی کو ملاحظہ کرین کیونکہ عورتون کی اندام نہانی مین زہر ٹہوس دیتے ہین یا اسکے ذریعہ اندر زخم کر دیتے ہین *

بست و سوم - جگر اور پتہ کو کیمیاوی امتحان کے واسطے علحدہ رکہہ چہوڑنا

چاہیے ٭

بست و چہارم - مثانہ اور اُسمین جو کچھ ہو اُسکو امتحان کے واسطے کسی مرتبان مین الگ رکھہ چھوڑنا چاہیے ٭ غرض امور مذکورۂ بالا پر طبیب کو خاص توجہ کرنی چاہیے کیونکہ اِن سے خاص خاص حالتون مین موت کے وقت اور موت کے ٹھیک سبب کو آسانی سے بتلا سکتے ہین ٭

اگر مقدمہ زہرخورانی کا ہے تو اُس برتن یا غذا کو دکھلا سکتے ہین جسمین وہ زہر موجود ہے اور اِنہین امور کے دریافت سے اُن سوالات کو بھی حل کر سکتے ہین جو خودکشی یا قتل کے مقدمات مین عدالت یا وکیل کر سکتا ہے - اِنمین سے کسی امر کے دریافت کرنے مین اگر غفلت کیجاویگی تو مجرم کا وکیل اُسی امر کو عدالت مین پیش کریگا اور کہے گا کہ اِسی امر کے دریافت پر میرے موکل کی بریئت منحصر ہے ٭ لاش کے امتحان کی ترکیب سے سند یافتہ طبیب واقف ہین کیونکہ اُنہون نے تشریح پڑھی ہے - اِس موقع پر صرف چند خاص خاص باتونکا ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہین کہ

اول - جسم کے کل اعضا کو دیکھین کہ اُنمین سے کسی مین کسی بیماری کی علامت تو موجود نہین ہے ٭

دوم - اگر کوئی بھی آثار بیماری کے پائے جاوین تو اُنکو درج کتاب یادداشت کرنا چاہیے - لاش کے امتحان کے وقت اِس بات کو ضرور یاد رکھین کہ غرض امتحان سے یہ دریافت کرنا نہین ہے کہ متوفی زہر کے سبب مرگیا ہے بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ بیماری سے نہین مرا ہے ٭

آدمی جب اچان چک مرجاتا ہے تو اُسکے دماغ دل اور بڑی بڑی گونز
مین یا شش کے اندر سبب موت کے پائے جاتے ہین - دیکھنا چاہئے
کہ اِنمین سے کسی عضو مین خون تو نہین ہے یا اِنمین اجتماع خون کا یا انفلاشن
تو نہین ہوا ہے - یا پیپ پڑی ہو یا دل کے کواڑون مین کوئی بیماری
ہو - غرض اِن ساری باتون کو خوب طرح تحقیق کر کے اپنی یادداشت
کی کتاب مین درج کر لین +

لاش کو قبر سے کھدانا - بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ دفن کے
عرصہ بعد لاش کو امتحان کرنا پڑتا ہی - جبتک لاش گلتی نہین تب تک تو
امتحان سے نتیجہ اچھا نکل سکتا ہے - لیکن لاش جب گلجاتی ہے تو صرف
شکم کے اعضا کے امتحان پر اکتفا کرنا پڑتا ہی - اِسصورتمین معدہ اسقدر
باریک ہو کر بگڑ جاتا ہی کہ اُسکے آمنے سامنے کی دونو دیوارین جُڑکر ایک
دکہلائی دیتی ہین - اِس معدہ کو معہ امعا اثنا عشرہ علیحدہ کر لین اور اسکے
دونو سرون کو ڈور سے باندہ دین + جگر اور طحال کو بہی علیحدہ کر لین تاکہ
اگر ضرورت ہو تو اِنکا بہی امتحان کیا جا سکے - اگر اِنمین سے کسی عضو مین
زہر نہ پایا جاوے تو جسم کی کسی اَور جگہہ اِسکا ملنا دشوار ہی - لاش جب اِسقدر
گلجاوی کہ اعضاے اندرونی مٹی مین ملجاوین اور جسم کی کسی بافت مین تہوڑی
زہر پایا جاوے تو اُس زہر کے حاصل ہونے کی بنیاد پر شک پڑنا چاہئے
مگر اِسصورت مین اُس مٹی کا امتحان کیمیاوی ترکیب سے کرنا چاہئے جسمین گلی
ہوئی لاش پڑی ہو - لاش جب زمین سے کہودی جائے تو طبیب کے

روبرو کسی دوست یا اقربا کو اسکی شناخت کرنی چاہئے - اور عرصہ کی فنائی ہوئی لاش سے جب اعضا سے اندرونی کو نکالین تو انکو کسی برتن مین بہرکر فوراً اُس پر اپنی مُہر لگا دین - مگر وہ برتن دہاتی نہ ہو بلکہ مٹی یا شیشہ یا چینی یا لکڑی کا ہو ❊

پہچاننا اشیار کا - یہ ضرور یاد رہے کہ زہر خورانی کا جب اشتباہ ہوتا ہے تو عدالت اِس بات کا ثبوت مانگتی ہے کہ بتلاؤ جو مادہ دست وقے وغیرہ رطوبات کا تم نے متوفی کی لاش سے حاصل کیا ہے یہ اُسیکی لاش کے ہین یا کسی اَور جگہہ سے حاصل کئے گئے ہین ❊ فرض کرو کہ امتحان کے وقت تم نے معدہ یا کسی اَور عضو اندرونی کو لاش سے علیحدہ کیا ہے تو جس برتن مین اِنکو رکہو پہلے اچہی طرح دیکہہ لو کہ وہ برتن خوب صاف ہے - اگر اِس بات کو بہول جاؤگے تو مجرم کا وکیل عدالت کے دل مین شک ڈال دیگا کہ زہر شاید اُس میلے برتن مین تہا جسمین وہ اعضا رکہے گئے ہین ❊ جب مشکوک اشیار تمہارے سپرد کیجا دین اُن پر اسیوقت اپنی مُہر لگا کر ایسی جگہہ مقفل کردینا چاہئے جسکی کنجی کسی اَور کے پاس نہو - اگر وہ اشیار کسی غیر کے ہاتہہ لگ جائینگی تو تم وکیل کے داؤن مین آجاؤگے ❊ جب معدہ یا کسی اَور عضو کو کسی برتن مین رکہنا چاہو تو خوب طرح بند کرکے اُسپر چمڑے یا لکڑی کی ایک تختی لگادو اور اُس تختی پر روشن سیاہی سے متوفی کا نام - اعضا کے لاش سے نکالنے کی تاریخ معہ دن اور مہینہ کے لکہدو ❊

ترکیب ان اشیا کے رکھنے کی جنکو کیمیاوی ترکیب سے امتحان کرنا ہو

کسی عضو اندرونی یا کسی رطوبت کو جب لاش سے نکالکر کیمیاوی طور پر امتحان کرنے کے لئے سنبھال رکھنا منظور ہو تو ان احتیاطون کے پابند رہنا چاہیئے چنانچہ برتن خوب صاف اور کہلے منہہ کا ہو - برتن کو صرف اتنا ہی بڑا ہونا چاہئے جتنے مین وہ عضو یا رطوبت آسکے - اُس برتن مین ایک مضبوط ٹہیک ڈاٹ لگا کر چمڑے سے باندہ دینا چاہئے تب برتن کے منہہ کو ایک اَور ٹکڑے چمڑے سے باندہنا چاہئے بعد ازان اسکو تپی سے مڑہ کر اُسپر ایک تیسرا ٹکڑا چمڑے کا باندہ دین - اِس ترکیب سے اندر کی رطوبت تبخیر بنکر اُڑ نہین سکتی ہے - اِسمین کوئی شے عفونت کو دفع کرنیوالی نہ ملادین مگر ہان تہوڑا سا کلو-را- فارم ملا دین تو مضایقہ نہین کیونکہ اِس سے وہ اشیا رگلنے سے بچ رہینگی اور کیمیاوی شناخت مین بہی کلو-را- فارم ہارج نہین ہوتا *

جن چیزون مین اعضا کو سنبھال رکہنا منظور ہو اُنکو اچھی طور پر امتحان کرین کیونکہ بعض قسم کے کپڑون پر جو کلف لگاتے ہین اُسمین سنکھیا ہوتا ہی اور بعض قسم کے کاغذون پر بہی سنکھیے کا رنگ چڑہا ہوا ہوتا ہے مثلاً جو منقش کاغذ زیبایش کے واسطے کمرون کی دیوارون پر لگاتے ہین اُن مین سنکھیا ہوتا ہے *

جو علامتین تم بیمار مین دیکھو اور جو جو نتیجے لاش کے امتحان اور کیمیاوی امتحانات سے تم کو حاصل ہون اُنکو اپنی یادداشت کی کتاب مین فوراً

درج کرلو کیونکہ ایسا اکثر ہوتا ہی کہ مقدمہ کی پیشی عرصہ بعد ہوتی ہے اور اُس
ایام تک مجرم حوالات مین ہوتا ہی پس اُن باتون کو یادداشت کی کتاب
مین درج نہ کروگے تو عرصہ بعد پیشی کے وقت تم بہت سی باتین بھول
جاؤگے * تاکہ یہ کتاب عدالت مین کارآمد ہو کُل امور کو یا تو امتحان کے
وقت یا بعد تھوڑی سی دیر کے اِسمین درج کرنا چاہئی *
اگر کسی سبب سے حروف ماند پڑجاوین کہ اچھی طرح پڑھے نہ جاوین اور اُنکی
نقل کرنی منظور ہو تو نقل کرلین مگر اصل کو بھی سنبھال رکھین تاکہ عدالت
اگر چاہے تو پیش کردین *

باب دوم

بیماری کا فریب

واضح ہو کہ بیماری کا فریب کئی مطلب سے کیا جاتا ہی چنانچہ سپاہی یا جہاز
کے ملاح نام کٹانے کے واسطے یا نوکری سے بچنے کے لئے بیماری کا
اکثر فریب کرتے ہین اور فقیر تاکہ محنت نہ کرنی پڑے *
علاوہ ازین مدرسہ کے لڑکے تاکہ پڑھنا نہ پڑے اکثر مرض کا بہانہ کرتے
ہین - اور بعض دفعہ تاکہ قید سے رہائی ہوجاوے یا سزا معاف ہوجاوے
مرض کا فریب کرتے ہین * اکثر تین قسم کی بیماریونکا فریب کیا جاتا ہی *
اول - اُن بیماریونکا جنکو ہم دیکھہ سکتے ہین یا کسی اور طور سے دریافت کرسکتے ہین
دوم - ایسی خفیف بیماریان جنکو ہم صرف فریبی کے بیان سے معلوم کرسکتے ہین

سوم - وہ امراض جو پیچیدہ ہوتے ہین +

اوّل وہ بیماریان جنکو ہم دیکھ سکتے ہین

اول کسی حصہ جسم کا بڑہ جانا یا گہٹ جانا - دوم کسی حصہ جسم کا بدڈول ہونا - سوم ضرب و زخم یا بالائی انفلامیشن[1] - چہارم رطوبت کا بہنا - پنجم تشنجی امراض - ششم امراض از قسم فالج +

اوّل کسی حصہ جسم کا بڑہ جانا یا گھٹ جانا جیسے رسولیان - ترکیب اِس قسم کے فریب کی یہ ہی کہ جلد کے اندر پچکاری سے ہوا بہر دیتے ہین مثلاً شکم کی جلد پر ہوا بہر کر استسقا کا فریب کرنا + فوطہ مین ہوا بہر کر ہائیڈروسیل (خصئے مین پانی پیدا ہونا) یا فتق + ہاتہہ پاؤن کو پہلا لینا + بندہن باندہ کر جسم کو کہولکر ملاحظہ کرنے اور اُس سوراخ کی تلاش کرنے سے جس سے ہوا داخل کی گئی ہے یہ فریب گرفت مین آسکتا ہی اور سوراخ مذکورہ پر اکثر ٹکڑا اپٹی کا لگا ہوا ہوتا ہی جب بندہن کے سبب سے ہاتہہ پاؤن کی سوجن پیدا کیجاتی ہی تب اُس بندہن کے نشان کو دیکہنا چاہئے +

دوم بدڈول ہونا کسی حصہ جسم کا - بعض آدمی اپنی پشت کی ہڈی کو دائین یا بائین جانب خم دیدیتے ہین - یہ خم صرف اکہرا ہوتا ہے اور اسکی محدب جانب گہری نہین ہوتی اور مقعر جانب کی جلد پر شکن پڑجاتی ہی

---

[1] انفلامیشن ایک مرض ہی جس مقام جسم پر یہ بیماری ہوتی ہی وہان یہ چار علامتین پائی جاتی ہین - سرخی - گرمی - ورم - درد ۱۲

لیکن جب پشت کی ہڈی بسبب بیماری کے خم کہا جاتی ہے تب اُس خم کی
محدب جانب کبڑی ہو جاتی ہی اور خم کی جلد پر اکثر شکن نہین پڑتی ۔
بعض دفعہ فریبی اپنے ہاتھہ پاؤن کے جوڑون کو ایسا سُکیڑ لیتے ہین کہ سچ
مچ کے لنگڑے لولے بنجاتے ہین - اِسصورت مین کلو-را- فارم سُنگھا
کر حالت بیہوشی مین اُسی ٹانگ یا ہاتھہ کو کھینچنے سے اُنکا فریب ظاہر ہو جاتا ہی
سوم ضرب و زخم اور انفلامیشن - اکثر ایسا کرتے ہین کہ خفیف
زخم پر کوئی تیز چیز جیسے تیزاب - طوطیا - تنبا کو وغیرہ ملکر اُسکو بڑہا دیتے
ہین - چنانچہ قیدی اکثر ایسا کرتے ہین کہ اپنے پاؤن پر خود زخم کرلیتے ہین
یا جب کوئی خفیف زخم ہوتا ہی اُسکو بڑہا دیتے ہین - جب کسی زخم کے
گرد انفلامیشن ہو کر وہ سُرخ ہو جاوے تو بیشک فریب کا اشتباہ ہو سکتا ہے
چہارم رطوبات - مقئی دوا کے استعمال سے اکثر قے کیا کرتے
ہین اور قے کے مادہ مین خون یا پیشاب یا براز گھول کر ملا دیتے ہین ۔
اسہال اور پیچش کی بیماری کی نقل کرتے ہین - مثلاً دستون مین
پیشاب یا خون ملا دیتے ہین اور پیشاب مین ریت یا کنکر ملا دیتے ہین تاکہ
ثابت ہو کہ فریبی ریگ مثانہ یا گردہ کی بیماری مین مبتلا ہی - اِن فضلون
کو بغور ملاحظہ کرنے سے فریب گرفت مین آسکتا ہے اور قارورہ کا
امتحان کمسٹری کے قاعدہ سے کرنا چاہئے اور ہی-ما-ٹیو-ریا[1] کی بیماری اِس
طور سے پیدا کرتے ہین کہ مثانہ کے اندر خون کی پچکاری کرتے ہین -

[1] پیشاب مین خون آنا ۱۲

یا پیشاب مین کسی قسم کا سرخ رنگ یا خون ملا دیتے ہین - بعض دفعہ پیشاب
مین دودہ ملا دیتے ہین تاکہ سفید نظر آوے - ان صورتون مین بیمار کو
اپنے روبرو پیشاب کرانا چاہئے تاکہ اُسکا فریب نہ چل سکے - علاوہ ازین
علامات عامہ اور خاصہ کے ملاحظہ سے بہی یہ باتین گرفت مین آسکتی ہین*
نائیزہ مین تیز چیزون کی پچکاری کرکے سوزاک کی نقل کر لیتے ہین
کپڑون پر خون کا دہبہ لگا کر حیض کی نقل کرتے ہین اور نتہنون مین سوزن
سے پچہنا لگا کر نکسیر پہوڑتے ہین اور مرض ہموپٹیسس[۱] - ہیماٹے میسس[۲] کے
نقل اسطور پر اکثر کرتے ہین کہ اسفنج مین خون لیکر منہہ کے اندر رکہہ
لیتے ہین یا منہہ کے اندر یا مسوڑون مین پچہنا لگاتے ہین* منہہ کو خوب
طرح ملاحظہ کرین اور بیمار کو غرغرہ کروا کر دیکہین کہ اُسنے فریب کیا ہے یا فی الحقیقت
خون بیکیہ مرض ہے - ہا - ٹے - مے - سِس کا فریب کرتے ہین*

پنجم - امراض تشنجی کی نقل مین فریبی اکثر کامیاب ہوتے ہین -
مثلاً مرگی کی نقل اکثر کیا کرتے ہین - منہہ کے اندر صابون کا ٹکڑا
رکہہ کر کف جاری کرتے ہین - اصلی اور نقلی مرگی مین فرق یہ ہے کہ نقال
ایسی جگہہ فریب کرتا ہے کہ جہان لوگ اُسکو دیکہہ سکین مگر جو کوئی اس
مرض مین واقعی مبتلا ہوتا ہے اُسکو نوبت کا کچہہ بہی خیال نہین ہوتا
جہان نوبت ہوئی وہین گر پڑا - فریبی جب اپنے کو گرا دیتا ہے تو خوب
زور زور سے ہاتہہ پاؤن مارتا ہے اور چونکہ وہ ہوش مین ہوتا ہے

---

[۱] خون تہوکنا * [۲] خون کی قے ۱۲

تو اِدہر اُدہر دیکھا رہتا ہے - جب تک آدمیون کا ہجوم ہوتا ہے تبتک ہاتہہ پاؤن مارتا رہتا ہے اور جب لوگ سرک جاتے ہین تب وہ بہی اُٹھہ بیٹھتا ہے - لیکن اِس مرض کا بیمار بالکل بیہوش ہوتا ہی * آنکہین اُسکی اوپر کو چڑہی ہوتی ہین اور کسیکے آنے جانے کی بالکل خبر نہین ہوتی - اِس فریب کے گرفت کی اگرچہ بہت ترکیبین ہین مگر سب سے یہ ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ مریض کی ناکون مین تہوڑا سا ہلاس پھونک دین اگر فریبی ہوگا تو نوبتین اُسکی فوراً دور ہوجائین گی اور چھینکون کی نوبتین شروع ہوجائینگی *

کن - ول - شن[۱۵] بعض آدمی خاص خاص حصہ کے عضلون کو اِس طور پر حرکت دیتے ہین کہ اصلی اور نقلی کن - ول - شن مین تمیز کرنا دشوار ہوتا ہی - اِن دونو مین فرق کرنے کی صرف یہی ترکیب ہی کہ مریض کے پاس بیٹھے رہین - فریبی تھوڑے ہی عرصہ مین تھک جائیگا مگر اصلی بیمار نہین تھکتا *

رعشہ کی بیماری کی نقل بہی بعض آدمی کر لیتے ہین - اِسکے گرفت کی ترکیب یہ ہی کہ بیمار کے بدن پر یا تو آب سرد کا تڑاڑا چھوڑین یا بجلی لگا دین * بعض بدمعاش فالج کی نقل کر لیتے ہین لیکن اصلی اور نقلی فالج مین بڑا فرق ہے چنانچہ فالج جب اصلی ہوتا ہے تب عضو مائوف لاغر اور ڈہیلا ہو جاتا ہے اور اُسکی حرارت اصلی بہی کم ہوجاتی

---

[۱۵] یعنی تشنج ۱۲

ہو اور جسم اسفل (پیپے - را - پلیجیا) کے فالج مین پیشاب مین ضرور فرق پڑجاتا ہو یہ باتین نقلی فالج مین نہین پائی جاتی ہین ⁂

دوم وہ بیماریان جن کو ہم صرف فریبی کے بیان سے معلوم کرسکتے ہین

درد ایک ایسی علامت ہو جسکا فریب آسان ہے مگر گرفت مشکل مثلاً درد سر درد شکم - درد چہرہ ایسی بیماریان ہین جنکی گرفت نہایت مشکل ہو اور اکثر دفعہ ایسا ہوا ہو کہ اصلی مرض کو نقلی خیال کرکے بیمار کو صدمہ قسم کی تکلیفین دی گئی ہین ⁂

حس کا زایل ہوجانا - بعض آدمی ایسا کرتے ہین کہ آنکھون مین بلا - ڈو - نا[1] کا عرق ڈال دیتے ہین اور ایمو - رو - سس کی نقل کرلیتے ہین - اِس قسم کے اندھے پن کی گرفت مشکل ہے ⁂ بعض آدمی خاص کر وہ لوگ جو فوجی ہوتے ہین قریب نظری کا فریب کرتے ہین - اِسکی گرفت کی ترکیب یہ ہو کہ مریض کے خوب نزدیک کوئی کتاب رکھدین اگر وہ فریبی ہوگا تو اُس سے پڑہی نہ جائے گی یا نزدیک نظری کی عینک لگا کر اُس سے پڑہوا دین ⁂

بہرے پن کا فریب بہی اکثر کرلیتے ہین - اِسکی گرفت مشکل ہو لیکن بعض دفعہ ان ترکیبون سے یہ فریب بہی گرفت مین آسکتا ہو چنانچہ

---

[1] یہ ایک نباتی دوا ہے ۱۲ اسکا اندہاپن ۱۲

ایسے شخص پر پہرا کہڑا کردین اور اُسکے روبرو ایسی غمی یا خوشی کی باتونکا ذکر کرین جو اُسکے متعلق ہون۔ اور اُسوقت اِسکی نبض کا ملاحظہ کرین اُن باتونکا اثر اگر سماعت اچھی ہے تو اُسکی نبض پر ضرور ہوگا ⁂

سوم وہ امراض جو پیچیدہ ہوتے ہین

اِس قسم کی بیماریان دو طور کی ہوسکتی ہین۔ جسمانی یا روحانی ⁂

اول جسمانی

بعض آدمی بخار کی نقل کرلیتے ہین۔ مثلاً شراب پی کر بدن کو گرم کرلیتے ہین اور تماکو کہا کر نبض مین فرق ڈال دیتے ہین۔ یا ایک پوتہی لہسن کی مقعد کے اندر رکہہ کر نبض کو تیز کرلیتے ہین اور کہریا مٹی یا تماکو ملکر زبان کو ایسا بنا دیتے ہین جیسے اُس عضو کا رنگ بخار مین ہوا کرتا ہے۔ مقیات یا ڈی۔جی۔ٹی[۱]۔لس کا استعمال کرکے چہرہ کا رنگ پہیکا کردیتے ہین یا گالون کو ملکر اُنکا رنگ سرخ کردیتے ہین۔ لیکن یہ باتین چونکہ تہوڑے عرصہ تک رہ سکتی ہین تو فریب گرفت مین آسکتا ہے ⁂ بعض تپ لرزہ کی نقل کرلیتے ہین مگر یہ فریب چل نہین سکتا کیونکہ فریبی جب لرزہ کی نقل کرتا ہے تب اُسکو پسینہ آجاتا ہے۔ علاوہ ازین لرزہ کے بعد بدن کو گرم ہونا چاہئے اور تب پسینہ آنا چاہئے۔ مگر فریبی مین ایسا نہین ہوتا۔ سینہ کے امراض مثلاً مرض نیوٹ[۲]۔مونیا اور سل اور دمہ کا فریب کرلیتے ہین مگر بذریعہ آلہ

---

[۱] ایک نباتی دوا ہے ۱۲ [۲] یہ پہیپڑے کی بیماری ہے ⁂

سینہ مین کے یہ فریب گرفت مین آسکتا ہے * بدہضمی کا فریب بہی لوگ اکثر کرتے ہین *

دوم روحانی

روحانی بیماریان یعنی دیوانگی - اِنکا فریب باب دیوانگی مین دیکہو *

چند قواعد اصلی اور نقلی بیماری مین فرق کرنیکے

اول - ہر حالت مین مطلب فریب کا دریافت کرنا چاہئے یعنی فریب سے اِسکو کوئی بات حاصل ہو سکتی ہے یا اِس غرض سے فریب کرتا ہے کہ سزا سے بچ جاوے *

دوم - فریبی کے اگلے حالات کو دریافت کرین اور یہ بھی کہ اپنے بہائی بند خویش اقارب اور ہمسائونسے اِسکا برتاوا کس قسم کا ہی کیونکہ اکثر ایسا دیکہا گیا ہی کہ اُس نے پہلے بہی فریب کیا ہے +

سوم - بیماری جب جسم کے باہر ہو تو اُس مقام کو بغور اپنی آنکہون سے دیکہین اور ہاتہون سے ٹٹولکر اِسکی تشخیص کرین - اگر اِس بات کا شک ہو کہ فریبی نے کوئی شے تیز لگائی ہے تو اُس مقام کو بذریعہ شیشہ کے دیکہین - فریبی کی جیب اور صندوق اور بستر اور کل اسباب کی تلاشی لین اور اُسکو علیحدہ جگہہ مین رکہہ دین تاکہ کسی اَور کی اُسکو مدد نہ مل سکے + دست و قے تہوک کے مادہ کو کمسٹری کے قاعدہ اور دیاریک بین سے خوب طرح امتحان کرین اور جب کوئی حصّہ جسم کا اینٹہہ جاوے یا مجتمع جاوے یا

چھوٹا بڑا ہو جاتے تو بیمار کو کلو۔را۔فارم سنگھا کر حالت بیہوشی مین امتحان کرین *

چہارم۔بیہ ر جب کسی ایسے قسم کی شکایت کرے جسکو ہم معلوم نہ کر سکین مثلاً دردیا بہراپن وغیرہ تو اس ترکیب سے اور ایسے وقت اس کو امتحان کرنا چاہیئے کہ جب اپنے آپ مین نہ رہے مثلاً اگر بہراپن کا فریب کرے تو خواب سے اچان چک اٹھا کر باتین کرین یا کلو۔را۔فارم سنگھا کر جب وہ بے بس ہو جاسے تب اس سے باتین کرین *

پنجم۔جب کوئی شخص کسی بیماری کا فریب کرے تو اسکے اگلے حالات کو دریافت کرین اور وجہ اسکے فریب کرنے کی معلوم کرین اور جو علامتین اس مین پائی جاوین انکا مقابلہ اسکی عمر اور مزاج اور اس کے طریقے بود و باش سے کرین۔اسکے مرض کی علامتون کی ترقی اور تنزل کو بغور ملاحظہ کرین اور اصلی مرض کی علامتون سے انکا مقابلہ کرین *

ششم۔فریبی کو دن مین کئی مرتبہ اور ایسے وقتون مین دیکھنا چاہئے کہ جب اسکو تمہارے آنے کی بالکل امید نہ ہو اور دیکھنے کے لئے ایسے لوگون کو لگا رکھنا چاہیئے جنپر اسکو شک نہ گزرے *

ہفتم۔فریبی سے ایسے سوالات کرنے چاہئین جن سے وہ بہک جاوے اور وہ سوالات ایسے ہون جن سے بہک کر اپنی فریبی بیماری کے خلاف مرض کی علامتونکا بیان کرے۔ایسے طور پر فریبی سے سوال جواب کرنا چاہئے جس سے اس پر تمہارے شکوک ظاہر نہ ہو جاوین اور اسکو سنا کر

ایسی علامتون کی پیشین گوئی کرنی چاہیے کہ جنکا تعلق اُسکی مرض سے نہ ہو ان ترکیبون سے فریب ظاہر ہو پڑیگا +

ہشتم - دیکھو کہ تمہارے علاج کا اچھے طور پر پابند ہوتا ہے یا نہین کیونکہ بہ نسبت واقعی مرض کے فریبی اکثر علاج معالجہ کے پابند نہین ہوتے ہیں +

نہم - مشکوک بیماریون کے علاج مین نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اور اِس قاعدہ کو یاد رکھو کہ مشکوک بیماریونکا علاج بھی ویساہی کرو جیسا اصلی مرض کا علاج کرتے ہین - لیکن جب فریب کا تمہارے دل مین کامل شک ہو تو ضرور فریبی کی غذا کم کردو اُسکو تنہا کسی علیحدہ جگہہ مین رکھو اور ضرور ایسی تجویز کرو جس سے اُسکو نفرت ہو - جب کوئی شخص ایسی بیماری کا فریب کرتا ہو جس مین جان کا خطرہ نہ ہو تو اُسپر زیادہ توجہ نہ کرنی چاہیے بلکہ فریبی کو بہکاکر علاج سے باز رکھنا چاہیے +

اگر کوئی شخص ایسا ہٹی ہو کہ کہانا پینا چھوڑ دے تو اُسکو سُنا کر کہنا چاہیے کہ ہم نے بہتیرے ایسے دیکھے ہین کہ جنہون نے دنون تک کہانا پینا چھوڑ دیا ہے اور اُنکو کچھہ بھی نہین ہوا +

باب سوم
پہچان شخصیت کی

عدالتون مین اکثر ایسے مقدمات آتے ہین جنمین کسی خاص شخص کے پہچاننے

کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب کوئی بچہ ورثہ کا دعوی کرتا ہے تب عدالت اسیات کی شہادت مانگتی ہے کہ آیا یہ وہی شخص ہے جو وراثت کا دعوی کرتا ہے یا کوئی اُور - اور جب کوئی شخص سرقہ کی فریاد کرتا ہی تب اُس سے پوچھا جاتا ہی کہ سارق کو بہی تو پہچانتا ہے یا نہین * یا جب کوئی شخص کسیکی طرف سے گواہی دیتا ہے تو اُس سے پوچھا جاتا ہی کہ تو اپنے موکل کو بہی پہچانتا ہے - اور ایسا ہی ہوتا ہی کہ جب کوئی قیدی مفرور ہوجاتا ہی اور پہر پکڑا آتا ہی تب عدالت اسیات کا ثبوت مانگتی ہے کہ یہ شخص وہی ہے جو مفرور ہوا تہا یا کوئی اُور ہی * علاوہ زندہ کی مُردون کی پہچان کا بہی عدالت ثبوت مانگتی ہی پس شخصی پہچان دو قسم کی ہوتی ہے ایک زندہ کی دوسری مُردہ کی ∴

اوّل پہچان زندہ کی

زندہ کی پہچان کے لئے حکیم سے کم مدد لیجاتی ہے الا اُس وقت کہ جب ضرب و زخم کا مقدمہ درمیان آتا ہے یا جب بال یا جلد کو رنگ کر بہیس بدل لیتے ہین *

جب کوئی شخص ورثہ کا دعوی کرتا ہی تب عدالت مین خاندانی صورت شباہت کا بہت کچھ لحاظ کیا جاتا ہی اور بعض حاکمون کی یہ راے ہوتی ہے کہ اگرچہ صورت شباہت مین بعض دفعہ نہایت مشابہت پائی جاتی ہی تاہم آواز مین - بول چال مین - ہنسنے کے طور وغیرہ مین اکثر

فرق پایا جاتا ہی - لیکن خاندانی مشابہت ہر ایک بات مین یکسان پائی جاتی ہی - برخلاف اِس را ے کے یہ بات ضرور یاد رہی کہ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ دو آدمی جن مین خاندانی تعلق کسی قسم کا نہین ہوتا - بہت باتون مین ہم شبیہ ہوتے ہین - اور عدالتون مین اکثر ایسے بہی مقدمات آتے ہین کہ کوئی شخص ورثہ کا دعوی کرتا ہی مگر اُسکی خاندانی شباہت میز بسبب سختی افلاس یا سختی سفر کے اِسقدر فرق پڑجاتا ہی کہ عدالت کو اُسکے وارث ہونیکا شک ہو جاتا ہی مگر وراثت کا جہگڑا اُسوقت زیادہ تر پیچیدہ ہنجاتا ہی کہ جب وراثت کے دعویدار کے مقابلہ پر کوئی اَور شخص آن کہڑا ہوتا ہی یا لوگ کسی اَور کو کہڑا کر دیتے ہین - اِس قسم کے جہگڑے جسم کے داغ یا نشان سے طے ہو جاتے ہین مگر اتفاق سے کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ دونو شخص کے جسم پر ایک ہی قسم کے داغ پائے جاسکتے ہین مگر ایسی صورت مین داغون کی شکل اور مقدار اور خاص جگہہ کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہئے ؛

بعض دفعہ بالونکا رنگ بدل کر فریب کرلیتے ہین چنانچہ کسی عدالت مین ایک ایسا مقدمہ ہوا تہا کہ ایک شخص خون کرکے مفرور ہوگیا - بعض گواہون نے یہ اظہار لکہوایا ہم نے فلانی جگہہ اُسکو دو بجے دن کے دیکہا اُسوقت سر مین اُسکے سیاہ بال تہے - اور بعض نے یہ لکہوایا کہ ہم نے اُسکو اُسی روز چہہ بجے شام کے دیکہا اُسوقت بال اُسکے سفید تہے ؛ قاتل کے بال قدرتی سیاہ تہے اور بال کی ٹوپی بہی نہین پہنے تہا - عدالت کی معرفت حکیم طلب ہوئے اُن سے پوچہا گیا کہ سیاہ بالونکا سفید ہونا بہی ممکن ہے ؛

یا نہین - اُنمین سے ایک نے کہا ممکن نہین - دوسرے نے کہا ممکن ہے
اور اُس نے بالون کے رنگ کے بدلنیکی ترکیبین بیان کین چنانچہ
اول - ترکیب بالون کے سیاہ کرنیکی - کویلہ پیسکر اُس مین
چربی ملاکر بالونپر ملنے سے رنگ اُنکا ہلکا ہوجاتا ہی - اِس فریب کی
گرفت یہ ہے کہ ایسے بالون کو ہاتھہ لگانے سے اُنگلیان میلی ہوجاتی
ہین یا مشکوک بالون مین سے تہوڑا سا لیکر گرم پانی مین بہگونے سے
چربی اوپر تیرنے لگتی ہے اور کویلہ کا سفوف نیچے بیٹھہ جاتا ہی ؞
دوم ترکیب یہ ہی - کہ بالون کو لائی - کوار - ایمونیا سے خوب طرح
دہوکر نائیٹریٹ - اف - سلور سے ترکرین جب بال سوکہہ جاتے ہین تب
سیمتہہ کا نمک خشک ہوکر اُنپر چمٹ جاتا ہے - اُسکو آب مقطر سے دہوکر
بالونکو پہر خشک کرتے ہین - بعد اِن ترکیبون کے بالون کو سلفیو - رٹ - اف
ہائیڈرو - جن کے عرق مین پندرہ منٹ تک بہگو رکہنے سے سفید
بال سیاہ ہوجاتے ہین ؞
یہ فریب اِسطور سے گرفت مین آسکتا ہی کہ اول مشکوک بالون کو
ڈاے - لوٹ - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ یا کلورین کے ہلکے عرق سے
دہونے سے بال اپنی اصلی رنگت پر آجاتے ہین اور اِنکے دہون کو آنچ
پر اگر اُڑا ئے تو ایک سفید منجمد رہ جاتا ہی اُسکو آب مقطر مین حل کرکے
آزمانے سے سیمتہہ کا نمک ثابت ہوتا ہی ؞
شوگراف - لڈ کا عرق جب اِنہی ترکیبون سے لگایا جاتا ہی تب بہی یہی نتیجہ

نکلتا ہی مگر اُسمین کچھہ کسر رہ جاتی ہی۔ ایک اور ترکیب بالون کے بدلنی کی یہ ہے کہ

نسخہ

مُرداسنگ	۳ حصّہ
کہریا مٹی	۳ حصّہ
تازہ چونہ	۳ یا ۴ حصّہ

سب کو ملاکر پانی مین حل کرلین۔

اِس عرق مین بالون کو تین یا چار گھنٹہ بھگو رکھین اور بعد خشک ہونے کے جو کہریا مٹی اور مُرداسنگ اُسمین لگا ہوا سکو ڈائیلیوٹ۔ ایسٹک اسڈ سے علیحدہ کرین اور اُنپر انڈون کی زردی مل دین۔ رنگ بالون کا فوراً بدل جائیگا۔

اِس فریب کی گرفت یہ ہی کہ بالون کو ڈائیلوٹ۔ نائیٹرک اسڈ مین بھگوئین اس سے کل اجزا جوش کھاکر اُڑجائینگے۔ مگر نائیٹریٹ۔ اف۔ لڈ اور چونہ حل ہوکر رہ جائینگے۔ نائیٹریٹ۔ اف۔ سلور کے عرق کے لگانے سے بالونکا رنگ اودا ہوجاتا ہی مگر جون جون روشنی لگتی جاتی ہی تون تون رنگ سیاہ ہوتا جاتا ہی۔

سلفٹ۔ اف۔ مرکری اور اکسائیڈ۔ اف۔ کاپر کو ڈائیلوٹ۔ ایسٹک اسڈ مین حل کرکے بالونپر لگانے سے بھی وہ سیاہ ہوجاتے ہین مگر اسقدر نہین جیسے پہلے مرکبات سے ہوتے ہین۔

دوم ترکیب سیاہ بالون کے سفید کرنے کی ڈاکٹر آر۔ فیلڈ نے

جب کلورین کی مختلف طاقت کے عرقون کو بالون مین لگایا ہی تب یہ نتیجہ
پیدا ہوا ہی کہ سیاہ بالون کی رنگت مختلف درجون تک ہلکی ہو گئی ہی
مگر بال اُس مین سخت اور کرکرا کول ہو جاتے ہین اور سیکڑون دفعہ دہوئی
بہی تو اُنسے کلورین کی بو آتی ہی +
نہایت عمدہ ترکیب اِن فریبون کے گرفت کی یہ ہی کہ فریبی کو بحفاظت
تمام حوالات مین رکہین تاکہ کسی قسم کے رنگ کی اجزا اُسکے ہاتہہ نہ آسکین
اور بالون کو بڑہنے دین - تہوڑے ہی دنون مین فریب گرفت مین
آجائیگا - اور جو چاہین کہ فریب جلد گرفت مین آجاے تو کیمیاوی ترکیبون
سے فوراً گرفت کر لین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی - مگر اسبات کو بہی یاد رکہین
کہ بعض کارخانجات کے اثر سے بہی بالونکا رنگ بدل جاتا ہی جیسے سبز
رنگ کے آبنوس کی لکڑی کا جب ول بناتے ہین تب مستری کے بال
سبز ہو جاتے ہین - اور جہان مسی اسباب بنتے ہین وہان کی ہوا لگنے
سے بہی بال سبز ہو جاتے ہین - اور یہ بات تو مشہور ہی کہ رنج وغم کے باعث
بال سفید ہو جاتے ہین اور بیماری اور دیگر بواعث سے بہی بال سفید ہو جاتے
ہین +

دوم پہچان مُردہ کی

جب کوئی شخص کسی صدمہ سے مرجاتا ہی یا جب لاش قبر سے کہود کر نکالی
جاتی ہی تب حکیم کی صلاح اُس لاش کی پہچان کی نسبت لیجاتی ہے جیسے
بعض دفعہ سابوت نعش کی بابت اُس سے پوچہا جاتا ہی بعض دفعہ

جسم کے کسی حصہ کی نسبت دریافت کیا جاتا ہی لیکن بعض حالات ایسے بہی ہوتے ہین کہ مُردہ کا جسم گلجاتا ہی صرف اُسکی ہڈیون کی نسبت حکم سے اُسکی مرد یا عورت ہونے کی نسبت اور عمر اور قد و قامت دریافت کیا جاتا ہی - جب کُل جسم نعش کا قایم رہتا ہی تب بہی امتحان مین وہی غلطیان ہوسکتی ہین جو زندہ کی پہچان مین ہوتی ہین چنانچہ ایسا ہوسکتا ہی کہ جس شخص کی وہ لاش بتلائی گئی ہے وہ شخص زندہ ہی ایسا اتفاق بہتیری دفعہ ہوا ہے *

نقشہ کسی حصہ جسم کے قد کے دریافت کرنے کا

عمر	جسم			دہڑ			جسم اعلی			جسم اسفل		
	فٹ	انچ	لائین	فٹ	انچ	لائین	فٹ	انچ	لائین	فٹ	انچ	لائین
ایک سال	۲	۰	۰	۱	۲	۵	۰	۹	۷	۰	۹	۷
۳ - سال	۲	۱۱	۴	۱	۸	۴	۱	۳	۰	۱	۳	۰
۱۰ - سال	۳	۱۱	۰	۲	۱	۷	۱	۸	۴	۱	۹	۱۱
۱۴ - سال	۴	۱۰	۸	۳	۵	۱۱	۲	۴	۱	۲	۴	۱۰
۲۰ - ۲۵ سال	۵	۸	۲	۲	۱۰	۱	۲	۸	۰	۲	۱۰	۱

یہ نقشہ فرانس کے ڈاکٹر سیو صاحب کا مرتب کیا ہوا ہے - صاحب موصوف کہتے ہین کہ ۲۰ سے ۲۵ برس کی عمر تک جسم کا مرکز پیڑو[1] - بس ہڈی کے

[1] ۱۵ پیڑو کی ہڈی ۱۲

سم - قے یسس کے اوپر کے کنارے پر ہوتا ہی اور یہ کہ جوانی سے پہلے
بموجب عمر کے جسم کے مرکز مین اختلاف ہوتا ہی - اس نقشہ کا پڑتال جب
ڈاکٹر آر - فیلا صاحب نے کیا تو اختلاف پایا چنانچہ ۴۴ مرد کا جو بجز چار
کے کل جوان تھے اُنھون نے امتحان کیا تو اُنمین صرف سات آدمی
ایسے تھے جنکے جسم کا مرکز عین ہیو - بس کے مقام پر تہا اور ۳۴ کے
اوپر کا نصف بہ نسبت پنجر کے نصف کے لمبا تہا اور چودہ مین نصف
اسفل بہ نسبت نصف اعلی کے لمبا تہا - پس جب اوپر کے نقشہ کا استعمال
کرین تو ان اختلافات کو بہی مدنظر رکھین ؀

ترکیب عمر کے دریافت کرنیکی

اس امر مین حکیم کی صلاح اکثر کم لیجاتی ہے - یہ امر بہی ۲ حصون مین منقسم
ہی - ایک دریافت زندہ کی عمر کی - دوسری مُردہ کی ؀

اول ترکیب زندہ کی عمر دریافت کرنے کی

لوگون نے زندہ کی عمر دریافت کرنے کی بہتیری ترکیبین عقل سے
گھڑی ہین مثلاً آدمی کی زندگی کو کئی حصونمین تقسیم کیا ہی اور زندگی کے
خاص خاص عمرمین خاص خاص معتبر حالات اور اندیشے قایم کئے ہین اور
اُن خاص خاص عمرونمین جسم بیرونی کے نمو اور عقل و ہوش و حواس
کی حد قایم کی ہی - لیکن یہ باتین عدالت کے روبرو معتبر شمار نہین کیجاتیں

اور جسم کے مرکز کی نسبت بھی یہی اعتراض پیش کیا جا سکتا ہے لیکن علی العموم یہ قاعدہ راست آسکتا ہی کہ پیدایش کے وقت جسم کا مرکز ناف پر ہوتا ہی - جوانی مین پیو-بش کی ہڈی پر اور اُسکے مابین عمرون مین مرکز جسم کا اُن دونو متعامون کے مابین ہوتا ہی یعنی بچہ پن مین قریب ناف کے اور جوانی مین قریب پیو-بش کے ٭ اور عورت مین بسبب اُسکے کہ رانون کی ہڈیان بہ نسبت مرد کے چھوٹی ہوتی ہین - جسم کا مرکز پیو-بش کے کچھ اوپر ہوتا ہے - بچپن مین دانتون کے نکلنی کے قاعدہ سے عمر کہی جا سکتی ہے اگرچہ اس قاعدہ مین بہی اکثر اختلاف پڑ جاتا ہی - دودہ کے دانت اکثر اس قاعدہ سے نکلا کرتے ہین چنانچہ

درمیان کے اِن - سائی - سر دانت	۵	۷	مہینہ
بغلون کے اِن - سائی - سر	۶	۹	״
پہلی ڈاڑہین	۸	۱۵	״
کے - نائن دانت	۱۵	۱۸	״
دوسری ڈاڑہین	۱۸	۲۴	״

مگر دودہ کے دانت مختلف بچون مین مختلف وقت کے اندر نکلتے ہین چنانچہ بعض بچے ما کے پیٹ ہی سے اِن - سائی - سر دانت لیکر نکلتی ہین - بعض کے دو برس تک کوئی بہی دانت نہین نکلتے - اور بعض برسون تک بغیر دانت ہی کے ہوتے ہین - پس یہ شناخت عمر کی کافی نہین ہی - نقشہ مفصلۂ ذیل سے پکے دانتون کے نکلنی کی ترتیب معلوم ہوسکتی ہی

عمر	اِن سایزی ہمردانت		[illegible]	بائی کس پڈ دانت		ڈاڑہین		
	درمیانی	بغلی		سامنے کے	پیچھے کے	سامنے کے	دوسرے	پیچھے کے
۷سال	..	..	..	..	..	۴	..	..
۸سال	۴	..	..	..	..	۴	..	..
۹سال	۴	۴	..	..	..	۴	..	..
۱۰سال	۴	۴	..	۴	..	۴	..	..
۱۱سال	۴	۴	..	۴	۴	۴	..	..
۱۲سے ۱۲½سال	۴	۴	۴	۴	۴	۴	..	..
۱۲½سے ۱۴سال	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	..
۱۸سے ۲۵سال	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴

چونکہ اِسباب کی تحقیق ضرور تھے کہ بچون کی عمر دریافت کرنے مین نقشہ بالا کسقدر کارآمد ہوسکتا ہی۔ ڈاکٹر سانڈرس صاحب نے نوسالہ اور ۱۳ سالہ کئی سو بچون پر تجربہ کیا جسکا نتیجہ یہ ہی کہ ۷۰۸ نوسالہ بچون مین سے ۳۱۹ یعنے قریب نصف کے اُتنے ہی دانت نکلے تھے جتنے نقشہ بالا مین درج ہین یعنے چار درمیانہ دانت۔ سامنے ہر چار بغلی دانت۔ سامنے۔ ہر اور چار ہی سامنے کی ڈاڑہین اور اِسی عمر کی ۲۵۱ لڑکیون مین سے ۱۶۸ یعنے نصف سے بہت زیادہ کے بھی اِتنے ہی

دانت نکلے تھے - اور لڑکے اور لڑکیون کی تعداد کو شامل کرنے سے
یہ دیکھا گیا کہ ۸۰۷ مین سے ۷۸۳ مین پورے پورے دانت نکلے
تھے - اور اُن دونو کے باقیماندہ مین سے بعوض پوری تعداد چارچار
دانتون کے کوئی کوئی دانت نکلے تھے - پس اکثر بچون کے چار بغلی
اِن - سائی - سر دانتون مین سے کسی کے ۳ کسی کے ۲ کسی کا صرف
ایک ہی دانت نکلا تہا اور یہی حال اور دانتونکا بہی تہا صرف ۲۵ لڑکون
مین بغلی اِن - سائی - سر دانت ایک بہی نہین نکلا تہا ؛

پکے دانتونکا حال یہ ہی کہ جبتک عقل دانت نہین نکلتے اُنکی تعداد پوری
نہین ہوتی - عقل دانت ۱۸ سے ۲۵ برس کی عمر تک نکل لیتے ہین مگر
ایک شخص کا حال لکہا ہی کہ ۸۰ برس کی عمر مین عقل دانتون کے نکلنے کے
تکلیف سے وہ مرگیا ؛

ایک اور تشخیص عمر کے نشان آر - کس سے - نائی - لس سے کرتے ہین
یہ ایک سفید چاند کی شکل کا خط ہوتا ہی جو پردہ قرنیہ کے کنارے پر پیدا ہوتا
ہے - مگر چونکہ اِس خط کے پیدا ہونے کی مدت مین اختلاف ہی اسواسطے
یہ علامت عمر کی قابل اعتماد نہین ہی کیونکہ بعض دفعہ ۴۲ اور بعض دفعہ ۳۶
اور کبہی ۷۹ اور کبہی ۸۵ سال کی عمر مین پیدا ہوتا ہی - علیٰ ہذا القیاس
بالونکا سفید ہوجانا اور دانتونکا گرجانا بہی عمر کی تشخیص کے واسطے کافی نہین
ہی - علاوہ ازین بُڑہاپے کا جلدی آجانا - اور بُڑہاپے مین عقل و ذہن کا
تیز ہوجانا بہی اکثر اوقات عمر طبعی سے پہلے ہوجاتا ہی - اور بعض اوقات بُڑہاپے

مین بچے دانت نکلتے ہین - بال سیاہ نکلتے ہین - پستانو نمین دودہ پیدا ہوتا ہی - بڑہاپے مین بعض اوقات حیض پہر آنے لگتا ہی - برعکس اسکے بعض دفعہ بلوغت سے پہلے آثار بلوغت کے پیدا ہوجاتے ہین اور عورتون کو بعض دفعہ بلوغت سے بہت پہلے اور کبھی بڑہاپے مین حیض شروع ہوتا ہے پس عمر کی تشخیص کے وقت ان کل باتونکا لحاظ رکہنا چاہئے۔

دوم ترکیب مُردہ کی عمر پہچاننے کی

جب کوئی شخص حال مین مرا ہو تو اُسکی نعش کے امتحان مین وہی قاعدے مدنظر رکھنے چاہئین جو زندہ کے باب مین اوپر بتلائے گئے ہین - اور نعش کے چیرنے سے بہی بہت باتین منکشف ہوسکتی ہین مثلاً دل اور شرائین مین اگر استخوانی مادہ پیدا ہوگیا ہو تو اُس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ شخص عمر طبیعی کو پہنچ گیا تہا اور جسم کی کل ہڈیون کے امتحان سے بہی عمر دریافت ہوسکتی ہے مثلاً استخوان اگر کامل نہ ہوئی ہون اور پسلی اور کے - رنگس کی کریان اگر کامل نہ ہوئی ہون تو اس سے عمر کم ثابت ہوگی اور اگر ہڈیونکا خول بڑہ گیا ہو بسبب جذب ہوجانے عظمی مادہ کے اور وہ اس سبب سے سبک بہی ہوگئی ہون تو اس سے عمر زیادہ ثابت ہوگی اور اسی عمر مین سر کی ہڈیون کے درز ملکر سخت ہوجاتے ہین مگر خود ہڈیان پتلی پڑجاتی ہین - پشت کی ہڈی خم کہاجاتی ہی - پسلی

اور لے۔ رنگس کے غضروف سخت ہو کر ہڈی بنجاتے ہین +

پہچان مرد اور عورت کی

واضح ہو کر شل عمر کے زن و مرد کی تشخیص بہی دو قسم کی ہوتی ہے۔
ایک وہ علامات جنسی حالت زندگی مین مرد یا عورت پہچانی جاسکتی ہی۔
دوسری وہ علامات جنسی بعد موت کے مرد یا عورت پہچانی جا سکتی ہی +

اول وہ علامات جن سے حالت زندگی مین مرد یا عورت پہچانے جاسکتی ہی

عدالت مین بچہ اور جوان دونو کی جنسیت کی نسبت دریافت کیا جا سکتا ہے کیونکہ جب کوئی بچہ ایسے والدین کا ہوتا ہی جو مالک زمین یا کسی اور قسم کی جایداد رکہتے ہون تب وراثت کا جہگڑا اسی جنسیت سے فیصلہ پاتا ہے اور جایداد جب عورت کے نام پر ہوتی ہے اور اُس عورت کی اگر اولاد نرینہ پیدا ہو تو خاوند کے حقوق قایم ہو جاتے ہین۔ لیکن اگر دختر پیدا ہو تو خاوند اُس جایداد کا مالک نہین بن سکتا بعض دفعہ عدالت مین صرف جنسیت ہی نہین دریافت ہوتی بلکہ شک کی حالت مین حکیم سے یہ بہی پوچہا جاتا ہے کہ عورت یا مرد کی جنسیت کا غلبہ ہے +

اعضاے تناسل کی تین حالتین ہین جنکی تشخیص مین حکیم کو دقت ہوتی ہی
اول مرد کے اعضاے تناسل پر عورت کا گمان ہونا +

دوم - عورت کے اعضاے تناسل پر مرد کا شک ہونا ٭

سوم - عورت اور مرد دونو کے اعضاے تناسل کا ملے جُلے پیدا ہونا ٭

اول مرد کے اعضاے تناسل پر عورت کا گمان ہونا

اِس قسم کے نقص مین ایک چھوٹا سا قضیب غیر سوراخدار ہوتا ہی مگر اُسکے نیچے سے ایک چھوٹی نالی گزرتی ہی اور فوطہ کی جگہہ صرف ایک تشگاف سا ہوتا ہی - غرض یہ کُل مقامات عورت کے کلائی[۵۱] - ٹو - رِش اور اندام نہانی اور اندام نہانی کی لبون کی مشابہت رکھتے ہین ٭

فوطہ کے ہر ایک تشگاف مین ایک ایک بیضہ ہو سکتا ہی لیکن ایک یا دونو انثیان اکثر شکم مین ہوتے ہین اور وہ نالی جو قضیب کے نیچے ہوتی ہے اور قضیب کی جڑ یا مقعد کے پاس سیون کے مقام پر کہلتی ہے اُس کا تعلق مثانہ کے ساتھہ ہوتا ہی اور دہانہ اُس نالی کا مثل دہانہ عورت کی اندام نہانی کے ہوتا ہی لیکن باا ینہمہ اگر انثیین جلد کی اُس لپیٹ کی اندر ہون جو اندام نہانی کی لبون کے مشابہ ہین یا اگرچہ دون کی جلد کے اندر بہی ہون اور نالی مذکور جو غیر سوراخدار قضیب کے نیچے یا سیون کے مقام پر ہوتی ہی اگر اُسکا تعلق مثانہ سے ہو اور رحم کے مشابہ کوئی بہی عضو اگر نہ ہو اور جوانی مین اگر حیض نہ آتا ہو تو جنسیت اُسکی مرد کی

---

[۵۱] عورت کی اندام نہانی کے دہانہ کے مین اوپر ایک اُبھار کو کہتے ہین ٭

ہوگی علاوہ ازین ایسی صورت مین ڈیل ڈول آواز اور عادات اور حرکات
بہ نسبت عورت کے زیادہ تر مرد کے طور پر ہونگے*

دوم عورت کے اعضاے تناسل پر مرد کا گمان ہونا

اسصورت مین کلائی ۔ ٹو ۔ رش بہت بڑا ہوتا ہی جس سے شک پڑتا
ہی* اندام نہانی کے لبون مین نہ ہونا انثیین کا ۔ ہونا اندام نہانی اور
رحم کا اور آنا حیض کا جنسیت بتلاتا ہی*

سوم عورت اور مرد اعضاے تناسل کا ملی جلے پیدا ہونا

کتابونمین ایسے حالات کا بہی مذکور ہی کہ بعض کے بائین جانب تو خصیتہ
الرحم اور داہنی طرف بضیہ ہوتا ہی ۔ اور بعض مین اس وضع کا خلاف اور
بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ باہر کے اعضاے تو عورت کے مشابہ ہوتے
ہین اور اندر کے مرد کے اعضاے تناسل سے مشابہت رکھتے ہین اور
کبہی اسکا خلاف وقوع مین آتا ہی ۔ غرض جب جنسیت کے باب مین
شک ہو تو ان باتونکا خیال رکہنا چاہی ۔ کہ اُس عضو کی مقدار کو دیکہنا چاہئے
جو قضیب یا کلائی ۔ ٹو ۔ رش کی مشابہت رکہتا ہو اور یہ بہی کہ وہ سوخدار
یا غیر سوراخدار ہے ۔ حشفہ کے چمڑے کی شکل اور لگاؤ کو دیکہین ۔ اندام
نہانی کی چہوٹی لبین ہین یا نہین ۔ انثیین ہین یا نہین ۔ جو سوراخ ہون
اُنمین سلائی داخل کرکے دیکہین کہ تعلق اُنکا مثانہ یا رحم سے ہے

یا پر لا سرا انکا بندہی - دریافت کرین کہ حیض یا اُسکا بدل آتا ہے یا
نہین - بدن کے ڈیل ڈول کو ملاحظہ کرین - ڈاڑھی موچہین اور مختلف
مقامات کے بالون کو بہی ملاحظہ کرین - شانہ اور چوتڑون کی بلندی
کو دیکہین - پستانون کے اُبہار کو ملاحظہ کرین - رانون کی گولائی کو
دیکہین - آواز کا لحاظ رکہین - اور اِسکو بہی ملاحظہ کرین کہ طبیعت اُس
شخص کی عورت یا مرد کی طرف زیادہ تر مایل ہے ؁

دوم وہ علامات جنسی بعد موت کے مرد یا عورت پہچانی جا سکتی ہے

اگر مردہ کی ساری لاش ملاحظہ کے واسطے آوے تو جنسیت کے دریافت
کرنے مین چندان دقت نہین ہوتی مگر ہان اُس شاذ و نادر صورت مین کہ
جب دونو مرد اور عورت کے اعضا سے ملے جلے پیدا ہوتے ہین مگر اُس
صورت مین بہی ایسا ہوا ہے کہ جب حالت زندگی مین جنسیت دریافت
نہین ہوئی ہے تب موت کے بعد لاش کو چیر کر وہ بات معلوم ہو گئی ہے
لیکن موت کے بعد جب جنسیت کی نسبت دریافت ہوا ہے تب یا تو
اس کے ڈہڈ[1] ﮯ یا بعض ہڈیون کی نسبت پوچہا گیا ہے - پس
ہڈیون کی نسبت اِن باتون کو یاد رکہنا چاہیے کہ عورت کی ہڈیان بہ نسبت
مرد کے زیادہ تر ہلکی متخلخل اور ہموار ہوتی ہین اور کمتر کہردرا اور ہڈیون کی
نکالین کمتر نمایان اور مفاصل زیادہ تر چہوٹے ہوتے ہین - کلا عورت

[1] آدمی کے بدن کا ڈہانچا ۱۲

بہ نسبت مرد کے چھوٹا زیادہ تر بیضوی دونو جانب سے زیادہ تر نکلا ہوا اور
فورامن-مگ-نم کے پیچھے زیادہ تر لمبا ہوتا ہی - چہرہ زیادہ تر
بیضوی فران-ٹل سائی-نس کمتر نمایان - تھنے زیادہ تر نازک - جبڑے
اور دانت زیادہ تر چھوٹے اور ٹھوڑی کمتر اونچی ہوتی ہے *
عورت کا سینہ بہ نسبت مرد کے زیادہ تر گہرا ہوتا ہی - کوڑی کی کرّی
پتلی اور بڑھاپے سے پہلے ہڈی مین نہین بدل جاتی - پسلیان چھوٹی
اور انکی کرّیان دراز ہوتی ہین * پشت کی ہڈی زیادہ تر دراز اور عورت
کے فقرات پشت کے جرم بہ نسبت مرد کے زیادہ تر گہری ہوتی ہین *
لیکن عورت اور مرد کے کولے کی ہڈیون مین بڑا ہی فرق پایا جاتا ہی
چنانچہ پل-وس کے دونو ای-لی-ام ہڈیان زیادہ پھیلی اور تر چھی
ہوتی ہین * سکرم زیادہ تر مقعر - ٹھیکری کی ہڈی (پیو-بس) پتلی
ہوتی ہی اور اِش-کے-ام کے دونو ری-مش کے ملنے سے جو زاویہ
بنتا ہی وہ زیادہ تر پھیلا ہوا ہوتا ہی اور اسکا محراب زیادہ تر چوڑا
ہوتا ہی - اور اِس-کے-اَم ہڈی کی دونو اُبھارین ایک دوسرے
سے زیادہ تر فاصلہ پر ہوتی ہین - اور فورے-مَن او-وی-لی
بڑی * شکل انکی زیادہ تر مثلث اور گہری ہوتی ہے دونو اسی-ٹابیولم
ایک دوسرے سے خوب فاصلہ پہ ہوتے ہین * عورت کی کل پلوس
بہ نسبت مرد کے کم گہری ہوتی ہی اور اسکے نیچے کا منفذ بڑا ہوتا ہی *

۵۱ یہ ایک بڑا سوراخ کھوپڑی کے پیندے مین ہوتا ہی جسمین نخاع نکل کر پشت پر آتا ہی *

لیکن جوانی سے پہلے عورت اور مرد کی اِس - کے - لی - ٹن مین بہت
فرق نہین ہوتا ہی + جوان عورت کے پل - وس کی مساحت یہ ہی کہ کنارے
کے آمنے سامنے کی مساحت ۴ ½ انچ جانب کی ۵ انچ اور ترچھی مساحت
۵ ½ انچ + پل - وس کے مخرج کے آمنے سامنے کی مساحت ۵ انچ
اور ۵ ہی انچ دونو جانب کی +

مرد کی پلوس

عورت کی پلوس

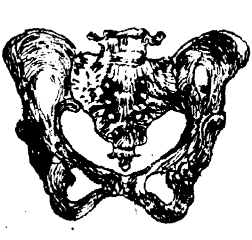

باب چہارم

نامردی

جب عدالت مین طلاق کا مقدمہ پیش ہوتا ہی یا جب کسی شخص کے حلال کے نطفہ ہونے پر شک ہوتا ہے یا جب زنا بجبر کا مقدمہ عدالت کے روبرو آتا ہی تب اِس امر مین حکیم کی صلاح لیجاتی ہے کہ آیا وہ شخص عنین ہے یا عورت سے صحبت کرسکتا ہے - عورت کی نسبت یہ بات بہت کم دریافت کیجاتی ہی تاہم اِس باب کو دو حصون مین تقسیم کرنا چاہئے - ایک مرد کا عنین ہونا - دوم عورت کا ٭

اوّل مرد کا عنین ہونا

نامردی کے دو سبب ہوسکتے ہین - ایک جسمانی - دوم روحانی ٭

اوّل اسباب جسمانی

بہت ہی کم یا بہت ہی زیادہ عمر + قضیب کا بدڈول ہونا یا اُس مین کسی قسم کا نقص ہونا + انثیین مین نقص ہونا یا اُنمین کسی قسم کا مرض ہونا + کوئی جسمانی مرض یا کمزوری +

اوّل عمر - سن بلوغت کے باب مین اختلاف پایا جاتا ہی لیکن بدن کی ڈیل ڈول اور آواز کے بدل جانے سے - موے زہار کے پیدا

ہونے سے اور اعضاے تناسل کے نشو ونما سے بلوغت بخوبی کہی جاسکتی ہے اور جب کُل اعضاے تناسل کی نشو ونما پورے مرد کے طور پر ہوجاوے تو اِس مین کچھہ شک نہین کہ وہ شخص قابل عورت کے ہے ٭

لیکن زیادہ عمر کے باعث بھی آدمی کی طاقت جاتی رہتی ہے مگر اُس عمر کی حد نہین لگائی جاسکتی کیونکہ اننشی سے نوے ۹۰ اور سو سو برس کی عمر مین لوگون نے بیاہ کیا ہے اور اُنکے بچے پیدا ہوئے ہین ٭

دوم قضیب کا بدڈول پیدا ہونا یا اُسمین نقص کا ہونا- یاد رہے کہ قضیب اگر چھوٹا پیدا ہو یا کچھہ تھوڑا سا حصّہ قطع و برید مین آگیا ہو تو ان باتون سے آدمی نامرد نہین ہوسکتا ہے بشرطے کہ جو حصّہ قضیب کا باقی رہ گیا ہو وہ اِسقدر دراز ہو کہ صرف اندام نہانی کے دہانہ کے اندر تک داخل ہوسکے - اور یہ کہ اگر کوئی روک منی کے خارج ہونے کا نہ ہو تو حمل بھی قرار پاسکتا ہے - اور کتابونمین مذکور ہے کہ گلا- نش پے -نش کے کٹ جانے سے یا کار -لو- را کے -ور- نوزا کے کٹ جانے سے بھی مردمی مین خلل واقع نہین ہوسکتا ہے - برعکس اِسکے جب قضیب حد سے زیادہ بڑہ جاتا ہے تب بھی طاقت مباشرت مین خلل نہین آتا - اور جب نائیزہ بعوض نیچے ہونے کے قضیب کے اوپر پیدا ہوتا ہے تب بھی حمل ممکن ہے - لیکن جب نائیزہ بسبب نقص تولیدی کے سیون کے مقام پر کُھلتا ہے تب تو جماع ہوسکتا ہے مگر

حمل نہین قرار پا سکتا الا اگر منی ترکیب مصنوعی سے اندام نہانی کے اندر داخل کیجاوے * علاوہ اِن سببون کے نائیزہ کے سخت قرح مین اور پراس-ٹیٹ گلانڈ کی بیماری مین بہی منی خارج نہین ہوسکتی ہے *

سوم نقص یا بیماری انثیین کی - جب چہوٹی عمر مین دونو بیضے نکال لئے جاتے ہین تب البتہ آدمی نامرد ہوجاتا ہے لیکن جب بعد جوانی کے نکالے جاتے ہین تب تہوڑے عرصہ تک طاقت مباشرت قائم رہ سکتی ہے اور جو منی اعویہ منی مین ہوتی ہے اُسکے ذریعہ اولاد کا باپ بہی بن جاسکتا ہے- اور جب ایک بیضہ نکال لیا جاتا ہے اور دوسرا قائم رہتا ہی یا جب دونو بیضے شکم یا چیڈون مین ہوتے ہین تب بہی مردکی مردمی مین خلل نہین آتا ہے- اور جب بیضے بہت چہوٹے پیدا ہوتے ہین تب اکثر خواہش جماع کی نہین ہوتی ہے مگر بعض دفعہ ہوتی بہی ہی اور انثیین کی بیماری کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہی کہ جب دونو بیضے زخمی ہوجاوین یا اُنمین سرطان کی بیماری ہوجاوی تب خواہش مباشرت جاتی رہتی ہی *

چہارم - بیماری کے سبب جب کمزوری لاحق ہوتی ہے تب بہی خواہش مباشرت کم ہوجاتی ہے یا بالکل جاتی رہتی - یہ بات خاصکر نظام عصبی کی بیماریون مین زیادہ تر ہوتی ہے جیسے نخاع کی بیماریان فالج وغیرہ *

دوم اسباب روحانی

زیادہ غصہ وغضب - اندیشہ وخوف - تعصب اور نفرت - ان باتون سے بہی خواہش مباشرت جاتی رہتی ہے لیکن بجز نفرت کے اور بواعث تہوڑے عرصہ تک کارگر رہتے ہین اور اُنکا دفعیہ بہی ہوسکتا ہی مگر جب کسی عورت سی نفرت ہوجاتی ہی تب وہ رفع ہنین ہوتے - لیکن ایسا نہین ہوتا کہ وہ شخص دوسری عورت کے قابل نہ ہو ⁂

دوم ناقابلیت عورت کی درباب مباشرت

عورت ان باتون سے ناقابل مباشرت ہوسکتی ہے ⁂

اول - تنگ ہونا اندام نہانی کا - جوانی سے پیشتر تو یہ بات کل عورتون مین ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ جوانون مین بہی ہوجاتی ہے ⁂ لیکن مزلقات کی مالش سے یہ رفع ہوسکتی ہے ⁂

دوم - بسبب انفلامیشن کے اندام نہانی کے لبونکا جُڑجانا اور اس سبب سے اندام نہانی کے دہانہ کا بند ہوجانا ⁂

سوم - نہ پیدا ہونا اندام نہانی اور رحم کا ⁂

چہارم - پردۂ بکارت کا سالم رہنا ⁂

پنجم - رسولی کا ہونا اندام نہانی مین ⁂

ششم - یہ بات عورت اور مرد دونو مین پائی جاسکتی ہے - چنانچہ عورت

مین جب رحم پیدا نہین ہوتا یا جب عنق رحم اور قاذف نالیان بند ہو جاتی ہین تب وہ عورت عقیم ہو جاتی ہے * لیو-کو-ریا اور مے-نو-را-جیا کی بیماریان بہی باعث عقم کا ہوسکتی ہین - بعض دفعہ ایسا بہی ہوسکتا ہی کہ جب عورت ایک شوہر سے حاملہ نہین ہوتی تو دوسرے سے ہو جاتی ہے *

بعض مرد بہی ایسے ہوتے ہین کہ مجامعت تو اُن سے بخوبی ہوسکتی ہی لیکن توالد و تناسل نہین ہوتا - اکثر حکما تین سبب بتلاتے ہین - ایک بے جگہہ ہونا انثیین کا - دوم بند ہو جانا مجری انثیین کا اور سوم خارج نہ ہوسکنا منی کا *

سوزاک کے باعث جب غدود واپلے-ڈی-ڈی-مس مین انفلامیشن ہو جاتا ہی یا جب مجری منی پیدا نہین ہوتی ہی تب دوسرا سبب ظاہر ہوتا ہی اور تیسرا سبب نائیزہ کے قرح کے باعث پیدا ہوسکتا ہی کیونکہ جب نائیزہ مین قرح ہوتا ہی تو منی بعوض خارج ہونے کے مثانہ مین لوٹ جاتی ہی * عنین کے مقدمہ مین طبیب کو اِن باتون پر لحاظ رکہنا چاہئے -

اول جسکو عنین قرار دیا جاوے اُسکی عمر - چہرہ - بدن کی ڈیل ڈول اور صحت کو ملاحظہ کرین اور یہ بہی دریافت کرین کہ اُسکو پہلے کسی قسم کی شدید بیماری بہی ہوئی تہی یا نہین *

دوم - اعضاے تناسل کا امتحان اچہی طور پر کرین - اُنکی نشو و نما کی مقدار کو دیکہین اور سلائی کے ذریعہ سے نالی یا سوراخ کی تلاش کرین - مرد کے

نائیٹرہ اور پراس - ٹیٹ گلانڈ کو خوب طرح ملاحظہ کرین ٭

سوم - جلق یا جماع کروانے کی کچھ ضرورت نہین اور نہ کسی بیزرودا کے لگانے کی ضرورت ہو ٭

چہارم - اِن یا تو نکا امتحان نہایت تجربہ کار حکیمون کو کرنا چاہیے اور عورتونکا امتحان دائیون سے نہ کرانا چاہئے کیونکہ وہ اِس قابل نہین ہوتین بلکہ حکیم تجربہ کار جسکو فن قابلہ مین خوب دسترس ہو اُسکو امتحان کرنا چاہیے ٭

باب پنجم

زنا بالجبر

سابق مین زنا بالجبر ایک جرم قابل سزاے موت گنا جاتا تھا مگر اب اس مین عمر قید کی سزا ملتی ہے ٭ جب کسی عورت سے بزور اور خلاف اُس کی مرضی کے زنا کیا جاتا ہو تب اُسکو زنا بالجبر کہتے ہین ٭ چاہو انزال منی ہو یا نہ ہو اندام نہانی کی لبون کے اندر قضیب کا دخل ہونا کافی ہو - پس بموجب اِس تعریف کے زنا بجبر کے واسطے یہ دو باتین ثابت ہونی چاہئین - اول جبراً دخول اندام نہانی کے لبون کے اندر تک ٭ دوم اگر عورت کی عمر بارہ برس سے زیادہ ہو تو اُسکی خلاف مرضی ثابت ہونی چاہیے ٭ پس زنا بجبر کا مقدمہ دو حصونمین تقسیم ہوسکتا ہے - ایک تو دخول یعنی علامات زنا بجبر - دوم خلاف مرضی عورت ٭

پہلے سوال کا جواب حکیم کے متعلق ہے - دوسرے کا اور گواہوں کی شہادت پر منحصر ہے + اور چونکہ قانون اسپات کا بالکل تمیز نہین کرتا کہ عورت منکوحہ ہو یا غیر منکوحہ - پارسا ہے یا فاحشہ - اور چاہے یہ جرم حال مین کیا گیا ہو یا عرصہ دراز مین تو حکیم کو مختلف حالات کے اندر اِس امر مین تحقیقات کرنی پڑتی ہے +

علامات زنا بجبر کی - قانون مین چونکہ دخول کی مدت کا لحاظ نہین کیا جاتا ہو جیسا کہ اوپر بتلایا گیا تو کسی خاص قسم کے صدمہ کا ثابت کرنا کچھہ ضرور نہین جیسے شق ہو جانا پردہ بکارت کا کو انزلون مین - پس حکیم کو چاہیئے کہ اعضاے تناسل کا امتحان اچھی طرح کرے تاکہ اگر کسی قسم کا صدمہ پہنچا ہو تو اُسکا بیان بخوبی کر سکے - اور اگرچہ انزال منی کا ثبوت ضرور نہین ہے پھر بھی عورت کے بدن یا کپڑے پر اگر منی کا داغ پایا جاوے تو مقدمہ کو تقویت ہوتی ہو +

جس عورت سے جبراً زنا کیا گیا ہو اُس کے امتحان کے وقت اِن باتون کا لحاظ رکھنا چاہیئے +

اوّل - عورت کی اندام نہانی کا خوب طرح امتحان کرین تاکہ اگر کوئی آزار اُسکو پہنچا ہو وہ معلوم ہو جاوے +

دوم عورت کے بدن اور ہاتھہ پاؤن کو دیکھین کہ کہین ضرب و زخم یا ہاتھا پائی کے نشان ہین یا نہین +

سوم - عورت کے اُن کپڑونکا ملاحظہ کرین جو اُس نے زنا کیوقت

پہنی تھے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ منی یا خون یا کسی اَور قسم کی رطوبت کا اثر دہبا ہے یا نہین - اور زانی کے بدن اور کپڑون کو بہی بعض دفعہ امتحان کرنا پڑتا ہی - بس

عورت کی اندام نہانی کا امتحان - اندام نہانی کے دیگر صدمات کے بیان سے پہلے پردۂ بکارت اور عورت کی دوشیزگی اور اَور علامات کی تحقیقات ضروریات سی ہے کسواسطے کہ اکثر کوانریون سے ہی جبر آ زنا کیا جاتا ہے اور یہ کہ جب عورت کوانری نہین ہوتی ہی تب اُسپر فاحشہ کا اتہام لگایا جاتا ہی - اِس بات پر بہی حکیم کی راے لیجاتی ہی *

پردۂ بکارت - شکل اِس پردہ کی ہلالی ہوتی ہے سامنے سے مقعر - پیچھے سے محدب اور اندام نہانی کے دہانہ کے نیچے لگا رہتا ہی اور دونو سرے اُسکے اندام نہانی کی چھوٹی لبون کے پیچھے دہانہ مذکور کے دونو جانب پر ختم ہوجاتے ہین مگر بعض دفعہ شکل اِسکی گول ہوتی ہی اور یہ پردہ سارے دہانہ پر لگا رہتا ہی لیکن بیچ مین اِسکے ایک سوراخ ہوتا ہی اور بعض اوقات یہ پردہ اندام نہانی کے سارے دہانہ کو بند کردیتا ہی مگر نائیزہ کے پاس اِس مین ایک سوراخ ہوتا ہی اور بعض دفعہ میو-کس پردہ کی دہجیون کی شکل پر دونو کے - دیکہو - لی مرٹے - فارمیش کو جوڑتا ہے *

پیدایش کے وقت یہ پردہ چھوٹا ہوتا ہی اور پہر رفتہ رفتہ جوانی تک بڑہتا جاتا ہی مگر اُسوقت اِسکا کہلا کنارہ ڈہیلا ہو کر سکڑ جاتا ہے اور بعد شق ہوجانے

کے گاؤدم شکل کے تین سے چھ اُبھارین ہنجاتی ہین جنکو اصطلاح مین کے - رنکیو - لے مر - ٹے - فار - مِش کہتے ہین - غرض جب صورت مین یہ اُبھارین موجود ہوتی ہین اُسصورت مین یہ ثابت ہوتا ہی کہ سابق مین پردہ بکارت موجود تھا - پس حکیم کو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ پردہ بکارت موجود ہی یا نہین کیونکہ جب یہ حال مین توڑا جاتا ہی تب یہی ثابت ہوتا ہی کہ حال مین ضرور زور لگا یا گیا ہی اور اندام نہانی اور دیگر مقامات پر آثار زوروزبردستی کے پائے جاوین تو زنا بجبر مین شک نہین ہوتا ؛

پردہ بکارت کے ٹوٹنے سے اندام نہانی کی دونو دیوارون پر دو تین یا کئی اُبھار پیدا ہوجاتے ہین جنکو کے - رنکیولی مر - ٹے - فار - مِشر کہتے ہین - جب یہ پردہ حال مین شق ہوتا ہی تو وہ اُبھارین پہولی ہوئی اور سُرخ ہوتی ہین مگر عرصہ بعد خشک ہو کر سُکڑ جاتی ہین لیکن پردہ بکارت کے نہ ہونے سے اور اُسکی جگہہ پر اُبھار مذکور کے ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عورت نے جماع کرایا ہے کیونکہ یہ پردہ بغیر جماع کے اَور سببون سے بہی شق ہوجا سکتا ہی چنانچہ اندر کبھی نب سی یہ اسطور پر ٹوٹتا ہی کہ جب سوراخ تنگ ہوتا ہی تو پہلی دفعہ کے خون حیض کے صدمہ سے ٹوٹ جاتا ہی یا جب اندام نہانی کے اندر کوئی رطوبت جمع ہوجاتی ہی تب اسکے صدمہ سے بہی ٹوٹ سکتا ہی اور بار ہر ستے یہ پردہ اُسوقت ٹوٹتا ہی کہ جب اندام نہانی مین یدہ ودانستہ

کوئی چیز بزور داخل کیجاتی ہی اور یہ بات بیماری کے باعث بھی ہوسکتی ہی * اور بعض اوقات یہ پردہ پیدا نہین ہوتا *

برعکس اِن ساری باتون کے پردہ بکارت کا ہونا عورت کی پارسائی کا ثبوت نہین ہوسکتا کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ بعد جماع کے بلکہ بعد وضع حمل کے بھی پردۂ مذکور ثابت رہا ہی - پھر بھی پردہ بکارت اگر سالم ہو عورت کی اندام نہانی اور پستان بحالت دوشیزگی کے ہون تو گمان اُسکی پارسائی کا ہونا چاہیے *

پس یاد رہی کہ پردہ بکارت کے ہونے یا نہ ہونے سے عورت کا پارسا یا فاحشہ ہونا نہین ثابت ہوتا ہی - علاوہ پردہ بکارت کے سالم ہونے کے کوارپنے کے اَور بھی علامتین ہین مثلاً اندام نہانی کی لبون کا گُھلا رنگ گرفتگی اور لیپاس * فار - شیٹ کا سالم ہونا * تنگ اور سلوٹ دار ہونا اندام نہانی کا * گدگدا اور چسپت ہونا پستانون کا * بوقت جماع سخت تکلیف اور درد کا ہونا اور نکلنا خون کا * پھر بھی یہ کل علامتین دھوکھا دے سکتی ہین کسو سطح کہ لبون کی حالت جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے - کثرت جماع سے ہمیشہ نہین بدل جاتی ہی اور بہتیری بیوہ اور اُن عورتون کے پستان جنہون نے بچے جنے ہین کواریون کے پستان کے طور پر ہوتے ہین اور فار - شیٹ کثرت جماع اور وضع حمل کے بعد بھی سالم رہ سکتا ہے اور اندام نہانی کا تنگ ہونا صرف حالت بکارت پر ہی موقوف نہین ہی بلکہ بعض عورتین قابضات لگاکر اُس مقام کو تنگ

کرلیتی ہین - برعکس اِسکے حیض کے وقت مقام مذکور ڈہیلا ہو جاتا ہی
یا جب حیض یا کسی اَور قسم کی رطوبت کثرت سے آتی ہی تب بہی وہ
مقام ڈہیلا ہو جاتا ہی اور پہلی ہم بستری کے وقت درد کا ہونا اور خون
کا نکلنا بہی معتبر علامتون مین سے نہین ہی کیونکہ یہ دونو باتین مرد اور عورت
کے اعضاے تناسل کی ناموزونیت پر منحصر ہین +

زنا بجبر مین اعضاے تناسل پر زور و جبر کے نشان پائے جاتے ہین
اِن نشانون کا کم یا زیادہ پیدا ہونا دو باتو پر منحصر ہے ایک تو عورت
کی مزاحمت پر - دوسرے اعضاے تناسل کی موزونیت پر - کواری
اگر بالغ ہو تو پردہ بکارت شق ہو جائیگا اور پردہ فار - شٹ پہٹ جائیگا
اور اندام نہانی مین خون پایا جائیگا - اگر نابالغ ہو تو اکثر دخول نہین ہوتا
اِس سبب سے نتو پردہ شق ہوتا ہی اور نہ خون جاری ہوتا ہی مگر اندام نہانی
کی لبون پر آثار صدمہ کے پائے جاتے ہین - بعد کئی گہنٹے کے آثار
انفلامیشن کے پیدا ہونگے - اندام نہانی گرم اور اُسپر ورم ہو جائیگا
رطوبت بہنی لگیگی - پہلی تو میو - کس ہمراہ خون کے اور تب پیپ آمیز
زرد سبزی آمیز چپچپی + یہ علامتین اُسوقت پائی جائینگی کہ جب اِس
جُرم کے ارتکاب کے تہوڑے ہی عرصہ بعد امتحان کیا جاوے کیونکہ
بعد تین یا چار روز کے انفلامیشن رفع ہو جا سکتا ہی - زخم خشک ہو جا سکتی
ہین اور کوئی بہی آثار صدمہ کے نہین پائے جا سکتے ہین + صدمہ کے
سبب سے جب درد ہوتا ہی اُس باعث عورت ایک خاص طور پر جہک کر

۵۱ یعنی بلغم ۱۲

چلتی ہے - اگر بالغ ہو تو یہ بات ایک یا دو روز تک رہتی ہی پر نابالغ مین کئی روز تک بول و براز کے وقت درد ہوتا ہی - لیکن اُن عورتون مین کہ جنہون نے پہلے بھی جماع کرایا ہو اور جنکے بچے پیدا ہوئے ہون اور اُنمین بھی جنپر یہ جرم ایام حیض مین ہوا ہو یا جنمین کوئی طوبت آتی ہو نشان درو جبر کے کم نمایان ہوتے ہین اور ان علامتین بھی کم پیدا ہوتا ہی - لیکن یاد رہی کہ بلا زنا بجبر کے بھی اندام نہانی پر نشان زور و جبر کے پائے جاسکتے ہین کیونکہ بعض دفعہ پہلی مجامعت جب برضامندی کیجاتی ہے یا عورت کا اندام نہانی جب بہت چھوٹا اور تنگ ہوتا ہی اگرچہ اِس نے سابق مین ہم بستری کی بھی ہو تاہم اِسکے اندام نہانی پر آثار صدمہ کے پائے جاسکتے ہین اور بعض دفعہ جھوٹ مقدمہ کھڑا کرنے کے لئے بھی اندام نہانی پر دیدہ و دانستہ صدمہ کے نشانات پیدا کر لیتے ہین اور بسبب بیماری کے بھی اِسی قسم کے نشانات پیدا ہو سکتے ہین ٭

جب جبر کے نشانات اندام نہانی پر پائے جاوین تو عورت کے بدن کو بھی امتحان کرنا چاہی کیونکہ جبر اگر شدید ہو اور ہاتھا پائی اور مزاحمت بھی بہت ہو تو چڈون رانون گھٹنون بازو اور سینہ پر چٹکیون یا ناخنون یا دبانے کے نشان پائے جاوینگے اور ہاتھا پائی مین کپڑے بھی پھٹ جاوینگے - پس اندام نہانی پر نشان جبر کے اگر پائے جاوین اور ساتھ ہی اِنکے بدن پر اگر نشانات نوچ کھسوٹ کے بھی موجود ہون تو گمان زنا بجبر کا ہو سکتا ہے ٭

امتحان کپڑون کا - اگر زانیہ کے اُن کپڑونکا امتحان کرین جو بوقت زنا اُس کے بدن پر تھے تب یا تو اس جُرم کی نفی ثابت ہو سکتی ہے یا اِن پر خون یا منی یا خون حیض یا کسی اور رطوبت کے دھبّے پائے جا سکتے ہین *

خون کے دھبّے - جب یہ جُرم حال کا ہوتا ہے تو کپڑون پر خالص خون کے سُرخ داغ پائے جائینگے لیکن جب کچھ عرصہ ہو جاتا ہے اور خون بند تب گوشت کے دھبون کے رنگ کی زردی مایل دھبّے پائے جائین گے * پس اگر اندام نہانی پر جبر کے نشانات ہون اور کپڑون پر خون کے دھبّے بھی پائے جائین تو زنا بجبر کے دعوی کو تقویت ہوتی ہے اور جو جبر کے نشان نہ ہون تو دل مین فریب کا شک پڑنا چاہیے *

رطوبت حیض - خون کے دھبون کو حیض کی رطوبت کے دھبون سے فرق کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حیض کی رطوبت میو-کس پردہ سے آتی ہے - رنگ اسکا گہرا سرخ ہوتا ہے یہ رنگت ہوا کے لگنے سے تیز نہین ہوتی بلکہ سیاہی مایل ہو جاتی ہے ور بہ نسبت خون کے اس رطوبت مین کم فائی برین[1] ہوتا ہے اور مثل خون کے یہ رطوبت جم جاتی ہے اسکا ڈلا کم سخت ہوتا ہے - بو اسکی ترش اور کیمیاوی شناخت سے بھی اس مین ترشی پائی جاتی ہے کیونکہ اس مین

[1] ایک جزو خون کا ۱۲

فاس - فارک اور ایک ٹمک اسڈ ہوتا ہی اور رحم اور اندام نہانی کے پردہ سے اسمین میو - کس کے کیسے اور اپلے - تہے - لی - ام کے چھلکر بہی پائے جاتے ہین - اور بعض دفعہ رحم کے اندر سے اس رطوبت کے ڈلے بنکر خارج ہوتے ہین ؛

منی اور منی کے دہبے کپڑون پر - منی کے ہونے کے کیمیاوی شناخت کوئی بہی نہین ہی جسپر اعتماد کیا جاسکے لیکن جب منی کے دہبے کپڑون پر ہوتے ہین تب وہ پتلی کلف کے دہبے کے طور پر نظر آتی ہین - کپڑے کی تار سخت ہو جاتی ہی اور دہبا خاصکر اُسکے کنارے کسیقدر رشفاف نظر آتے ہین - جب دہبے خشک ہوتے ہین تب اُنمین نہ تو بو اور نہ رنگ ہوتا ہی ؛

دہبون کے خوب چہوٹے چہوٹے ٹکڑے کتر کر چینی کی چہوٹی پیالی یا گہڑی کے شیشہ مین جسمین آٹھہ دس قطرے پانی ہو رکہہ دین تاکہ وہ ٹکڑے خوب بہیگ جاوین اور کپڑے کے ریشہ مین پانی خوب طرح نفوذ کر جاوے اب اُس پیالی یا شیشہ کو ڈہانپ دین تاکہ رطوبت اُڑنے نپاوے اور خاک دہول سے محفوظ رہے ؛

آدہی گہنٹہ بعد اُن ریشون کو اُلٹ دین اور ذرا اور بہی بہگنے دین - اب اُن ٹکڑون کو پیالی سے نکالکر کئی شیشون کے ٹکڑون پر آہستہ سے نچوڑ لین - رنگ اِن قطرون کا کسیقدر گدلا ہوگا - اگر اِنمین تہوڑا سا ایمونیا یا ڈائی - لوٹ اسٹ ٹمک اسڈ ملایا جاوے تو گدلا پن جاتا رہتا ہی -

اور اس-پر-مے-ٹو-زوا کی صورت شکل مین کچھہ بہی فرق نہین پڑتا
اگر پانی کسیقدر بہی گرم ہو تو اُسمین منی کے دہبّے خوب طرح گُہل جاتے ہین
مگر اسبات کی احتیاط رکہین کہ صرف اتنا ہی پانی کا استعمال کیا جاوے
جتنے مین دہبے بہیگ جاوین اور اُنکو نچوڑنے سے چند قطرے پانی کے
نکل آوین - اب اُن شیشون پر باریک بین کے پتلے شیشہ رکہکر خوب
طاقتور باریک بین مین دیکہنے سے زندہ اس-پر-مے-ٹو-زوا
مثل تصویر ذیل کے نظر آوینگے +

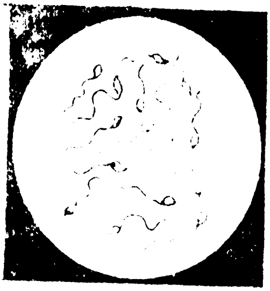

شکل اُنکی کسیقدر بیضوی اور چپٹی ہوتی ہے اور ایک دُم جو بہ نسبت سر کے
دس یا بارہ گنا لمبی ہوتی ہے اس تصویر مین دکہلائی دیتی ہے اور بعض
دفعہ ہمراہ ان اس-پر-مے-ٹو-زوا کے اپی-تہی-لی-ام کے چہلکے
روئی یا پشم کے ریشہ بہی ملے ہوئے ہوتے ہین اور پیپ اور خون کے
کیسے بہی ملے ہوئے ہو سکتے ہین + مگر اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ
اس-پر-مے-ٹو-زوا اگرچہ خاصکر منی کے اندر پائے جاتے ہین پہر

بھی نہایت چھوٹی عمر مین نہایت بڑھاپے مین اور انثیین کی مزمن امراض مین
نہین بھی پائی جاتی ہین اور تندرست آدمی مین بھی جنہون نے بیاہ کئے
ہون اور جنکے نطفہ سے بچے بھی پیدا ہوئے ہون یہ اشیا ہمیشہ نہین
پائی جاتی ہین اور کثرت مجامعت کے سبب جب کمزوری لاحق ہوتی ہے
اور خاص خاص مزاج کے سبب سے بھی یہ چیزین بعض دفعہ نہین پائی جاتی
ہین - پس یاد رہے کہ کپڑون کے دھبون مین اس - پر - مے - ٹو - زوا کے
ہونے سے اگرچہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ دھبے منی کے ضرور ہین مگر ان کے
نہ ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ منی کے دھبے نہین ہین - بعض
دفعہ اس جرم کے ارتکاب کے ایک ہفتہ سے سات ہفتہ بعد بھی کپڑون کے
دھبون مین اس - پر - مے - ٹو - زوا پائے گئے ہین ٭
فرض کیجے کہ باریک بین کے ذریعہ یہ ثابت ہو گیا کہ کپڑون کے دھبے
مین اس - پر - مے - ٹو - زوا ہین تو اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے
کہ مدعا علیہ نے جرم زنا بجبر ضرور کیا ہے کیونکہ بعض دفعہ اس - پر - مے - ٹو - ریا
کی بیماری کے سبب بھی کپڑون پر دھبے پڑ جاتے ہین - لیکن اور حالات
سے اگر یہ بخوبی ثابت کر دیا جاوے کہ مجامعت ہوئی ہے تو بعض صورتون
مین اور منی کے دھبون کے ہونے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ عورت پر
جبر کیا گیا ہے اور جب عورت کے کپڑون پر منی کے دھبے پائے جاتے
ہین تب اس سے قصد مباشرت یا خود مباشرت کا گمان قوی ہو سکتا
ہے اور فرض کیجئے کہ مباشرت بھی ہوئی تو اس سے یہ تو نہین ثابت

ہوتا کہ بلا رضا مندی عورت کے ہوئی لیکن جب یہ دہبّے نابالغ لڑکیون کے کپڑون پر پائے جاوین تو اس سے ارتکاب جرم کا گمان قوی ہوتا ہی؛

باریک بینی امتحان عورت کا - بعض دفعہ عورت کے امتحان سے بہی یہ ثابت ہو سکتا ہی کہ کسی نے اس سے حال مین جماع کیا ہی یا نہیں کیونکہ اکثر اطبّا کا اسبات پر اتفاق ہی کہ مباشرت کے تہوڑی عرصہ بعد اگر اندام نہانی کی میوکس رطوبت کا امتحان کیا جاوے تو جماع ہونا ثابت ہو سکتا ہے - چنانچہ ترکیب اسکی یہ ہی کہ تہوڑا سا اس رطوبت کا لیکر اُس مین قدرے پانی ملا دین اور تب باریک بین کے نیچے رکہہ کر دیکہنے سے اگر گمان مباشرت کا درست ہی تو اس - پیر می - ٹو - زوا پائی جائینگی؛

دیگر رطوبات علاوہ منی یا خون کے - زانی اور زانیہ میں علامات مرض آتشک کی جب پائی جاتی ہین تب اُنسے بہی تحقیقات کو بہت مدد مل سکتی ہے - چونکہ آتشک کی بیماری کا یہ قاعدہ ہے کہ اکثر تیسرے دن بعد جماع کے یہ ظاہر ہوتی ہے تو مجامعت کے بعد ہی اگر عورت کا امتحان کیا جاوے اور یہ مرض اُس مین پایا جاوے تو اس سے اُس عورت کا فاحشہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اگر تہوڑے عرصہ بعد جماع کے یہ مرض عورت مین پایا جاوے اور مرد مین نہیں تو یہ کہا جائیگا کہ عورت ہی فاحشہ ہی - اور جو مرد مین بہی پایا جاوے تو مقدمہ زنا بجبر کو تقویت ہوتی ہی - اور اگر عورت کے اندام نہانی مین پیپ یا کوئی رطوبت

پیپ آمیز پائی جاوے اور مرد کو سوزاک نہ ہو تو مدعلیہ کی بریت کی بہی گنجایش ہی - عورت کے اندام نہانی اور اُسکے کپڑون کے امتحان کو اِن باتون سے بڑی تقویت ہوتی ہی چنانچہ تہوڑے ہی عرصہ بعد زنا بجبر کے اگر مدعلیہ کے بدن کو دیکہین تو اُسپر ہاتہا پائی کے نشان پائے جاسکتے ہین اور اِس حرکت ناشایستہ کے ارتکاب کے وقت جو زور لگتا ہے اُس سبب سے حشفہ کے نیچے کی تار جسکو اصطلاح مین فرینم کہتے ہین ٹوٹ جاسکتی ہے - اور خلاف اِسکے جب مدعلیہ بہت کمزور یا کم سن ہوتا ہی یا نہایت ضعیف اِن صورتون مین اُسپر زنا بجبر کے جرم کا گمان نہین ہو سکتا ہی اور اگر وہ عنین ثابت ہو جاوی تب تو یہ مقدمہ ہی خارج ہو جاتا ہی اور جس موقع پر مدعی بتلائی کہ یہ جرم وہان ہوا تہا اگر اُس جگہہ علامت ہاتہا پائی کی اور خون پایا جاوے تو اُسکے اظہار کو تقویت ہوتی ہی - بعد زنا بجبر کے عورت اگر مرجاوے تو اُسکے اندام نہانی اور بدن کو اچہی طرح پر امتحان کرین اور خاصکر اُس کے منہہ کو خوب طرح دیکہین کہ اُسمین کوئی چیز ٹہسی ہوئی تو نہین ہی کیونکہ ایسی صورت مین زانی عورت کے منہہ کے اندر اکثر کپڑا وغیرہ ٹہوس دیتے ہین تاکہ وہ چیخنے نہ پاسکے ۔

یاد رہی کہ اگرچہ عورت اور مرد کے اعضاے تناسل اور جسم کے امتحان سے حکیم ثابت کر سکتا ہی کہ زنا جبراً ہوا ہی تاہم اِس بات کی کسر رہ جاتی ہی کہ شاید عورت نے پہلے مزاحمت کی ہو اور پہر بخوشی جماع کرایا ہو لیکن عورت

کی مزاحمت کافی تہی یا نہین اور اِس نے برضامندی جماع کرایا تہا یا نہین
اِن باتونکا فیصلہ امور ذیل پر لحاظ رکہکر عدالت کرسکتی ہے چنانچہ عورت
کا پچہلا چال چلن اور اُسکے تعلقات مدعی کے ساتہہ +
منشا اِسکے الزام لگانے کا + جس موقع پر اور جن حالات مین زنا ہوا تہا +
کتنے عرصہ بعد مقدمہ دایر کیا گیا تہا + قریب اگر اور لوگ تہے آیا اُنہون نے
عورت کے چیخنے کی آواز سنی تہی یا نہین + لوگون کے معلوم کرنے سے
پہلے آیا اُس نے مزاحمت اور شور وغل مچایا تہا یا نہین - لیکن یہ یاد رہے
کہ اِن صورتون مین عورت کی رضامندی قابل سماعت نہین ہی مثلاً اگر
عمر اِسکے دس سال سے کم ہو - اگر وہ مخبوط العقل ہو - اگر اُسکے ہوش وحواس
قائم نہون چاہی کسی سبب سے + درباب رضامندی کے یہ کہا جاسکتا ہے
کہ عورت کے اگر ہوش وحواس قایم ہون اور اُسکے بدن مین معمولی طاقت
بہی ہو تو اُسپر یہ جرم نہین کیا جاسکتا ہی لیکن یہ یاد رکہنا چاہئی کہ جب مرد
طاقتور ہوتا ہی اور حملہ اُسکا زبردست اور عورت کم سن یا کمزور ہو تو اُس
سے جبراً زنا کیا جاسکتا ہی اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ بسبب خوف کے عورت
کو غش ہوگیا ہو یا مدعی کی دہمکی مین آگئی ہو +

عورت کو بلا اسکی علم کے کوئی خواب مین بھی خراب کر سکتا ہی یا نہین

عورت کو حالت نشہ مین بیہوش کرکے بلاشبہ خراب کرسکتا ہی اور جب بالغ
عورت جس نے پہلے بہی مرد کا مُنہہ دیکہا ہی گہری نیند مین ہو تب بہی بغیر
اُسکے علم کے اُس سے زنا کیا جاسکتا ہے لیکن کواری مین ایسا

ہونا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہی +

درباب زنا بجبر کے حکیم کو اِن باتونکا لحاظ رکھنا چاہیئے -

اول - عورت کے پاس فوراً جا دین تاکہ بناوٹ کی اُسکو مُہلت نہ ملی اورجاتے ہی اُسکے بدنکا ملاحظہ کرین + یادداشت کی کتاب مین اپنے ملاحظہ اور زنا کے وقت کو درج کرین - سوالات ایسے نہ کرین جلیسے عورت کو خاصکر اگر عمر اُسکی نہایت چھوٹی ہو ہدایت ہو +

دوم - مدعا علیہ کی عمر - طاقت اورصحت بدنی کو ملاحظہ کرین + دیکھین اُسکے بدن پر زدوکوب یا ہاتھا پائی کے نشانات ہین یا نہین اور اِسبات کو بہی ملاحظہ کرین کہ اُس نے زدوکوب بارادہ زنا کیا تھا یا کسی اَور مطلب سی +

سوم - عورت کے اندام نہانی کو دیکھین کہ اُسپر ورم - سرخی - خون یا زخم ہی یا نہین یا وہ مقامات چھلی ہوئے ہین - اُنسے کوئی رطوبت بہتی ہی یا نہین اور جو ہی تو کس جگہہ سے آتی ہی + پردۂ بکارت اور فاره شٹ ٹوٹا ہوا ہی یا نہین اور جو ٹوٹا ہی تو کتنے عرصہ کا ہی اور وہ اُبھاریے جن کو کے - رنکیو - لی مر - ٹے - فاره مِش کہتے ہین وہ بہی موجود ہین یا نہین ضرب و زخم کی تاریخ اور سبب کو دریافت کرین اور اِس بات کو بہی دریافت کرین کہ وہ ضرب و زخم زنا بجبر کے ارادہ سے کی گئی تھی یا صرف تہمت لگانے کی نیت سی - کسی چیز کو اندام نہانی مین داخل کر کے یا بدن پر لگا کر پیدا کیے گئے ہین + یہ بہی تحقیق کرین کہ عورت پر زنا بحالت حیض یا اُس حالت مین کیا گیا تھا کہ جب وہ کسی جریان کے سبب سے کمزور ہو رہی ہو

چہارم - اگر کوئی رطوبت موجود ہو تو اُسکو اول جمع کر کے امتحان کرین اور عورت کے بدن یا کپڑون پر اگر کوئی دہبا خون یا منی کا ہو اُسکو امتحان کے لیئے رکہہ چہوڑین ÷

پنجم - اگر عورت مرگئی ہو تو اُسکی نعش کو ملاحظہ کرین اور دیکہین کہ مُردہ کی کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہے یا اپنی جگہہ سے کہسک گئی ہے یا اُسکا بدن کہین سے چہل گیا ہو ÷ اُسکے منہہ کے اندر کوئی چیز ٹہوسی ہوئی ہے یا نہین ÷ نعش کے اعضاء اندرونی کو بہی دیکہنا چاہئے

ششم - زنا کے موقع کو بہی خود جا کر دیکہین ÷

ہفتم - مدعا علیہ کے جسم کا بہی ملاحظہ کرین - اُسکی ڈیل ڈول اور طاقت کو دیکہین - اُسکے اندام نہانی کا ملاحظہ کرین اور دریافت کرین کہ وہ نامرد ہو اور قابل اُن ضرب و زخم کے پیدا کرنے کے ہو یا نہین یہ بہی دیکہین کہ اُسکو آتشک ہو یا نہین اور اُسکے قضیب کا کوئی مقام چہل گیا ہے یا نہین - اُسکے بدن کو دیکہین کہ کہین نشان نوچ کہسوٹ کے ہین یا نہین اور یہ کہ اُسکے کپڑون پر خون یا منی کے دہبے ہین یا نہین ÷

اگر مدعی اور مدعا علیہ دونو کے امتحان سے زنا ثابت نہ ہو تو مدعا علیہ مرتکب جرم صیغہ بد اطواری کا قرار دیا جا سکتا ہے ÷

باب ششم

حمل

علاماتِ حمل

بند ہو جانا حیض کا - یہ بات سب جانتے ہین کہ حمل کے قرار پاتے ہی تندرست عورت مین حیض بند ہو جاتا ہی - اور شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہی کہ جن عورتون کو حیض کبھی نہین آتا ہے اُنمین بھی حمل ٹھہر جاتا ہی اور حیض کا بے قاعدہ آنا تو اکثر ہوا ہی کرتا ہی - یہ بے قاعدگی بعض دفعہ تو عمر کے سبب اور بعض اوقات بباعث بیماری کے ہو جایا کرتی ہے اور رحم کی بہتیری بیماریان ایسی ہین جنمین بلا لحاظ حمل کے حیض بند ہو جاتا ہی - اور ایام حمل مین حیض کا بند ہو جانا عورت کے تندرست ہونے پر دال ہی * بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایک رطوبت بعینہٖ مثل رطوبت حیض کُل ایام حمل مین جاری رہتی ہے - اِن باتون کے جاننے سے یہ نفع ہے کہ اپنے راے کو نہایت احتیاط سے دینا چاہیے چنانچہ ایسا نہ کہہ دینا چاہیے کہ ایک رطوبت چونکہ جاری ہے تو حمل نہین قرار پا سکتا ہے اور یہ کہ کوئی بھی رطوبت چونکہ نہین جاری ہی اسواسطے حمل ہے اور ایسا بھی تو ہوتا ہی کہ جب حیض کا خون رحم کے اندر رُکا رہتا ہے تب پیٹ بڑہ کر ایسا ہو جاتا ہی کہ جیسا حمل مین ہوتا ہی اور

اسصورت مین حمل کی علامات بیرونی بہی پیدا ہوتی ہین ٭

فریب کرنا حیض کا۔ حیض یا تو بند ہو جا سکتا ہی یا رُک جا سکتا ہی لیکن جب عورت اِن دونو باتون کو چہپانے کا ارادہ کرتی ہی تب اپنے کو حالت حیض مین بنانا چاہتی ہے۔ چنانچہ ایک عورت نے اِسی غرض سے اپنے کپڑون کو خون سے رنگا لیکن پہر اُس نے فریب کا اقبال کیا۔ خون حیض اور معمولی خون مین کوئی ایسا فرق نہین ہی جو کیمیاوی ترکیبون سے دریافت ہو سکے ٭

بڑہ جانا شکم کا۔ حمل مین پیٹ بتدریج بڑہتا جاتا ہے شکم کی جلد کہچکر تن جاتی ہے اور ناف قریب معدوم ہو جاتا ہے شکم کی بالیدگی تیسرے مہینے سے شروع ہونے لگتی ہے مگر بعض عورتون کی کاٹہی ایسی ہوتی ہے جنکا شکم پانچوین یا چہٹے مہینے سے درے نہین بڑہنے لگتا ہے لیکن امتحان سے معلوم ہو جاتا ہے ٭ حقیقت مین یہ علامت حمل کی ہمیشہ موجود ہوتی ہے اگرچہ کسی مین زیادہ کسی مین کم۔ البتہ یہ بات ہی کہ علاوہ حمل کے بہتیری بیماریون مین بہی پیٹ بڑہ جا سکتا ہے جیسی استسقا اور رحم کے اندر خون حیض کے رُک جانے سی لیکن عورت کے حالات کے دریافت کرنے سے یہ عقدہ بخوبی کہُل جا سکتا ہے ٭

پستانون مین تغیرات کا پیدا ہونا۔ حاملہ کے پستان پُر اور خوب اُبہرے ہوئے ہوتے ہین اور گرد کا ہالہ سیاہ ہوتا ہے ٭ لیکن اُنڈ

سببون سے بہی پستان پُر اور درد کرنے لگتے ہین اور بعض دفعہ
اُن سے دودہ بہی نکلتا ہی مثلاً جب رحم اور خصیتہ الرحم مین بہت
خراش ہوتی ہی تب پستان متورم اور درد کرنے لگتے ہین پر حمل
کے قریب دوسرے یا تیسرے مہینے پستان پُر ہونے لگتے ہین
اور اُنکے غددی مادہ سے تہوڑی بہت ایک شفاف رطوبت
خارج ہونے لگتی ہے لیکن رحم یا خصیتہ الرحم کی بیماری مین بہی
اسی قسم کا دودہ نکل سکتا ہے - اگرچہ یہ باتین شاذونادر وقوع
مین آتی ہین تاہم جب عورت کے پستان سے ایک مرتبہ دودہ
پیدا ہوتا ہی تب بعد حمل کے ادنی سبب سے جب چاہی تب وہ دودہ
پہر بہی پیدا ہو سکتا ہے - ایام حمل مین پستانون کے گرد کا ہالہ
سیاہی مایل اور بڑہ جاتا ہی اور اُس ہالہ کی جلد مرطوب ملایم اور کسیقدر
خون سے پُر ہوتی ہے اور غدودون کے دہانہ جو اُس ہالہ مین ہوتے
ہین وہ اونچے ہو جاتے ہین اور رطوبت کے قطرات سی پُر رہتے
ہین - لیکن خاصکر ہالہ کی رنگت کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہی چنانچہ حمل کے
دوسرے سے چوتہے مہینے تک ہالہ اکثر خوب نمایان ہوتا ہی لیکن
حمل مین غدودون کے دہانے ہمیشہ اونچے نہین ہوتے اور ہالہ کا
یہ حال ہی کہ ماسوا حمل کے دیگر بواعث سے بہی بڑہ کر گہرے رنگ کے
ہو جا سکتے ہین - پس یہ علامات مؤید تشخیص حمل ہین اور کالے رنگ کے عورتون
کے پستانون کے ہالے قدرتی سیاہ ہوتے ہین ؂

حرکت جنین - جن علامتونکا ذکر اوپر کیا گیا ہی وہ حمل کے ابتدا اور کچھہ دن پیچھے بھی پائی جاتی ہین لیکن جنین کی حرکت چوتھی یا پانچوین مہینے سے پہلے نہین محسوس ہوتی * جنین کی یہ حرکت اُس وقت پیدا ہوتی ہی کہ جب رحم پلٹ - وس سے اوپر کو اُٹھنے لگتا ہے جب یہ حرکت شروع ہوتی ہے تب بعض دفعہ حاملہ کو غش آجاتا ہے جی متلاتا ہے اور دیگر تکالیف بہی پیدا ہوتی ہین - اور بعد تہوڑے عرصہ کے یہ رفع ہوجاتی ہین *

یاد رہی کہ یہ علامت بجز عورت کے بیان کے کسی اَور طرح ثابت نہین ہوسکتی ہے - کُل حاملہ اِس بات کو ٹہیک نہین بتلاسکتین کہ ٹہیک کونسے دن اُنہون نے پہلی حرکت جنین کی محسوس کی تہی - اور جب ممتحن کو شکم پر ہاتہہ لگانے سے یہ حرکت محسوس ہو تو اُس سے یہ جاننا چاہئے کہ معمولی وقت اِس حرکت کا گزر گیا ہی اور جو امتحان کے وقت اُسکو یہ حرکت محسوس ہو تو اِس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچّہ نے حرکت کی ہی نہین ہے کیونکہ اِن حرکتونکا کوئی وقت مقرر نہین ہی اور اِتفاق سے بعض دفعہ نہین بہی محسوس ہوتین - مزید برین بعض دفعہ ایسا بہی ہوا ہے کہ حاملہ بہت تندرست ہی تب بہی کُل ایام حمل مین اُس نے جنین کی حرکت محسوس نہین کی اور ایسا بہی ہوسکتا ہی کہ ممتحن کو بہی یہ حرکت کبہی نہ محسوس ہوسکے - پس اِس علامت پر اعتماد نہین کیا جاسکتا - ایسا بہی ہوا ہی کہ کسی اَور قسم کی حرکت کو عورتون نے

حرکت جنین سمجھا ہی اور اخیر مین اُنکا حاملہ ہونا نہین ثابت ہوا ❊
کوئی عورت اگر جھوٹھ موٹھ یہ کہہ دے کہ مین نے جنین کیحرکت
محسوس کی ہے تو حکیم تا وقتیکہ خود اُس حرکت کو محسوس نہ کرلے
عورت کو کیونکر جھٹلا سکتا ہے - پس اِس امر مین عورت کی شہادت
حمل کے ثابت کرنے کے لیئے کافی نہین ہے لیکن یہ حرکت اگر
ممتحن کو محسوس ہو تو اُس سے صرف حمل ہی کا ہونا ثابت نہین ہوتا بلکہ
یہ بھی کہ عین وقت جنین کی حرکت کا گزر گیا ہی - اِس حرکت کے ہونے
کی شہادت کئی مرتبہ کے بعد دینی چاہئے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے
کہ بچے کے شکم کے اندر حرکت کرنے مین کچھہ بھی شک نہین ہوتا
پھر بھی امتحان کے وقت وہ حرکت محسوس نہین ہوتی پس کئی مرتبہ
امتحان کے بعد اِس امر مین شہادت دینی چاہئے - عمدہ ترکیب اِس
حرکت کے محسوس کرنے کی یہ ہی کہ پہلے اپنے ہاتھہ کو ٹھنڈے
پانی مین ڈبو لین اور تب شکم حاملہ پر رکھہ دینے سے بچہ حرکت
کرنے لگتا ہے - جب یہ حرکت ہاتھہ کو خوب صاف محسوس ہو تو اِس
سے حمل کا ہونا بخوبی ثابت ہو جاتا ہے لیکن کسی خاص وقت پر
اِسکے نہ معلوم ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حمل نہین ہے ❊
دائیان اکثر اسی علامت کو معتبر سمجھتی ہین اسیواسطے اُنکی رائے غلط
ہو جاتی ہی - یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہی کہ بعض عورتین جو حمل کا
فریب کرنا چاہتی ہین اپنے شکم کے عضلات کو ایک خاص طور پر حرکت

دیگر اس علامت کو پیدا کر لیتی ہین - بعض دفعہ طبیب بہی اس فریب

مین آجاتے ہین - لیکن کلو - را - فارم اور آلہ سینہ بین کی مدد سے

یہ فریب گرفت مین آجاتا ہی +

جنین کے قلب کی حرکت کی آواز حمل کے پانچوین یا قریب

پانچوین مہینے (اس سے پہلے شاذونادر) شکم حاملہ پر آلہ اس طرح

تہس کو کچے لگانے سے بچہ کے دل کی حرکت کی آواز سُنائی دیتی

ہی اور اسکو پہچان کر گن بہی سکتے ہین + یہ آواز حاملہ کے دل کے

آواز کی حرکت کے علاوہ ہوتی ہی اور بہ نسبت حاملہ کے جنین کا دل

بہت جلد جلد حرکت کرتا ہی - یہ علامت ایسی معتبر ہے کہ اس سے صرف

حمل کا ہونا ہی نہین ثابت ہوتا بلکہ یہ بہی کہ بچہ شکم کے اندر زندہ ہی

مگر یاد رہی کہ یہ آواز ہمیشہ نہین بہی سُنائی دیتی ہی البتہ جب بچہ شکم

کے اندر مر جاتا ہی تب یہ آواز سُنائی نہین دیتی ہی لیکن اُسکے نہ سُنائی

دینے سے بچہ کی موت نہین ثابت ہوتی کیونکہ سُنائی دینا یا نہ دینا اس

آواز کا شکم کے اندر بچہ کے جسم کے وضع نہاد لائیکوار - ام - نیائی کے

کم یا زیادہ ہونے بیماری کے ہونے یا نہ ہونے اور دیگر علامات پر

منحصر ہے - مثلاً کسی وقت تو آواز خوب صاف سُنائی دے سکتی ہی

اور کسی وقت نہین - بعض دفعہ ہفتہ یا دو ہفتہ تک نہ سُنائی دیکر پھر

مسموع ہوتی ہی - پس کئی امتحانون کے بعد اپنی رائے اس امر مین

دینی چاہئے - سبب اس آواز کے ہمیشہ نہ سُنائی دینے کے یہ ہین کہ بچہ

شکم کے اندر ہمیشہ اپنی کروٹین بدلتا رہتا ہی اور یہ کہ آواز کو لائیکوار ام نیائی اور جلد کے فردون سے گزرنا پڑتا ہی * ورباب اِن علامتون کے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب جنین کی حرکت اور اُسکے دل کے دہڑکنے کی آواز سُنائی دے تو حمل کے ہونے مین کسی طرح کا شک وشبہ نہین رہتا - دیگر علامات کے تلاش کرنے کی کچھہ ضرورت نہین ہی صرف حیض کے بند ہوجانے سے پستانون کے پُر ہوجانے سے حمل نہین ثابت ہوسکتا ہی لیکن ساتھہ ہی اُسکے یہ بہی یاد رکھنا چاہئے تاوقتیکہ وہ بیماریان دریافت نہ ہوسکین جو باعث اِن علامتون کی ہین اُنسے احتمال حمل کا ضرور ہونا چاہئے - اگر کسی صورت مین شک ہو تو عرصہ بعد پہر امتحان کرکے رائے دین *

تغیرات فم اور عنق رحم مین - عورت کے رحم کے مُنہہ اور گردن کے امتحان سے بہی اِس امر مین بہت مدد مل سکتی ہے چنانچہ حمل کے پانچوین یا چہٹے مہینے تک رحم کی گردن اندام نہانی کے اندر نکلی ہوئی محسوس ہوتی ہے - یہ گردن معمولی درجہ تک دراز سخت اور مضبوط ہوتی ہی - بعد اِس مدت کے جب رحم پیٹ - وس کے اوپر اُٹھتا آتا ہی تب عنق رحم پہلکہ ملایم اور چھوٹی ہونے لگتی ہے اور سوراخ کی مقدار بڑہنے لگتی ہے اور وہ گول ہوجاتا ہی - ایام حمل کے اخیر مہینون مین رحم کی گردن محسوس نہین ہوتی - اور بعض دفعہ اُسکا سوراخ بہی معلوم نہین ہوتا *

حمل کی ایک اور عمدہ علامت یہ ہی کہ رحم کی گردن مین انگشت رکھکر بچے کو دہکا دینے سے اس انگلی کو ایک حرکت محسوس ہوتی ہے لیکن یہ علامت حمل کے پانچوین یا چھٹے مہینے سے پہلے نہین پیدا ہوتی ہی + جن علامتونکا ذکر ہوا ہی انمین سے اکثر حمل کی بڑہی ہوئی حالت کو ثابت کرتی ہین - پس یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ کونسی علامتین ہین جن سے پانچوین یا چھٹے مہینے سے پہلے کا حمل دریافت ہو سکے + حکیم کو اس سوال کا جواب دینے کی کچھہ ضرورت نہین ہے اور نہ اسصورت مین اس کو اپنی رائے دینے کی ضرورت ہوتی ہے - کیونکہ عدالت مین جب حمل کا مقدمہ آتا ہی تب حکیم کے بیان کے بموجب عدالت اس مقدمہ کے فیصلہ کو ایک دو یا تین مہینے تک ملتوی رکھتی ہے تاکہ ثبوت کامل ہو جاوے اور ثبوت اسکا ان باتون پر موقوف ہی چنانچہ

اوّل - ایک گول شے کا صاف معلوم ہونا ایک تہیلی مین اور اس تہیلی کا گاہے ٹکرانا کاہے پہیلنا +

دوم - جنین کی حرکت +

سوم - قلب کی حرکت کی آواز +

حمل کا فریب - بعض دفعہ خیرات لینے یا بیاہ کے لئے مجبور کرنے کے واسطے حمل کا فریب کیا جاتا ہی - لیکن حکیم اگر تجربہ کار ہو تو عورت کا فریب فوراً گرفت مین آسکتا ہی کیونکہ ایسی صورتون مین زیادہ مدت کے حمل کا فریب کیا جاتا ہی + بہ نسبت حاملہ ہونے کے عورت کی حاملہ

نہ ہونے کا ثبوت بہت آسانی سے کیا جا سکتا ہے ؛ اگرچہ عورت یہ کہہ سکتی ہے کہ اِس مین بعض بعض علامتین حمل کی موجود ہین پھر بھی بڑھے ہوے شکم اور پستانون کی حالت کی نقل بلا گرفت مین آنے کے ہرگز نہین کر سکتے - اگر امتحان کے لئے راضی ہو تو فریب اُسکا ضرور گرفت مین آ جائے گا اور جو انکار کرے تو اِس سے صاف ثابت ہو جائیگا کہ وہ مکارہ ہے - اگرچہ ایسا ہوا ہے کہ عورتون نے شکم کو بڑھا لیا ہے اور شکم کے عضلات کے ذریعہ جنین کی حرکت کی بھی نقل کی ہے مگر کلو - را - فارم سُنگھا کر جب بیہوش کیا گیا ہے تو شکم اصلی حالت پر آ گیا ہے اور فریب ظاہر ہو گیا ہے ؛

عدالت کے تعلقات حمل کے باب مین

حمل کی دو صورتون مین عدالت حکیم کی رائے لیتی ہے - ایک دیوانی - دوسری فوجداری ؛

اوّل دیوانی - جب کوئی عورت دعوی کرے کہ حاملہ ہو اور خاوند کے موت کے بعد اُسکا بچہ پیدا ہونیوالا ہے تو وارث جائداد کو اِس بات کے دریافت کرانے کا اختیار ہے کہ وہ حقیقتاً حاملہ ہے یا نہین تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ عورت کسی اَور کا بچہ لیکر وارث حقیقی کو لا دعوے کر دے - حمل کا دریافت کرنا کچھ مشکل نہین ہے بشرطیکہ عرصہ کا ہو ؛

دوسرے صورت فوجداری کی - جب کسی عورت کو پھانسی کا حکم ہو

اور وہ حمل کا عذر کرے تو وہ حکم تا تولد ہونے بچّے کے ملتوی ہوتا ہی - اسصورت مین بھی حکیم کی راے لیجاتی ہے ❊

باب ہفتم

وضع حمل

بہ نسبت حمل کے حکیم کی صلاح وضع حمل کے باب مین اکثر لیجاتی ہی کسواسطے کہ بچّہ کی پیدایش کا چھپانا اور جرم استقاط حمل اور بچّہ کُشی کا اور فرضی بچّہ کی گرفت حمل کے وضع ہونے کے ثبوت پر منحصر ہین - وضع حمل کا بیان دو حصونمین تقسیم کیا جا سکتا ہی ایک حمل کا وضع ہونا زندہ مین دوسرا حمل کا وضع ہونا مُردہ مین ❊

وضع حمل کے امر کی تحقیقات مین اگر ممکن ہو تو حکیم کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ عورت کے حاملہ ہونے کا بھی کوئی ثبوت ہی یا نہین - اگر یہ بات دریافت ہو جاوے تو تحقیقات وضع حمل کو بہت مدد مل سکتی ہے لیکن یہ امر ہمیشہ دریافت نہین ہو سکتا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورت اپنے حمل کو اِس طرح چھپا لیتی ہے کہ اُسکے حاملہ ہونے کا گمان کیسکو بھی نہین ہوتا - علاوہ ازین وضع حمل کے ثابت ہونے سے چونکہ وہ مجرم ٹھہرتی ہے اِسواسطے اگر اُس سے حمل کے باب مین دریافت کیجئے تو بالکل انکار کرجاتی ہے اور اِس امر مین حکیم کو اُس سے جبرًا اقرار کروانے کا اختیار نہین ہی - پس اِس سے صاف

ظاہر ہی کہ حکیم کو اکثر علامتون ہی کے ذریعہ وضع حمل ثابت کرنا پڑتا ہی ٭

حمل کا وضع ہونا زندہ مین

چھپانا وضع حمل کا - مدت کے لحاظ سے زندہ عورت کے وضع حمل کے علامات مین بہت فرق ہی - اگرچہ از روے حکمت جب چھ مہینے سے پیشتر کا حمل گر جاتا ہی تب اُسکو ابارشن کہتے ہین اور جب یہ حادثہ بعد چھ مہینے کے واقع ہوتا ہی تب پری - مے چیور لیبر کہتے مین لیکن عدالت اِس فرق کو نہین مانتی ہے - قانون مین تو بلا لحاظ وقت جب حمل جرم کی نیت سے گرایا جاتا ہی تب اُسکو اسقاط کہینگے چاہے چھ مہینے پیشتر یا بعد ہو ٭

وضع حمل کی علامتون کا کم یا زیادہ ظاہر ہونا جنین کی کم یا زیادہ عمر پر منحصر ہی چنانچہ جب دوسرے یا تیسرے مہینے مین اسقاط ہوتا ہی تب عورت کے امتحان سے یہ امر بہت ہی کم معلوم ہو سکتا ہی کیونکہ اِس صورت مین پورے ایام کے حمل کے وضع ہونے کی معمولی علامتین پائی نہین جاتین کیونکہ عین ابتداے حمل مین جنین اِسقدر بڑا نہین ہوتا ہے کہ جس سے شکم حاملہ کا بڑہ جاوے اور جسم حاملہ مین وہ تغیرات بہی نہین پیدا ہوتے جو پورے ایام کے وضع حمل سے پیشتر ہوا کرتے ہین جیسے بڑہ جانا پستانونکا - کہلنا رحم کے مونہہ کا وغیرہ - دوسرے یا تیسرے مہینے مین جب حمل گرتا ہی تب خون کے جاری ہونے سے اور عورت کے

چہرہ وغیرہ کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ہی - مگر اِن باتسے صرف گمان وضع حمل کا ہو سکتا ہی - یقینًا یہ بات نہین کہی جا سکتی ؞ بعد اِس ایام کے جب حمل گرتا ہی تب ایک رطوبت مثل رطوبت نفاس کے جاری ہو سکتی ہے اور رحم کا مُنہہ بہی بڑہ کر ملایم ہو جا سکتا ہی لیکن چونکہ جنین چہوٹا ہوتا ہی تو عورت کے اندام نہانی کے امتحان سے ثبوت وضع حمل کا کامل نہین پایا جا سکتا ہی البتہ ایسا ہو سکتا ہی کہ اِس ایام کے اسقاط مین خون مرکے زیادہ آنے کے باعث عورت زیادہ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہی اور جو جنین یا اُسکے پردون مین سے کوئی پردہ پایا جاوے تو اُس سے حمل کا اسقاط ہونا ثابت ہو جاتا ہی - لیکن جب عورت دیدہ و دانستہ حمل کو چہپانے کے لئے اسقاط کر دیتی ہے تو اسقاط حمل کی علامتون کے چہپانے مین بہی ایسی کوشش کرتی ہی کہ حکیم گرفت نہین کر سکتا ؞

علامات حال کے وضع حمل کی زندہ مین

عورت کمزور ہو جاتی ہی - چہرہ اُسکا پیلا - آنکہون کے گرداگرد حلقہ پڑجاتا ہی اور بیمار معلوم ہوتی ہے - مگر یاد رہے کہ یہ علامتین کسی سخت بیماری مین بہی پیدا ہو سکتی ہین لیکن ہان جب یہ علامتین کسی ایسی عورت مین جو تندرست و توانا ہو اور خاصکر جب یہ معلوم ہو کہ وہ حاملہ تہی یا [illegible] حمل کا [illegible] گمان بہی ہو دفعتًا پیدا ہو جاوین تو دل مین وضع حمل کا

شک پڑنا چاہئے - ایسی عورت کے پستان خاصکر تیسرے یا چوتھے دن بعد وضع حمل کے بڑھے ہوئے اور پُر ہونگے - بھٹنیان بڑی ہونگی اور اُنکے گرد کے ہالہ کی شکل ویسی ہوگی جیسے اخیر ایام حمل مین ہوا کرتی ہے اگر پہلی دفعہ کے امتحان مین یہ باتین نہ پائی جاوین تو کچھہ عرصہ بعد پھر امتحان کرنا چاہئے *

اوّل - جس عورت کا حمل وضع ہو جاتا ہو اُسکے شکم کی جلد ڈھیلی اور بعض دفعہ اُسپر سلوٹین پائی جاتی ہین اور شکم پر ہلکے رنگ کے خط چڈروز اور ٹھیکری کی ہڈی سے لیکر ناف تک پائے جائینگے اور ناف اُس کا تھوڑا بہت کھچا ہوا اور شکل مین بدلا ہوا ہوگا - لیکن یاد رہے کہ ایسی بیماریون مین بھی جلد کی یہی صورت ہوتی ہے جنمین شکم بڑھ جاتا ہے پس ثبوت وضع حمل کے واسطے خطوط مذکورہ دال نہین ہو سکتے * بڑھا ہوا رحم کسیقدر سکڑا ہوا مثل گولی کے شکم کے حصۂ زیرین مین کسی جانب پر پایا جائے گا *

دوم - اندام نہانی باہر سے سوجا ہوا اور کھلا ہوا یا چھلا ہوا ہوگا اور اُسکے ارد گرد خون کے ڈلے بھی پائے جائینگے - دہانہ اندام نہانی کا زیادہ تر کھلا اور ڈھیلا ہوگا - رحم کا منہہ بہت کھلا اور اُس کی لبین بالکل ڈھیلی ہونگی - رحم کی گردن اِسقدر چھوٹی ہوگی کہ محسوس نہین ہوگی اور رحم کے جسم کی مقدار غیر حالت حمل کی نسبت دگنی یا چوگنی ہوگی لگا ہے گا ہے ایسا ہوتا ہے کہ پہلوٹے مین بچّہ کے سر کے خروج کیوقت

رحم کی گردن ایک جانب سے چر جاتی ہے - اگر اس قسم کا شگاف یا اُس کے چر جانے کا نشان پایا جاوے تو تحقیقات وضع حمل کو بہت مدد مل سکتی ہے

سوم جاری ہونا رطوبت نفاس کا - (لو-کیا) یہ رطوبت پہلی تو خون آمیز ہوتی ہے لیکن بعد تہوڑے عرصہ کے پتلی سیاہی مایل یا سبزی مایل ہو جاتی ہے اور وضع حمل کے بعد ہی بہنے لگتی ہے اور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا اس سے بہی زیادہ عرصہ تک جاری رہتی ہے اور ایسا بہی ہو سکتا ہے کہ تیسرے ہی دن بند ہو جاوے اور اُس سے ایک خاص قسم کی ایسی بو آتی ہے کہ جس سے بعض کے نزدیک حال مین حمل کے وضع ہونے کا کامل گمان ہو جاتا ہے ؛

واضح ہو کہ جن علامتون کا ذکر اوپر ہوا ہے وہ صرف اُسیوقت پائی جا سکتی ہین کہ جب حمل کے وضع ہوتے ہی عورت کو امتحان کیا جاوے - کیونکہ جب عورت طاقتور ہوتی ہے تو وضع حمل کے تہوڑے دنون بعد اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے اور علامات حمل کے وضع ہونے کی یا تو بالکل رفع ہو جاتی ہین یا اسقدر کم رہ جاتی ہین کہ اُنسے کچھہ بہی ثابت نہیں ہو سکتا - اور بعض عورتون مین ایسا بہی ہوتا ہے کہ دو یا تین ہفتہ بعد وضع حمل کے آثار اسکے پائے جا سکتے ہین لیکن علی العموم آٹھہ یا دس دن کے بعد یہ کہنا کہ حمل وضع ہوا ہے غیر ممکن ہے کیونکہ اس مدت مین علامات اکثر مفقود ہو جاتی ہین - پس اس قاعدہ کو یاد رکھین کہ وضع حمل کے بعد جسقدر جلد عورت کو امتحان کیا جاویگا اُسیقدر تحقیقات کو زیادہ مدد ملیگی ؛

علامات وضع حمل بعد عرصہ

عدالت یہ دریافت کرسکتی ہے کہ حکیم یہ بہی بتلا سکتے ہین کہ حمل کے وضع ہونے کو کتنا عرصہ گزرا ہوگا - اسباب کی دریافت کرنے کی ضرورت اُس صورت مین ہوتی ہی کہ جب پیدایش بچہ کی چہپائی جاتی ہے یا حمل گرادیا جاتا ہی یا بچے کو ہلاک کردیا جاتا ہی اور مشکوک وضع حمل کے ایک عرصہ بعد کوئی بچہ ظاہر کردیا جاتا ہے اور اُسکی نسبت یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ جو بچہ ظاہر ہوا ہی خواہ وہ مردہ ہے یا زندہ اسکے پیدا ہونے اور حمل کے وضع ہونے کے وقت مین کسی طرح کی مطابقت پائی جاتی ہے یا نہین *

پستانون اور رطوبت نفاس ورقم رحم کو ملاحظہ کرکے وضع حمل کے آٹھ یا دس روز کے اندر اس سوال کا جواب دیا جاسکتا ہی - اگرچہ چہٹے دن بعد جواب دینا مشکل ہوتا ہی اور بارہ روز بعد تو بہت ہی مشکل ہوتا ہی اور بعد دو یا تین مہینے کے سوال مذکور کا جواب درست دینا غیر ممکن ہی *

جب حمل کے وضع ہونے کا فریب کیا جاتا ہے یا حلال زادگی یا پارسائی کی بابت شک کیا جاتا ہی تو حکیم سے یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ عورت نے کبھی بچہ جنا ہے یا نہین - اس قسم کی تحقیقات صرف اُس صورت مین کیجاتی ہے کہ جب حمل کے پورے ایام کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس مین کچھہ شک نہین کہ حمل کے ابتدا مین اسقاط

ہوجاوے اَور کوئی بہی علامت اُسکی عرصہ بعدۂ پائی جاوے اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہو کہ چند روز یا چند ہفتہ بعد علامات اسقاط کی بالکل مفقود ہو جاتی ہین لیکن جب حمل پورے ایام مین وضع ہوتا ہو تو اُسکے چند نشانات ایسے باقی رہ جاتے ہین کہ وہ مٹ نہین سکتے جیسے شکم کی جلد پر چمکیلی لکیرونکا ہونا ایک سیاہی مایل نشان ناف سے لیکر ٹہیگری کی ہڈی تک کا ہونا اور جس عورت نے بچے جنے ہون اُسکے رحم کا مُنہہ بکارت کی حالت کے طور پر ہرگز نہین بند ہوتا ہو - لیکن جلد کے نشانات تو علاوہ وضع حمل کے شکم کی اُن بیماریون مین بہی پیدا ہوسکتی ہین جنمین پیٹ بڑہ جاتا ہو جیسے استسقا یا اُو - وی - رمی کے بڑہ جانے سے ہوتا ہے اور فربہ عورت جب لاغر ہوجاتی ہو تب بہی یہ نشانات تہوڑے بہت پیدا ہوسکتے ہین علاوہ ازین نشاناتِ مذکورہ بالا ساری عمر ہمیشہ قائم نہین رہتے - اور یہ بہی مشاہدہ مین آیا ہے کہ عورت نے بارہا بچے جنے ہین تسپر بہی اُسکے شکم پر یہ داغ نہین پیدا ہوئے ہین - اور رحم کے مُنہہ کا حال یہ ہو کہ مختلف عورت مین اُسکی مختلف حالت پیدا ہوتی ہے اور بیماری کے سبب بہی اُسکی حالت بدل جاسکتی ہے پس یہ علامت بہی اسے دینے کے لئے کافی نہین ہو +

وضع حمل کا فریب - حمل کے وضع ہونے کا فریب کئی مطلب کے لئے عورت کرسکتی ہو چنانچہ بعض دفعہ خیرات لینے کے لئے یا جبراً نکاح کے واسطے اور بعض دفعہ کسی وارث کو لا دعوی کرنے کی نیت سے بہی

اور بعض دفعہ کوئی بھی مطلب نہیں ہوتا ہے - مگر اس قسم کا فریب حکیم کے سامنے نہین چل سکتا ہے کیونکہ اسکی گرفت آسان ہے وجہ یہ کہ عورت ہمیشہ حمل کے حال مین وضع ہونے کا فریب کرتی ہے اور دیر بعد نہین اور اگر اس قسم کا فریب بعد عرصہ کے کرے تو اُسکے اندام نہانی کے امتحان اور دیگر شہادت سے فریب اُس کا ثابت ہو سکتا ہے ❖

ایسا بھی ہو سکتا ہی یا نہین کہ عورت کا حمل بے معلوم وضع ہو جائے

عدالت مین یہ امر صرف اُسوقت دریافت ہوتا ہے کہ جب کسی عورت پر بچہ کشی کا مقدمہ دائر کیا جاتا ہے ❖

اسمین کچھ شک نہین کہ عورت بیخبر سوتی ہو اور بچہ پیدا ہو جاوے اور حالت بیہوشی چاہے وہ بسبب مرض اِ-پو-پلکسی یا کسی منشی زہر کے سبب پیدا ہو جیسے کلو-را-فارم یا ایتھر یا افیون وغیرہ - لیکن اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ تا وقتیکہ عورت بالکل بیہوش نہو ایسا نہین ہو سکتا ہے کہ درد زہ اُس کو معلوم نہ ہو خاصکر پہلوٹے مین تو درد زہ کی شدت نہایت ہی ہوتی ہے - اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اِک-لم-شیا دیکھو میری کتاب طب-ولادت زچہ کو اُسکے بیہوشی مین بچہ پیدا ہو جائے اور عورت کو خبر نہ ہو اور بعد بچہ پیدا ہونیکے بھی اگر بیہوشی طاری رہے اور وہ پاگل ہو جائے اور اُس حالت مین

بچہ کو مار ڈالے یا صدمہ پہنچاوے یا بچہ مردہ پیدا ہو یا اتفاق سے
اُس بچہ کو چوٹ لگ جاوے غرض اِن حالات مین وہ یہ کہہ سکتی ہے
کہ بچہ کے مرنے یا چوٹ لگنے کی بابت مجھے بالکل خبر نہین اور اگر اُس عورت
کی زبان کٹی ہو یا آنکھین اور چہرہ اُسکا خون سے پُر تو اُس کا بیان
صادق آسکتا ہے اور اگر پیشاب مین ال-بیو-مِن پایا جاوے تو اُس
کے بیان کو اَور بھی تقویت ہوگی +

دوم علامات وضع حمل کی مردہ مین - اگر عورت پورے
دنون کے حمل کے وضع ہونے کے بعد مرجائے اور اُس کی نعش کو
جلد امتحان کیا جاوے تو رحم ایک پھیلی ہوئی تھیلی کے طور پر نو سے بارہ
انچ لنبا ہوگا اور مُنہہ اُسکا خوب کھلا اُسکے اندر خون کے ڈلے یا
خون آمیز رطوبت ہوگی اور اُسپر پردہ ڈی-سی-ڈو اکا لبقا پایا جائیگا
(دیکھو میری کتاب مڈ-وائے-فری) اور جس مقام پر آنول لگا رہتا ہے
وہان پر رگون کے بڑے بڑے دھانے پائے جائینگے - رنگ
اِس حصہ رحم کا سیاہی مایل ہوگا - رگین رحم کی بہت بڑی بڑی
اور بے شمار ہونگی + فا ذف نالیان اور رحم کا راؤنڈ-لے-گے مینٹ
اور رفو او-وی-ری خون سے اِسقدر پُر ہونگی کہ اودی نظر
آوینگی +

کار-پو-را لو-ٹیا (دیکھو میری کتاب مڈ-وائے-فری)
اِسبات کا اوپر ذکر ہوا ہے کہ اگر وضع حمل کے بعد لاش کا امتحان جلد

کیا جاوے تو دونو او-وی-ریز خون سے پُر پائے جائینگے اور اگر عورت حقیقت مین حاملہ تھی تو ایک یا دونو او-وی-ریز مین کار-پس لو-ٹے-ام پائے جاینگے + کار-پس لو-ٹے-ام کی نسبت ڈاکٹر مانٹ گومے-ری صاحب یون بیان کرتے ہین کہ او-وی-ریز کی جس جگہہ سے مادہ جنین کا خارج ہوتا ہے وہان پر ایک اُبہار پایا جاتا ہے اور اُسپر زخم کا ایک داغ بہی ہوتا ہے - اُس اُبہار کو اگر تراشیں تو شکل اُسکی بیضوی نظر آویگی اور رنگ اُسکا ہلکا زردی مایل ہوگا اُبہار مذکور خون سے پُر ہوتا ہے اور ساخت اُسکے گردہ کی تراشے ہوئے حصہ کے طور پر ہوتی ہے - ابتداء حمل مین مقدار اُسکی بڑی ہوتی ہے - لیکن جون جون حمل بڑہتا جاتا ہے مقدار کم ہوتی جاتی ہے اُس تراشے ہوئے حصہ کے بیچ مین امتحان کے وقت کے بموجب یا تو ایک چھوٹا سا خول ہوتا ہے یا ایک سفید داغ زخم کا رہ جاتا ہے + حمل کے قرار پانے کے تین یا چار مہینے بعد تک خول ہوتا ہے اور چارون طرف اُسکے ایک سفید تھیلی سی بنجاتی ہے اور جون جون حمل بڑہتا جاتا ہے کنارے اُس تھیلی کے جُھٹتے جاتے ہین - آخرکار سفید داغ رہ جاتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے + ایام حمل کے پورے ہوجانے تک کار-پس لو-ٹے-ام کی مقدار اور سرخی بہت کم ہوجاتی ہے اور بعد پانچوین یا چھٹے مہینے وضع حمل کے کار-پس مذکور او-وی-ریز سے بالکل نیست و نابود

ہوجاتا ہے - لیکن یاد رہے کہ کارپس لوٹیٹم کے ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ عورت نے بچہ جنا ہے اس سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ حمل قرار پایا تھا شاید جنین تول (دیکھو میری کتاب مڈوایفری) مین بدل گیا ہو یا ابتدا حمل مین اسقاط ہوگیا ہو

صفت مادہ جنین کی تا بہ چھ مہینے - اوپر عورت کے امتحان کا ذکر کیا گیا اب مادہ جنین یا خود جنین اور اُسکے پردون کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ جنین یا مادہ جنین کا جب پایا جاتا ہے تب حکیم کی شہادت کو بڑی مدد ملتی ہے +

اگر قرار حمل کے مہینے روز بعد مادہ جنین خارج ہوجاوے تو اُس کی گرفت مشکل ہے کیونکہ اُس وقت مقدار اُس کی بہت چھوٹی ہوتی ہے اور وہ خون مین لپٹا ہوا ہوتا ہے + چھٹے ہفتہ مین جنین کی شکل خمدار مثل مٹر کے ایک دال کے ہوتی ہے - ساتوین ہفتہ مین ایک چھوٹی سی شہد کی مکھی کے برابر ہوتی ہے اور دوسرے مہینے کے اخیر مین جنین خمدار اور بڑے سیم کے بیج کے برابر ہوتا ہے + بعد دوسرے مہینے کے جلد جلد بڑھتا جاتا ہے اور خط و خال نمایان ہوجاتے ہین اور بتدریج ہاتھ پاؤن بننے لگتے ہین + تیسرے مہینے کا بچہ ایک آونس سے دو آونس تک وزن مین ہوتا ہے - اگر اُسکو پھیلائے تو تین انچ لمبا ہوتا ہے اور اعضاے تناسل بہ نسبت دیگر حصہ جسم کے بڑے ہوتے ہین مگر جنسیت ثابت نہین

ہوسکتی ہے ۔ چوتھے مہینے مین جنین ۵ سے ۶ انچ تک لنبا ہوتا ہے اور دو سے تین آونس تک وزن مین ہوتا ہے ۔ پانچوین مہینے مین جنین چھہ سے سات انچ تک لنبا ہوتا ہے اور پانچ سے سات آونس تک وزن مین ۔ چھٹے مہینے مین آٹھہ سے دس انچ تک لنبا اور ایک پاونڈ وزن مین ہوتا ہے ۔

اِس مدت کے بعد کی صفت باب بچہ کشی مین دیکھو ۔ جنین کا جب امتحان کرین تو اُسکو پانی مین چھوڑ دین اور باہستگی یا تو خون کو دھو ڈالین یا کسی آلہ سے اُسکو پاک کرین اور جب خون ڈہل جاوے تب بعوض پانی کے الکحل کا استعمال کرین ۔ اگر جنین نہ ملے تو ڈی-سی-ڈوآ یا کو ری-ان کو ملاخطہ کرین ۔ پہلا پردہ جنین کے اوپر ہوتا ہے-جو سطح اُسکی جنین پر ہوتی ہے وہ ہموار رہوتی ہے اور باہر یعنی رحم کی جانب کی سطح کہردری ہوتی ہے ۔ اور کو-ری-ان کا جو حصّہ آنول بننے والا ہوتا ہے وہ جھبرا ہوتا ہے ۔ تیسرے اور چوتھے مہینے کے جنین کے پہچاننے مین بہت دقت نہین ہوتی ۔

باب ہشتم

استقاط حمل متعلقہ فوجداری

طب کی اصطلاح مین چھٹے مہینے سے پیشتر کا حمل جب گرجاتا ہے تب اُسکو

ابار-شن کہتے ہین اور جب یہ حادثہ نوین مہینے کے اندر ہوتا ہے تب اُسکو پری-مے-چیور-لے-بربولتے ہین ٭ لیکن عدالت اِس امتیاز کو نہین مانتی- عدالت کی اصطلاح مین حمل جاہی جب اسقاط ہو جائے اُسکو ابار-شن کہتے ہین ٭

اسقاط حمل کا جرم تیسرے مہینے سے پہلے کم وقوع مین آتا ہی اور چوتھے اور پانچوین مہینے مین اکثر- کیونکہ اِس ایام مین عورت کو حمل کا یقین ہو جاتا ہی ٭ اسقاط دو طور سے ہو سکتا ہی یا تو قدرتی طور سے یا ضرب و زخم سے عدالت مین دوسرے سببون کی سماعت ہوتی ہی لیکن طبیب کو قدرتی اسباب سے بھی اچھی واقفیت ہونی چاہی- قدرتی طور حمل کے گر جانے کے کئی ہین چنانچہ عورت کے جسم مین کسی خاص بات کے ہونے سے رحم مین کسی قسم کی بیماری سے- رنج و غم فکر و تردد وغیرہ سے- مثلاً چیچک کے سبب سے حمل گر جا سکتا ہی اور جب مرد کو آتشک ہوتی ہی تو اُسکا بھی نطفہ قائم نہین رہ سکتا- اِن باتون پر توجہ ہونی چاہی کیونکہ جب اِن سببون سے اسقاط ہوتا ہی تو بعض دفعہ اورون پر الزام لگایا جاتا ہی ٭

جو اسباب صدمہ کے متعلق ہین وہ یا تو اتفاقی یا مجرمانہ ہو سکتے ہین اِن دونو مین فرق کرنا مشکل نہین ہی کیونکہ گواہون کی شہادت سے صدمہ کی قسم اور اُسکی کافی ہونیکا ثبوت پایا جا سکتا ہی ٭

جو اسباب مجرمانہ ہین وہ یا تو ضرب و زخم سے پیدا ہوتے ہین یا تیز دواؤن کے رحم یا امعا پر اثر پیدا کرنے سے اور حمل کی مدت جسقدر زیادہ ہوتی ہے

ان چیزونکا اثر بہی اسیقدر زیادہ تیزی سے نمایان ہوتا ہی *

صدمہ ضرب یا زخم - جیسے کودنا پھاندنا - گھوڑا یا گاڑی دوڑانا اونچی نیچی سڑک مین - ان سببون سی جب حمل گرتا ہی تو آثار ضرب و زخم کے نہین پیدا ہوتے - بعض دفعہ شکم کو دبا کر یا اسپر مکا مار کر حمل گراتے ہین ان صورتون مین نشان صدمہ کے پاے جاتے ہین * بچہ کے پردون کے چہیدنے یا اسکو ہلاک کرنے کے لئے تاکہ وہ گر جاے آلے ایجاد کئے گئے ہین جنسے بہ نسبت دوا کے حمل جلد تر گر جاتا ہی - لیکن جاہل عورتین اس قسم کے آلونکا استعمال کرتی ہین اسواسطے رحم یا پے - ری - ٹو - نی - ام کے پردہ مین انفلامیشن ہوکر عورت اکثر مر جاتی ہی *

اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ ان ترکیبون سے حمل گرایا جاتا ہی تو رحم اور بچے کے جسم پر ضرب و زخم کے نشان پاے جاتے ہین اور جب عورت مر جاتی ہے تب اسکی لاش کے امتحان سے یہ بات ثابت ہوسکتی ہی اور جو جنین نکل جاے اور اسکی مان بچ رہے تو بچے کے بدن پر زخم کے نشان پاے جاینگے لیکن جب صرف بچے کے پردونکو چہید دیا جاتا ہی تب حمل ضرور اسقاط ہو جاتا ہی - مگر حمل گرانے کی اس ترکیب کو صرف وہی کام مین لاسکتی ہین جنکو جنین اور رحم کی تشریح سے کما حقہ واقفیت ہی *

ادویات مسقط و مدر حیض - اسقاط حمل کا جرم اکثر اس قسم کی ادویات سی کیا جاتا ہی لیکن یہ اکثر کارگر نہین ہین اور جو ایسے حمل گر بہی جاتا ہی تو عورت اکثر مر جاتی ہی - اس بری بات کے پیدا کرنیکے لئے بعض

جاہل لوگ معدنی زہرونکا استعمال کرتے ہین مثلاً سنکھیا دال چکنا طوطیا ہیرا کسیس وغیرہ - لیکن ان سے اکثر عورات کی جان جاتی رہتی ہی بعض دفعہ حمل گرانے کی نیت سے تیز مسہلات کا استعمال کرتے ہین جیسے عصارۂ ایلوا جمالگوٹہ - ایلاٹیریم وغیرہ - اگرچہ یہ زہر نہین ہین پھر بھی اِنسے چونکہ پیچش زیادہ ہوتی ہے تو زیادہ مدت کا حمل گرجا سکتا ہے لیکن ابتداء حمل مین انکا اثر کم ہوتا ہے - ارگٹ ایک مشہور و معروف مسقط دوا ہی اور رو اور سادن کا استعمال بھی اس مطلب کے لئے کیا جاتا ہی - بعض دفعہ تیز دوائن کی پچکاری رحم کے اندر کرتے ہین ؀

علامات اسقاط حمل کی زندہ اور مردہ مین - اکثر علامتین اسقاط حمل کی وضع حمل کی علامتوں سے مشابہت رکھتی ہین جنکو دیکھو ؀

باب نہم

بچہ کشی

اس جرم کو اصطلاح مین ان - فن - ٹے - سائیڈ کہتے ہین - عدالت کی اصطلاح مین اس لفظ کے معنی نو پیدا بچہ کو مار ڈالنے کے ہین انگریزی قانون مین بچہ کشی کوئی خاص جرم مین شمار نہین کیا جاتا بلکہ اسکا مجرم بھی مثل مردم کشی کے مجرم کے سزایاب ہوتا ہی ؀

اگرچہ ان - فن - ٹے - سائیڈ سے مراد ہے نو پیدا بچہ کو قتل کرنا تاہم اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ بعد پیدا ہونے کے کسی خاص وقت پر یہ دو ا ستہ

بچہ کے مار ڈالنے کو بچہ کشی کہتے ہین - نہین بلکہ پیدا ہونے کے چند منٹ یا کئی دن بعد بھی اگر کوئی شخص کسی بچہ کو قتل کرے تو بھی وہ ملزم بچہ کشی کا قرار دیا جائیگا بشرطیکہ یہ ثابت ہوجاسکے کہ وہ بچہ ضرب وزخم سے قتل ہوا ہی لیکن اکثر ایسا دیکھا گیا ہی کہ بچہ کو یا تو پیدا ہوتے وقت یا چند گھنٹہ بعد پیدا ہونے کے مار ڈالتے ہین اور اگرچہ بموجب انگریزی قانون کے بچہ کشی اور مردم کشی کا جرم ایک ہی شمار کیا جاتا ہی تاہم بچہ کشی کے جرم کی نسبت حکیم کی شہادت مین فرق ہی - یہ سب جانتے ہین کہ بہتیرے بچے مُردہ پیدا ہوتے ہین اور بعض مختلف سببون سے پیدا ہوتے ہی مرجاتے ہین اور اُنمین زندگی کے آثار بہت ہی تھوڑے پائے جاتے ہین - پس تاکہ جھوٹا الزام کسی پر نہ لگایا جاوے عدالت تاوقتیکہ حکیم یا کسی اَور کی شہادت سے یہ ثابت نہ ہو کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تھا ہر ایک نوبیدا بچہ کو فرض کرلیتی ہی کہ وہ مُردہ ہی پیدا ہوا تھا جس سے زندہ بچہ کے قتل ہونے کا ثبوت مدعی کو دینا پڑتا ہی اور بچّہ کے قتل ہونے کا ثبوت مسموع نہین ہو سکتا جبتک حکیم یا کسی اَور گواہ سے یہ نہ ثابت ہو کہ بچہ پیدا ہو کر زندہ تھا اور یہ کہ زندگی کیحالت مین اُسکو صدمہ پہنچایا گیا تھا ؞

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کسی بچہ کی لاش پڑی پائی جاتی ہے پولیس کی معرفت اُسکی تحقیقات ہوتی ہی اُسوقت حکیم کی شہادت بھی لیجاتی ہے - ان تحقیقات کے وقت حکیم کو خوب سوچ سمجھ کر اپنی رائے دینی چاہئے

اور اپنے دل مین ایسا نہ خیال کرنا چاہیے کہ چلو یہ پولیس کی تحقیقات ہی کچھہ الم غلم کہد وجب مقدمہ مجسٹریٹ کے روبرو جائیگا تب ہم پڑھہ پڑھا کر خوب تیار ہوکر اپنی راے دینگے ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ اگر وہ اظہار جو تم نے پولیس کے روبرو لکھوایا تھا مطابق اُس اظہار کے نہوگا جو تم نے مجسٹریٹ کے روبرو لکھوایا ہی تو وکیل کو تمہاری گرفت کا موقع ملجائیگا اور تم سے سخت سخت سوال وجواب کریگا عدالت تمہاری طرف سے بدظن ہو جائیگی اور تمہاری شکایت کرے گی۔ پس حکیم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اپنا اظہار جب پولیس کے روبرو دین تو ایسا سمجھین کہ گویا وہ اظہار مجسٹریٹ کے روبرو دیتے ہین *

بچہ کشی کی نسبت پہلا سوال حکیم سے یہ کیا جاتا ہی کہ پیدا ہوتے وقت بچہ کتنے دنون تک رحم کے اندر تھا یعنے وہ پورے دنون کا تھا یا اُس سے پہلے پیدا ہوا۔ وجہ اِس بات کے دریافت کرنے کی یہ ہی کہ جسقدر بچے پورے دنون سے پہلے پیدا ہوتے ہین اُسیقدر اُن کے خودبخود مرجانے کا زیادہ تر امکان ہوتا ہی اور جو یہ فرض کرلیا جائے کہ بعد پیدا ہونے کے وہ زندہ تھے اور تب مرے تو اُسکو نہین انکے دم لینے کے آثار اکثر کم نمایان ہوتے ہین *

جب بچہ شکم مادر مین چھہ مہینے سے نو مہینے تک رہتا ہے تب اُس مین یہ علامتین پائی جاتی ہین اور یہ علامات بچہ کشی اور اسقاط حمل دونو کے تحقیقات مین کام آسکتی ہین *

اوّل چھٹے سے ساتوین مہینے تک - سر کی چندیا سے پاؤن
کے تلوے تک بچہ ۱۰ سے ۱۲ - انچ تک لنبا ہوتا ہی اور وزن مین ایک
سے ۲ پاؤنڈ تک - بہ نسبت سینہ کے سر زیادہ تر بڑا ہوتا ہی - آنکھون کی
پپوٹے جڑے ہوے ہوتے ہین اور پتلیان بھی بند ہوتی ہین - جلد کی
رنگت سُرخی مایل - ناخن کسیقدر بنجاتے ہین - بالونکی رنگت گہری ہوتی
جاتی ہی سینہ کی ہڈی مین استخوانی مادہ پیدا ہوتا جاتا ہی - دماغ کے اوپر لپیٹ
نہین ہوتی - نرینہ بچہ کی انثیین شکم کے اندر گُردون کے عین نیچے ہوتی ہین

دوم ساتوین اور آٹھوین مہینے کے درمیان - بچہ ۱۳ سے چودہ
انچ تک لنبا ہوتا ہی اور وزن مین ۳ سے ۴ پاؤنڈ تک - جلد موٹی اور
اُسپر ایک روغنی مادہ چمٹا ہوا ہوتا ہی ٭ سی - لیو - لر ٹے - ٹیو مین اب
چربی پیدا ہونے لگتی ہے - ناخن اب مضبوط ہونے لگتے ہین لیکن اُنگلیون
کے سرون تک نہین پہنچتے - بال لنبے موٹے اور سیاہ ہوتے ہین جسم
کی کُل ہڈیون مین اب استخوانی مادہ پیدا ہونے لگتا ہی اور سیکم[۱] اور کو - لن
مین مادہ مے - کو - نے - اُم (دیکھو کتاب ہڈ - وا سے - فری) پیدا
ہوتا ہی - اب انثیین نیچے اُترنا شروع کرتی ہین ٭

سوم آٹھوین اور نوین مہینے کے درمیان - بچہ ۱۵ سے
۱۶ - انچ تک لنبا اور ۴ سے ۵ پاؤنڈ تک وزن مین ہوتا ہی پپوٹے

---

[۱] سیکم یعنے معا - اعور اور کو - لن یعنے قولون یہ دونو نام دو روودون
کے ہین ۱۲

اور پتلیاں اب کھلجاتی ہین - چربی اب خوب پیدا ہوتی ہے اور بال اور ناخن بھی خوب بڑھ جاتے ہین - دماغ پر اب خط پیدا ہونے لگتے ہین لیکن لپیٹ نہین ہوتی اب مادہ می - کو - نی - اُم کُل بڑے رودوں مین پیدا ہوجاتا ہے اور پتّہ مین ایک رطوبت مثل صفرا کے پیدا ہوتی ہے انثیین اب یا تو جڑون کے اندر یا فوطہ مین اُتر آتے ہین ؛

چہارم نوین مہینے مین - بچہ اوسط اب ۱۸ - انچ کا ہوتا ہے اور وزن مین چھہ سے سات پاؤنڈ تک - جلد کی رنگت پیلی - بال لمبے موٹے اور کثرت سے ہوتے ہین - ناخن پورے ہوجاتے ہین - انثیین فوطہ مین اُتر آتے ہین دماغ پر اب لپیٹ پیدا ہوجاتے ہین ؛

جن علامتوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اُنمین بہت اختلاف پایا جاتا ہے - کیونکہ بعض بچّے نو مہینے کے ایسے ہوتے ہین جیسے بعض سات مہینے کے ہوا کرتے ہین - اور جوڑوین بچے بہ نسبت ایک کے اکثر چھوٹے ہوتے ہین - پس شکم کے اندر کے بچہ کی عمر دریافت کرنے کے وقت بہت سی علامتون کو شمار مین لانا چاہیے - اور ایسے بچے کو پورے دنون کا سمجھنا چاہیے جسمین نو مہینے کی عمر کے بچے کی علامات مذکورہ بالا مین سے بہت سی علامتین پائی جائین ؛

سات مہینے یا اس سے زیادہ عمر کے بچے کی لاش کی تحقیقات کے لئے قاعدہ ایک ہی ہے لیکن جب عمر سات مہینے سے کم ہوتی ہے تب احتمال اُسکے مُردہ پیدا ہونے کا ہوتا ہے اور جب پورے دنون کا ہوتا ہے تب اُسکے

زندہ پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہی ÷

بچہ کی نعش کا امتحان - اِس امتحان مین امور ذیل کی نسبت تحقیقات ہونی چاہیئے - اوّل بچہ کی عمر یا شکم مادر مین وہ کتنے روز تک تہا ÷ دوئم پیدا ہوکر اُس نے دم بہی لیا تہا یا نہین - سوم زندہ پیدا ہوا تہا یا نہین - چہارم اُسکی موت کو کیا عرصہ گزرا - پنجم سبب موت کا - آیا ضرب وزخم سے بچہ مرا یا از خود ÷ پس نعش کو چیرنے سی پہلے اِن باتون کو دریافت کرنا چاہیئے

اوّل - سر سے پاؤن تک کی لنبائی اور اُسکا وزن ÷

دوم - لاش پر حالت بچہ گی کی خاص خاص علامتین موجود ہین یا نہین ÷

سوم - اُس پر کوئی خاص نشان یا نقص تولیدی ہے یا نہین کہ جس سے بچہ پہچانا جا سکتا ہی ÷

پنجم - نال کاٹی اور باندہی گئی تہی یا کہینچکر توڑ دی گئی تہی اُسکی ہوئی خون کی رگون اور اُس حصہ نال کو ملاحظہ کرین جو ناف مین لگی ہو ÷

ششم - لاش کے چڈون بغلون اور گردن پر رطوبت و زرد نمکش کے .. زرد .. اور .. لگی ہے یا نہین اگر ہے تو یہ ثابت ہوگا کہ کسی نے بعد پیدایش کے بچہ کو غسل نہین دیا ÷

ہفتم - دیکہین کہ لاش پر کوئی سٹرانید کی علامت ہی یا نہین مثلاً اُٹہنا جلد کے اوپر کے فرد کا - بدل جانا جلد کی رنگت کا - بدبو کا پیدا ہونا ÷

اگر اِن باتون کو لاش کے چیرنے سے پہلے نہ دریافت کرینگے تو بعد مین نہین دریافت ہو سکتین ÷ اِن ساری باتون کو یادداشت کی کتاب مین

درج کرکے بحفاظت رکھہ چہوڑین + بچہ کی لاش پر اگر کوئی بہی خاص نشان
پایا جاوے اُسکو خوب ملاحظہ کرکے درج کتاب یادداشت کرلین کیونکہ
اِس سے بچہ کی تشخیص ثابت ہوسکتی ہے اور ایسا بہی ہوسکتا ہے
کہ جس عورت کو قاتلہ قرار دیا گیا ہی شاید اُسکا بچہ ہی نہ ہو + کسی کاغذ
یا کپڑے مین لاش اگر لپٹی ہو اُسکے ملاحظہ سے بہی تشخیص بچہ کی ثابت
ہوسکتی ہے - اگر بچہ پیدا ہوکر زندہ تہا تو اُسیوقت اپنی راے لگادین
کہ کتنے روز تک وہ زندہ رہا - نال کی حالت کو دریافت کرنے سے اور اِس
بات کو بہی کہ ناف کا مقام جہان پر نال لگی ہوتی ہے خشک ہونے پر ہی یا
خشک ہوگیا ہی - بچہ کی پیدایش کی تاریخ کے باب مین اِسے دیکہا سکتی ہی +

ثبوتِ زندگی تنفس سے پہلے

مقدماتِ بچہ کشی مین اِسبات کا دریافت کرنا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا
یا نہین نہایت اہم ہے +

بچہ زندہ پیدا ہوا تہا یا نہین اور پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدا ہونے کے اُسکو
ضرب پہنچا یا گیا تہا یہہ امور دو حصون مین تقسیم ہوسکتے ہین - اول دم لینے
سے پہلے وہ ہلاک ہوا - دوم یا بعد دم لینے کے +

ثبوتِ زندگی قبل از دم لینے کے

سابق مین ایسا قیاس کرتے تہے کہ اگر پہیپہڑون مین ہوا نہ ہو تو اِس سے

ثابت ہوتا ہی کہ بچہ نے دم نہین لیا ہی اور یہ کہ وہ ضرور مردہ پیدا ہوا تھا ہے
لیکن اب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ خیال متقدمین کا غلط تھا کیونکہ ایسا ہوا ہے
کہ بچہ نے نہایت آہستہ دم لیا ہی کہ جس سبب سے شش کے کیسے بطاہر ہوا
سے پُر نہین ہوئے ہین - پس پھیپھڑون مین ہوا کے نہ ہونے سے نہ تو
یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچہ نے دم نہین لیا ہے اور نہ یہ کہ وہ زندہ نہ تھا -
طبیب کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ جس بچے کی نعش کو وہ امتحان کر
رہے ہین حال مین مرا ہی یعنے اُنکو اسباب کا ثبوت پہنچانا چاہئے کہ
وہ بچہ تھوڑے عرصہ پہلے جیتا تھا - پس رحم کے اندر مرکر عرصہ تک پڑے
رہنے سے یا جب بچہ زندہ پیدا ہوکر مرگیا ہو اور سڑ جانے کے بعد
لاش اُسکی پائی گئی ہو اور ساری لاش اندر اور باہر سے بہت سڑ گئی
ہو تو اِس صورت مین اُس لاش کی تحقیقات بیفایدہ ہے کیونکہ اسقدر
سڑی ہوئی لاش سے یہ نہین دریافت ہو سکتا ہی کہ بچہ بعد پیدا ہونے
کے زندہ تھا +

ثبوت زندگی نشانات ضرب زخم سے

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بچون کو قتل کرتے وقت اسقدر ضرب شدید پہنچایا
جاتا ہے جتنے کی ضرورت نہین ہوتی - غرض کہ ہے گا ہے اسباب
سے ثبوت جرم کا ہو سکتا ہے - برعکس اِسکے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب
بچہ از خود شکم مین مرکر پیدا ہوتا ہے تو اُسکے بدن پر نیلے نیلے دھبے

پائے جاتے ہین اور چونکہ جنین یا بچہ کا خون منجمد ہوکر اُسقدر سخت نہین ہوجاتا ہے کہ جسقدر جوان کا خون ہوتا ہے اسواسطے ضرب وزخم کے نشانات کی تعداد اور موقع اور اُنکی خاصیتون سے حکیم اِس امر مین ایسی ٹھیک راے نہین دے سکتا ہے کہ ضرب کیوقت بچہ زندہ تہا کیونکہ ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ بچہ کے جسم پر جا ہے اُس نے دم لیا ہو چاہے بغیر دم لئے مرگیا ہو اُسی قسم کے ضرب وزخم پائے جاسکتے جیسے زندہ کو زدوکوب کرنے سے پیدا ہوتے ہین - مثلاً جس بچہ کو دم بند ہوتے ہی یا دوران خون کے رُکتے ہی ضرب پہنچایا گیا ہو اور جس بچہ نے دم نہ لیا ہو اور اُسکو دوران خون کے رُکتے ہی ضرب شدید پہنچایا گیا ہو تو اُس کی نعش پر بہی اُسی قسم کے ضرب وزخم پائے جائینگے جیسے زندہ کو زدوکوب کرنے سے پیدا ہوتے ہین - لیکن بچہ اگر شکم مین ہو اور اُسکو ضرب پہنچایا گیا ہو اور وہ بچہ ۲۴ یا ۴۸ گہنٹہ بعد اُس ضرب کے پیدا ہو جاوے تو اُن زخمون کے خاصیتین ویسی نہین ہونگی جیسی بحالت زندگی کے ضرب وزخم مین ہوا کرتی ہین - نہ تو اُس بچے کی نعش پر نیلے نیلے دہبے ہونگے اور نہ کہین خون کے ڈلے پائے جائینگے - پس یاد رہے کہ اگر نشانات ضرب وزخم کے کسی بچہ کی نعش پر پائے جاوین تو اُنسے گو یہ ثابت ہو کہ بچہ زدوکوب کے وقت جیتا تہا یا تہوڑے ہی عرصہ بعد مرگیا تہا پر یہ نہین ثابت ہوگا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا +

اگر ایسے بچون کی نعش پر ضرب وزخم پائے جاوین جنکی نسبت یہ کہا جاوے

کہ وہ مُردہ پیدا ہوئے تھے تو اُن زخموں کو اُس قسم مین سے ہونا
چاہئیے جو اتفاقیہ پیدا ہوتے ہین (دیکھو باب ضرب و زخم) لیکن زخمون
کی خاصیت موقع یا مقدار سے یہ پایا جاوے کہ بچہ کو کسی نے قتل کے
ارادہ سے ضرب پہنچایا ہے تو اِسبات کی تحقیقات کہ اگر بچہ حقیقت مین
مُردہ پیدا ہوا تھا تو کس واسطے ایسے بڑے بڑے زخم اور اِسقدر نشانات
صدمہ کے اُسکے جسم پر ہین عدالت کے ذمہ ہے حکیم کے نہین- ایسی صورت
مین قتل کا گمان ہونا چاہئیے اگرچہ حکیم کی شہادت سے یہ ثابت نہ ہو کہ زدو
کوب کیوقت بچہ زندہ تھا یا وہ حقیقت مین زندہ پیدا ہوا تھا *
خلاصہ اِسکے بیان کا یہ ہے کہ بغیر دم لینے کے اگرچہ بچہ پیدایش سے
تھوڑے عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے تاہم ازروے حکمت کے ایسی
کوئی وجہ نہین ہے جس سے طبیب اِس امر مین ٹھیک راے دے سکے
اگر اَور گواہون سے یہ ثابت ہو جاوے کہ بچہ زندہ تھا اور ایسی صورتون
مین وہ قتل کیا گیا جیسے مثلاً کوئی عورت دیدہ و دانستہ پاخانہ مین بچہ جنے
یا کوئی اُسکا ساتھی جنتے وقت یا فوراً بعد جننے کے اُس بچہ کا منہہ
بند کر دے تو طبیب ایسا کہہ سکتا ہے کہ پھیپھڑون مین دم لینے کی علامتون
کے نہ ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ بچہ مُردہ پیدا ہوا تھا کسواسطے
کہ ایسی صورت مین بچہ کیونکر دم لے سکتا ہے کہ جب بارادۂ قتل اُسکو
کسی نے دم لینے ہی نہ دیا ہو- عدالت ایسی صورت مین سزا دیگی یا نہ دیگی
اِسبات سے طبیب کو کچھہ غرض نہین اِسکا اظہار حکمت کے اصول پر ہونا

چاہئے اور اس غرض سے نہین کہ کوئی شخص ماخوذ ہو یا بری ✣ لیکن
ایسی بہی حالات ہین جنمین بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے مگر شُشش اُسکے جنین
کی حالت مین ہوتے ہین یعنے دم لینے سے شُشش کے اندر ہوا نہین
داخل ہوتی ایسے بچون کی لاش مین وہی علامتین پائی جاتی ہین جو
مُردہ پیدا ہوئے بچون مین پائی جاتی ہین ✣

ثبوت زندگی بعد دم لینے کے

اگرچہ اس مین کچہہ شک نہین کہ بچے کا دم لینا بڑا بھاری ثبوت اثبات
کا ہے کہ وہ پیدا ہوتے وقت یا قریب پیدا ہونے کے زندہ تہا پھر بہی
اس سے یہ نہین پایا جاتا ہے کہ وہ زندہ پیدا ہوا تہا ✣
بچے کے دم لینے سے جو تغیرات پیدا ہوتے ہین وہ شُشش مین تو فوراً
اور دل اور اُسکے متعلقات مین بتدریج ظاہر ہوتے ہین پس حکیم کو چاہئے
کہ دم لینے کے آثار کو خاصکر پہیپڑون ہی مین تلاش کرے - بعض دفعہ
شُشش جنین کیحالت یا قریب اُس حالت مین ہوتے ہین کیونکہ پیدا
ہوکر اگرچہ کئی گہنٹہ تک بچہ زندہ رہ سکتا ہے پھر بہی اُسکے زندہ رہنے
کا ثبوت شُشش کیحالت سے نہین پایا جا سکتا ہے پس ایسی صورتون مین زندگی
کا ثبوت اور مقامات مین تلاش کرنا چاہئے اور جو کہین بہی نہ پایا جاسے
پہر تو طب کے احاطہ سے باہر ہے ✣
پھیپڑون کا امتحان - سینہ کو اس ترکیب سے کہولین کہ جبس سے شکم

نہ کھلنے پاوے - اعضاے صدر کے آپسکا وضع بہا دم لینے سے پہلے
اور بعد دم لینے کے یہ ہوگا کہ -

اوّل اگر بچے نے دم نہ لیا ہو تو تہائی - شش غدود مثل قلب کے بڑا اور سینہ کے اوپر اور وسط میانہ حصہ مین ہوگا اور دل سینے کے نیچے اسدر میانہ حصہ مین اور کسیقدر بائین طرف مڑا ہوا ہوگا اور دونو شش سینے کے پیچھے پشت کیطرف ایسے ہونگے کہ گویا نہین ہین - بعض دفعہ شش کے سامنے کے کنارے کسیقدر آگے کو بڑہے ہوئے ہوتے ہین مگر بجز بیماری کے ایسا کبھی نہین ہوتا کہ وہ دل تک چھا جائین یا اُس عضو کو ڈھانک لین ٭

دوم برعکس اسکے جب بچہ خوب طرح دم لے لیتا ہی تو پھیپڑون کی رنگت اور اونچائی مین بڑا فرق پڑجاتا ہے چنانچہ اُسوقت رنگت اُنکی ہلکی سُرخ ہوتی ہے - سینہ کے خول کو پُر کردیتی ہین اور دل کو ڈھانک لیتے ہین لیکن اِن باتونکا کم یا زیادہ پیدا ہونا بچہ کے کم یا زیادہ دم لینے پر منحصر ہی

شش کا رنگ دم لینے سے پہلے - سرخ نیلگون یا خوب اودا ہوتا ہی چونکہ یہ رنگت ہوا لگنے سے کھل جاتی ہے تو سینہ کو کھولتی ہی اُسکو ملاحظہ کرنا چاہئیے ٭ بعد دم لینے کے رنگت ہلکی سُرخ ہوگی ٭

حجم - دم لینے سے پہلے شش سینہ کے اندر ایسے سمٹے ہوئے ہوتے ہین کہ کم دکھلائی دیتے ہین لیکن بعد دم لینے کے اِسقدر بڑھ جاتے ہین کہ سارے دل کو قریب ڈھانک لیتے ہین ٭

قوام دم لینے سے پہلے پھیپڑے سخت مثل جگر کے ہوتے ہین بعد

دم لینے کے چونکہ ان مین ہوا ہوتی ہے تو دبانے سے چر چراہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے +

اول دم لینے سے پہلے بھی بچہ زندہ رہ سکتا ہی اور قتل بھی کیا جا سکتا ہی +

دوم اگر شکم کے اندر سڑ جائے تو اُس سے بھی ثابت ہوگا کہ بچہ مُردہ پیدا ہوا تھا +

سوم۔ حکمت سے یہ ثابت نہین ہو سکتا ہی کہ جس بچے نے دم نہ لیا ہو وہ صدمہ کے پہنچنے کیوقت زندہ تھا +

چہارم پیدا ہوتے وقت دم بند کر کے بچہ کو مار ڈال سکتے ہین +

پنجم پھیپھڑے کا رنگ حجم قوام اور وہ پانی مین ڈوبتے یا تیرتے ہین ان کل باتون کے لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ بچے نے دم لیا تھا یا نہین +

ہائیڈرو سٹیٹک ٹسٹ یہ بھی ایک شناخت اس بات کے دریافت کرنے کی ہی کہ شش کے اندر ہوا داخل ہوئی ہے یا نہین +

ترکیب اُسکی یہ ہی کہ شش کو سینہ سے اسطور پر نکالین کہ اُنکا تعلق ہوا کی نالیون سے قایم رہی۔ اب اُنکو آب مقطر یا دریا کے پانی مین چھوڑ دین۔ اگر وہ ڈوب جائین تو دیکھین کہ آہستہ یا جلد ڈوبتے ہین۔ اگر وہ دونو ڈوب جائین تو ایک ایک کو آزما دین کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ ایک ڈوبتا ہی اور دوسرا تیرتا ہے۔ اگر دونو ڈوب جائین تو ہر ایک کے دس بارہ ٹکڑے کر کے الگ الگ پانی مین چھوڑ دین اگر سارے ٹکڑے ڈوب جائین تو اُس سے یہ نتیجہ نکلنا چاہئے کہ بچہ زندہ ہوگا

اور بعد پیدا ہونے کے بہی زندہ رہا ہوگا لیکن اُس نے دم نہین لیا ہی +
برعکس اِسکے اگر ششش پانی مین تیرنے لگین تو دیکہین کہ پانی کے مین
اوپر ہین یا سطح پر یا کچھ نیچے ہین - اِس سے دم لینے کا درجہ معلوم ہو سکتا
ہی - اب دونو کو الگ الگ پانی مین چھوڑین تاکہ معلوم ہو جائے کہ ایک تیرتا
ہی یا دونو - اب دونو کے پہر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین چھوڑین - اگر خوب
دبانے کے بعد بہی وہ تیرین تو اِس سے یہ سمجہنا چاہئے کہ بچے نے خوب
طرح دم لیا ہی + بچہ کشی کے مقدمہ مین اِس شناخت سی یہ نتائج نکل سکتی ہین کہ
اول اِس شناخت سی صرف یہی دریافت ہو سکتا ہی کہ بچے نے دم لیا ہی یا
نہین مگر یہ نہین ثابت ہو سکتا ہی کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا یا مُردہ +
دوم اُن بچون کے ششش جو بعد پیدا ہونے کے زندہ تھے ہوا کے
نہ پہنچنے سے یا بیماری کے ہونے سے پانی مین ڈوب جا سکتی ہین +
سوم - اگر ششش کے کسی حصہ مین ہوا پہنچے تب بہی بچہ تہوڑے عرصہ
تک زندہ رہ سکتا ہے +
چہارم - اگرچہ ہوا کچھ بہی ششش مین داخل نہ ہو پہر بہی بچہ پیدا ہو کر ۲۴
گہنٹہ تک زندہ رہ سکتا ہی +
پنجم - پس ششش کے پانی مین ڈوب جانے سے چاہی سابوت یا اُنکے
ٹکڑے ڈوب جائین یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچہ مُردہ پیدا ہوا ہی +
ششم - جن بچون نے دم نہ لیا ہو اور وہ مردہ پیدا ہوئے ہون سڑ
جانے کے سبب سے اُنکے پہیپہڑے پانی مین تیر سکتے ہین +

ہفتم - مُردہ پیدا ہوئی بچہ کے شُش کو پُہلا کر پانی مین چہوڑ دی سے وہ تیرینگے ٭
ہشتم - شُش اگر سینہ کے اندر ہون اور اُنکو بہوتک کر پُہلایا جاوے تو ایسی معلوم ہونگے کہ جیسے تہوڑے بہت دم لینے سے ہوتے ہین ٭

نہم - جب دم اچہی طرح پر لیا جاتا ہی تو شُش کے ٹکڑے کر کے اُن ٹکڑون کو دبانے سے اُنسے اِسقدر ہوا نہین نکل سکتی ہے جس سے وہ ڈوب جاوین ٭

دہم - پہیپڑون کے پانی مین تیرنے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ بچے نے پیدا ہوتے ہی یا پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدائش کے دم لیا ہی لیکن اِسسے نتو بچہ کا زندہ پیدا ہونا اور نہ صدمہ سے اُسکا مرنا ثابت ہوتا ہی ٭

یازدہم - دم لینے سے زندگی ثابت ہوتی ہی لیکن یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہے ٭

ثبوت اسبات کا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہے

عدالت طبیب سے ہمیشہ یہ دریافت کرتی ہی کہ بتاؤ بچہ سارے کا سارا زندہ پیدا ہوتہا یا نہین - اِسبات کا ثبوت کئی باتون سے دیا جاسکتا ہی چنانچہ **ثبوت بچہ کے زندہ پیدا ہونیکا دم لینے سے** - اگر بچہ پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدا ہونے کے دم لے اور فوراً مرجائے تو اِن دونو صورتون مین پہیپڑون کی ساخت مین کسی طرحکا فرق نہین معلوم ہوگا لیکن اگر یہ معلوم ہوجائے کہ بچے نے خوب کہلکر دم لیا ہی یعنی اگر شُش مین وہ علامتین خوب کہلکر دم لینے کی پائی جاوین جنکا ذکر اوپر ہوا ہی تو اِس سے یہ گمان

کرنا چاہئے کہ بعد کل جسم پیدا ہونے کے ہی بچہ دم لیتا رہا تہا اگرچہ تنفس کی حرکت پیدا ہوتے وقت شروع ہوئی ہو کیونکہ بچہ جبتک خوب کہلکر دم نہین لیتا ہی تبتک شش کے دبانے سے چرچراہٹ کی آواز بہت کم پیدا ہوتی ہی غرض شش کے اس حالت کا ضرور خیال رکہنا چاہئے ایسی صورت مین وکیل طبیب سے یہ پوچہہ سکتا ہی کہ بعض دفعہ ایسا ہی تو ہوتا ہی کہ بچے کا سر عرصہ تک نکلا رہتا ہی اور باقی کا جسم شکم مادر مین ہوتا ہی اور اُس بچے کے شش سے بار بار دم لینے کے باعث چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہی۔ فرض کیا کہ ایسا ہو سکتا ہی مگر اسصورت مین یہ دریافت کرنا چاہئے کہ کس سبب سے بچے کا سر اسقدر دیر تک باہر رہا اور وہ سالم باہر کیون نہ نکل آیا۔ اور طبیب کو یہ بہی دریافت کرنا چاہئے کہ جب اسقدر دیر تک بچہ کا سر باہر نکلا رہا اور اُس نے اسقدر کہلکر دم لیا کہ جس سے اُسکے پہیپڑون سے چرچراہٹ آواز پیدا ہوئی تو وہ خودبخود کس سبب سے مرگیا ◆

ثبوت بچہ کے زندہ پیدا ہونیکا علامات ضرب و زخم سے - اگر قریب ایک ہی وقت پر بچے کے جسم پر کئی صدمہ پہنچائے جاوین اور اُن صدمات کے نشان جسم کے دور دور اور مختلف مقامات پر پائے جاوین اور ضرب و زخم کی خاصیتین ویسی ہی ہون جیسے بحالت زندگی کے ضرب و زخم کے ہوا کرتی ہین تو اُنسے ایسا گمان کرنا چاہئے کہ بچے کا سارا جسم جب پیدا ہوگیا تہا تب اُسکو صدمہ پہنچایا گیا تہا - لیکن سخت صدمہ کا نشان اگر سر پر یا جوڑ پیر پا پایا جاوے تو اُس سے ایسا گمان نہین کیا جا سکتا کیونکہ اسصورت تمیز

ایسا کہا جا سکتا ہی کہ عورت نے اپنی آپ کو بچانے کے واسطے نا دانستہ وہ صدمہ پہنچایا ہوگا اور تیسرے ہی بچہ نہین پیدا ہوا - پس حکیم کو لاش کے امتحان کے وقت سر سے پاؤن تک دیکھنا چاہئے اگر کوئی بہی نشان صدمہ کا پایا جاوے گو وہ کیسا ہی خفیف ہو اُسکو یادداشت کی کتاب مین درج کرنا چاہئے - ساری بدن کی جلد کو خوب طرح دیکھین کہ کہین سے چہل گئی یا جل گئی یا نُچ گئی ہو - گلی کو خوب طرح ملاحظہ کرین کہ اُسپر نال یا اُنگلیون سے دب جانے کے نشان ہین کہ نہین ؛

ثبوت جسم کے بعض تغیرات سے - جو بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہوکر ۱۲ سے ۲۴ گہنٹہ تک زندہ رہتا ہی اُسکے اُس حصہ نال میز جو ناف مین لگی رہتی ہی چند تغیرات پیدا ہوتے ہین مثلاً وہ خشک ہوکر آہستہ آہستہ سکڑنے لگتا ہے اور ۳ سے ۵ دن کے اندر جدا ہوجاتا ہی اور مقام ناف کا یا تو ہرا رہتا ہی یا خشک ہوجاتا ہی - پس نال کے ان تغیرات سے اور خاصکر اُنسے جو اسکے علیحدہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوکر زندہ تہا - پہیپڑون کے امتحان سے خواہ کچہہ ہی نتیجہ نکلے ؛

جلد کی حالت - اکثر نو پیدا بچون کی جلد کا رنگ اودا ہٹ لئے ہوتا ہی بعد چند گہنٹہ کے ہلکا سُرخ رنگ کا ہوجاتا ہی یہ رنگ ایک دو دن تک رہتا ہی اور دوسرے یا تیسرے دن کے اخیر مین پہر اودا ہوجاتا ہی پہر وہ سُرخ اور کسیقدر بہورا ہوجاتا ہی اور تین چار دن تک ایسا ہی رہتا ہے

تب باتھوڑا بہت زرد ہو جاتا ہی اور گورے رنگ کے بچے مین چہرہ یا سارا تو بیز
رن رنگت جلد کی گوری سُرخی مائل ہو جاتی ہی ٭

ثبوت بچہ کے قلب اور رگون کے تغیرات سے - اناٹیمی کرتے
ہین کہ بچے کے ڈک ٹس ارٹے ریوسس اور ڈک ٹس
وی نوسس اور فورے من اور وی آر کی حالت سے طبیب اپنی
رائے دے سکتا ہی کہ بچہ بعد پیدا ہونے کے جیتا تھا - کیونکہ علی العموم
ایسا ہوتا ہے کہ جب تنفس کی حرکت جاری ہو جاتی ہی تو فورے من
اور وی آر لی بند ہو جاتا ہے اور سبب سے دل کے دونو اذن کا تعلق
بھی مسدود ہو جاتا ہے اور وہ دونو ڈکٹ جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے
رفتہ رفتہ سکڑ کر معدوم ہو جاتے ہین - ان باتون سے یہ نتیجہ
نکالتے ہین کہ پھیپڑون کے امتحان کا نتیجہ چاہی کچھہی ہو فورے من
اور وی آر لی اور ان دونو رگون کے بند ہو جانے سے یہی گمان کرنا چاہی
کہ بچے نے دم ضرور لیا ہی - لیکن ایسا نتیجہ نکالنا نہ چاہئے کیونکہ حال کے
تجربات سے یہ ثابت کیا گیا ہی کہ وہ رگین ہمیشہ آہستہ آہستہ بند ہوتی ہین
اور بعض دفعہ کئی برس تک نہین بھی بند ہوتی ہین ایس چونکہ ایسے ہی بچون
کے قتل کی نسبت حکیم کی رائے لیجاتی ہے جو تھوڑے ہی عرصہ تک
زندہ رہکر مرجاتے ہین تو بچون کے قلب اور رگون کے امتحان سے انکا
زندہ رہنا یا نہ رہنا ثابت نہین ہو سکتا ہے ٭

ثبوت آلات انہضام کیحالت سے - جب معدہ یا امعا مین ایسی

چیزین جیسے خون یا شیر یا کوئی شکر یا نباتی غذا پائی جاتی ہے تو اس سے ثبوت زندگی کا کامل ہو جاتا ہی کیونکہ ایسا ممکن نہین کہ مردہ پیدا ہوئے بچے کے معدہ یا رودون مین یہ اشیا داخل ہو سکین ❊

ثبوت ہاے مذکورۂ بالا سے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا یا مردہ یہ نتایج نکلتے ہین کہ

اوّل - دم لینے کے سبب دونو پہیپڑے ہوا سے خوب پہول جائین تو گمان قوی ہوتا ہی کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا کیونکہ جو بچہ پیدا ہونے کیحالت مین دم لیتا ہی اسکے پہیپڑون مین ہوا داخل ہوتی ہی ❊

دوم - جب لاش کے مختلف مقامات پر ضرب شدید کے نشان پائے جاوین اور اُن سے یہ ثابت ہو کہ بحالت زندگی پیدا ہوئے تہی تو ایسا قیاس کرنا چاہئے کہ جب وہ بچہ مضروب ہوا تہا تب وہ زندہ تہا ❊

سوم - ناف کی رگون کے تغیرات اور ناف کے علیحدہ ہو کر خشک ہو جانے سے بچے کا زندہ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہی ❊

چہارم - فورے مِن او - وی - لی اور ڈک - ٹس آر - ٹے - ریو سس کے بند یا کہلے رہنے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تہا کیونکہ یہ حصے پیدا ہونے سے پہلے بند ہو کر سکڑ جا سکتے ہین پس اس صورت مین بچہ اگر مردہ بہی پیدا ہوتا ہم وہ بند پائے جا سکتے ہین ❊ یا بعد پیدایش کے بہی کہلے رہ سکتے ہین حتی کہ دم لینے کی حرکت جب قایم ہو جاتی ہی تب بہی بعض وقعہ وہ کہلے رہتے ہین ❊

پنجم - جب معدہ کے اندر کوئی غذا پائی جاوے تو اُس سے بچے کا زندہ پیدا ہونا ثابت ہوتا ہی ؛

نو پیدا بچوّن کے موت کے اسباب

بچہ کُشی کے مقدمہ مین دوسری بات حکیم سے عدالت یہ پوچھتی ہے کہ بتلاؤ بچہ کس سبب سے مرا ؛

اول - اِسبات کا ذکر ہوچکا کہ بچہ یا تو پیدا ہوتے وقت یا بعد پیدائش کے مرجاتا ہی ؛

دوم - اور اِن دونو صورتون مین یا تو از خود یا ضرب و زخم کے سبب سے مرسکتا ہی - اور ضرب و زخم یا تو اتفاقیہ ہوسکتے ہین یا بارادہ قتل - غرض جب قتل کی نیت سے صدمہ پہنچایا جاتا ہی تب اُسکو بچہ کُشی کہتے ہین ؛

یہ بات ظاہر ہی کہ بہت بچے یا تو پیدایش کے وقت یا فوراً بعد پیدا ہونے کے خود بخود مرجاتے ہین - پس جب حکیم کی شہادت سے کوئی اور سبب نہین معلوم ہوتا ہی تب یہی کہا جاتا ہی کہ بچہ خود بخود قدرتی سبب سے مرگیا ہی - قدرتی اسباب بچے کی موت کے یہ ہین -

اول جب **وضع حمل مین دیر لگتی ہے** - اِسصورت مین ایسا ہوتا ہی کہ رحم کی شدّت سے سکڑنے سے بچے کے سر کو صدمہ پہونچ سکتا ہی یا دم لینے سے پہلے نال کا دوران خون رُک جاسکتا ہی ؛

دوم **کم طاقتی** - جب بچہ پورے دنو نکا نہین ہوتا ہے یا پورے

وہ نوٹنا ہو بہی تاہم ضعف کے باعث مرجاسکتا ہے ⁘

سوم نال کے کہل جانے کے سبب - مثلاً جب آنول دفعتاً علیحدہ ہوجاتا نال پہٹ جاتی ہے تب خون بہ کر بچہ مرجاسکتا ہے ⁘

چہارم دب جانا نال کا - جب بچہ پاؤن یا چوتڑون کے بل پیدا ہونیوالا ہوتا ہے تب رحم کے دہانہ سے ٹکرانے کے سبب نال کا دوران خون رک جاتا ہے اور بچہ مرجاتا ہے ⁘

بچے کا مرجانا ضرب و زخم کے سبب سے

بچہ کشی کے اکثر حالات مین بچے کے جسم پر نشانات ضرب و زخم کے پائے جاتے ہین مثلاً گلا گہونٹنے کے یا زخم کے یا جلا دینے کے یا ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ⁘ علاوہ اسکے بچے کے مار ڈالنے کی اور بہی ترکیبین ہین مثلاً دم بند کرکے پانی مین ڈبو کر سردی کہلا کر بہوکا رکہکر - جب بچہ ان ترکیبون سے مارا جاتا ہے تب اسکی لاش مین کوئی بہی آثار نہین پائے جاسکتے ہین انکا بیان بہی کیا جائیگا ⁘

اول بچے کو دم بند کرکے مار ڈالنا - یہ ایک طریقہ نوپیدا بچے کو مار ڈالنے کا ہے ⁘ کپڑا بہگو کر بچے کے منہہ کے اندر ٹہونس دیتے ہین اور بستر مین یا گہاس مین یا راکہہ مین اسکو دبا رکہتے ہین - جب اس ترکیب سے بچہ قتل کیا جاتا ہے تو اُس کا چہرہ اور سر نیلا ہو جاتا ہے اور شُش مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے ⁘ اُسکے منہہ کا خوب طرح ملاحظہ کرین تاکہ اُس کے

اندر روئی یا کپڑا یا گہاس پہوس نہ ہو ؀

دوم بچہ کو ڈبو کر مار ڈالنا - بچہ کو دم لینے سے پہلے پانی مین اگر ڈبو دیا جاوے تو اُسکی لاش مین ڈوبنے کے آثار نہین پائے جائینگے - لیکن بعد دم لینے کے جب بچہ کو ڈبویا جاتا ہی تب وہ علامتین اُسکی نعش مین پائی جاتی ہین جنکا ذکر جوانون کے ڈوب مرنے کے باب مین بتلایا گیا ہی اِسصورت مین طبیب کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ بچّے کو زندہ یا مرا پانی مین ڈبویا گیا تہا - لیکن یہ ترکیب بچہ کشی کی عام نہین ہے بلکہ ایسا کرتے ہین کہ گلا گہونٹ کر یا کسی اور ترکیب سے بچہ کو مار کر پانی مین پہینک دیتے ہین تاکہ قتل کا اصل سبب دریافت نہ ہوسکے - پس یاد رہی کہ جب کسی بچّے کی لاش پانی مین پائی جاوے تو اِسبات پر نہ بہولین کہ وہ بچہ ڈوب مرا ہی کیونکہ یہ ترکیب بچہ کشی کی بہت کم برتی جاتی ہی بلکہ اُسکے جسم کو خوب طرح ملاحظہ کرین کہ کوئی نشان ضرب و زخم کے تو نہین ہین اُسکے مُنہہ اور حلق کو دیکہین کہ کپڑا وغیرہ تو ٹہوسا ہوا نہین ہی ؀

سوم سردی کہلا کر بچّے کو مار ڈالنا - سردی مین بچّے کو کہلا رکہکر آسانی سے مار ڈال سکتے ہین - اِس صورت مین اُس کے جسم پر ضرب و زخم کے آثار نہین پائے جائینگے مگر گاہے گاہے دماغ مین خونکا اجتماع پایا جا سکتا ہی اور اُسکے بطون مین پانی ؀

چہارم بچّے کو بہوکا مار ڈالنا - جب بچہ عرصہ تک بہوکا رہتا ہی تو وہ مرجاتا ہی - اِسصورت مین جسم پر کوئی آثار ضرب و زخم کے نہین پائے جاتے

البتہ معدہ اور امعا بالکل خالی ہونگے ٭

پنجم زخم - اس ترکیب سے بچے اکثر قتل کئے جاتے ہین پہر بہی ایسا ہوسکتا ہے کہ بچہ کسی اَور سبب سے مرجائے اور بعد موت کے اُسکے جسم کو زخمی کیا جائے - پس اسصورت مین حکیم سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ اول موت سے پہلے یا بعد موت کے بچہ زخمی ہوا تہا - دوم وہ زخم اُسکے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہین یا نہین - سوم زخم مذکور اتفاقیہ تھے یا قتل کی نیت سے پیدا کئے گئے تھے - ان سارے سوالون کی جواب زخم کے باب مین دیئے گئے ہین جنکو دیکہو ٭

ششم گلا گہونٹ کر بچے کو مار ڈالنا - اس ترکیب سے بہی اکثر بچون کو قتل کرتے ہین مگر ایسی صورت مین یہ کہا جا سکتا ہے کہ بچے کی نال گلے مین لپٹ گئی تہی اُس سبب اتفاقًا مرگیا - لیکن یاد رہے کہ جب نیلا خط کسی ایسے بچے کے گلے پر پایا جائے جسکے شش مین آثار دم لینے کے نہ پائے جائین تو اس سے ایسا قیاس کرنا چاہئے کہ پیدا ہوتے وقت بچے کے گلے پر نال لپٹ گئی تہی - لیکن جب گردن کا خط گہرا اور چوڑا اور بہت نیلا ہو اور اس خط کے جلد کے نیچے خون بہتا ہو اور گلو کا گوشت پایا ہوا کی نالی اور جلد بہت کُچل گئی ہو تو نال کی گردن مین اتفاقیہ لپٹ جانے سے ان علامتون کا پیدا ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ نال کے لپٹ جانے سے جو نیلا خط پیدا ہوتا ہے وہ خفیف ہوتا ہے اور کہین پڑتا ہے اور کہین نہین اور نہ اس سے جلد چہل جاتی ہے اور نہ اسکے

نیچے کے اعضا کو صدمہ پہنچتا ہے - لیکن جب قتل کے ارادہ سے گلا
گہونٹا جاتا ہی تب وہ نیلا خط چوڑا اور خوب نیلا ہوتا ہی اور اُسکے نیچے
کے اعضا کو بہت صدمہ پہنچتا ہی کیونکہ قتل کے ارادہ سے اکثر بہت
زور سے گلا گہوٹا جاتا ہی لیکن بعض دفعہ جب کوئی رسی یا ڈوریا پہندا اگلی
مین سخت لپٹا ہوا پایا جاتا ہی اور اگر یہ چیزین نہ بہی پائی جاوین پہر بہی خط
مذکور کی بیقاعدگی سے پڑجانا کافی دلیل گلا گہونٹ کر مارڈالنے کی ہے -
اِسصورت مین خط کے درمیان کی دبی ہوئی جگہہ اکثر سفید یا پیلی ہوگی
اور اونچے کنارے اُسکے نیلے یا متورم ہونگے ۔

ایسی حالت مین طبیب سے یہ پوچہا جا سکتا ہے کہ تم حلفاً یہ کہہ سکتے ہو کہ
بچے کا گلا موت سے پہلے یا بعد موت کے رسّی یا اُنگلیون سے گہونٹا گیا
تہا یا دم لینے سے پہلے یا پیچہے یہ حرکت کی گئی تہی - یاد رہی کہ چاہے
زندگی کیحالت مین گلا گہوٹا جائے یا لاش کے گرم رہنے وقت موت کی
اِن دونو صورتون مین گلا گہونٹنے کی علامات یکسان ہونگی - اور دوسرے
سوال کا جواب یہ ہی کہ چاہے بچّے نے دم لیا ہو یا نہ لیا ہو اگر وہ زندہ
تہا اور خون اُسکا دورہ کرتا تہا تو بہی گلا گہونٹے کی علامتین یکسان ہونگی
بیانِ مذکورہٗ بالا سے یہ نتایج نکل سکتے ہین کہ

اول نوپیدا بچّے کے چہرہ اور سر کے ورم اور اودے رنگ سے یہ نہ سمجہنا
چاہئے کہ کسی نے اُسکا گلا گہونٹ دیا ہی کیونکہ جب بچّے کے پیدا ہونے مین
دیر لگتی ہے تب اکثر اُسکے سر اور چہرہ کی یہ حالت ہو جاتی ہے ۔

دوم اُنہین بچون کا گلا گھُٹ جا سکتا ہی جنہون نے دم لیئے ہون *
سوم - پیدا ہوتے وقت گلے مین نال کے لپٹ جانے سے بچہ دم بند ہوکر مرجا سکتا ہی *
چہارم - مثل رسّی یا کسی اَوْر شے کے دبانے کے جب نال گلے پر لپٹ جاتی ہے تب نیلا خط پڑجا سکتا ہی *
پنجم - زندہ بچے کا گلو جاہے اُس نے دم لیا ہو چاہے نہ لیا ہو جیسے نال کے لپٹ جانے سے گھُٹ جا سکتا ہے ویسے کسی اور پھندے سے بہی ہوسکتا ہے *

عورت کا امتحان - اکثر عورت پر ہی بچہ کشی کا الزام لگایا جاتا ہی پس اس صورت مین یہ دریافت کرنا چاہئے کہ اُس نے حال مین بچہ جنا ہے یا نہین * حکیم اِسبات کو ثابت کرسکتا ہے کہ بچہ کی پیدایش اور موت کی تاریخ مین مطابقت ہی یا مخالفت * (دیکھو باب وضع حمل جس مین حال مین بچہ جننے کی علامتین مردہ اور زندہ عورت مین بیان کی گئی ہین) *

باب دہم

ضرب و زخم

زخم کی تعریف - جسم کے کسی اندرونی یا بیرونی حصّہ کے تفرق اتصال کو جبکہ وہ جسمانی طاقت سے پیدا کیا گیا ہو عدالت کی اصطلاح مین زخم

کہتے ہین - پس اِس تعریف کے بموجب جلد یا جسم کے بیرونی مخرجون کے میو-کس پردہ پر صدمہ پہنچنے کو اور جوڑ کے اُکھڑ جانے اور ہڈیون کے ٹوٹنے اور کسی عضو اندرونی کے پہٹ جانے کو زخم کہینگے *

زندگی کا اندیشہ - جب کوئی شخص دیدہ و دانستہ مجرمانہ طور پر کسی اُور کو زخمی کرتا ہے تب حکیم سے پہلا سوال یہ پوچہا جاتا ہی کہ بتلاؤ وہ زخم کسقدر خطرۂ جان ہی - اِس سوال کا درست جواب طبیب کی طبی لیاقت اور تجربہ پر منحصر ہے - اور عدالت مین صرف اُسکا یہ کہنا کہ فلان زخم خطرۂ جان ہی کافی نہین ہے کیونکہ عدالت دریافت کرے تو طبیب کو بتلانا چاہئے کہ کن وجوہات سی وہ زخم خطرۂ جان ہے - پہر اُن وجوہات پر مجرم کے وکلا بحث کرتے ہین - اور اِس بات کو یاد رکہین کہ جبتک کوئی زخم ایسا نہ ہو جو فوراً مہلک ہو جائے تبتک اُسکو خطرۂ جان نہین کہنا چاہئے مثلاً اگر کوئی بڑی رگ کٹ جائے یا کوئی اندرونی عضو زخمی ہو جائے یا سر کی ہڈی ٹوٹ کر دب جائے تب اُس زخم کو خطرۂ جان کہینگے - کیونکہ اِن صورتون مین جلد مر جانے کا اندیشہ ہی مگر ایسے صدمات کو خطرۂ جان نہین کہینگے جیسے ہاتہ یا پاؤن کے زخم یا چہل جانے کو گو اُس مین ٹے - نَس بہی ہو جائے (کزاز) سر کی جلد کے اُدہڑ جانے کو اگرچہ اُسمین مرض اری-سی-پی-لس بہی ہو جائے چشمانے کے گھُسے ہوئے زخم کو اگرچہ اُسمین دماغ یا اُسکے پردونکا انفلامیشن بہی ہو جائے کیونکہ یہ زخم از خود خطرۂ جان نہین ہوتے *

ضرب شدید - بہ نسبت زخم خطرۂ جان کے ضرب شدید کا جرم کم سخت ہوتا ہے * ضرب شدید مین اگرچہ حقیقتاً جان کا خطرہ نہین ہوتا ہے پھر بھی ایسا ہو سکتا ہے کہ مجروح کی صحت مین فرق پڑ جاوے یا وہ کام سے جاتا رہے * فرض کرو کہ مجروح مرجائے اور اُسکی لاش کو امتحان کرنا پڑے تو طبیب سے پہلا سوال یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ شخص موت سے پہلے یا بعد موت کے زخمی ہوا تھا یا نہیں

زخمون کی امتحان - جب کسی لاش کے زخم کا امتحان کرین تو اُس زخم کی مقدار - طول - عرض - عمق اور رخ کو دیکھین - اور ان باتون کو بھی دریافت کرین کہ اُسکے گرد کی جلد کے نیچے خون بہا ہے یا نہین اور وہ خون پتلا ہے یا منجمد اور خون کے بہنے سے جلد وہان کی نیلی پڑ گئی ہے یا نہین اور اُس زخم کے گرد کی جلد پھولی ہوئی ہے اور اُسمین پیپ ہے یا نہین اور اُس زخم کے کنارے مڑ گئے ہین اور اُس مین کوئی اشیا غیر ہین یا نہین *

زخم کا امتحان احتیاط سے کرنا چاہئے کہ جس سے اُسکی بیرونی شکل مین فرق نہ پڑے کیونکہ جب زخم اپنی اصلی شکل پر ہوتا ہے تب ہم یہ دریافت کر سکتے ہین کہ مجرم کے پاس جو آلہ ہے وہ اُس زخم کے پیدا کرنے کے قابل ہے یا نہین اُن سب باتون کو اپنی یادداشت کی کتاب مین فوراً درج کر لینا چاہئے جب لاش کا امتحان کرین تو ہر ایک عضو رگ عصب یا عضو کو جو اُس زخم سے متعلق ہو برابر چیر کر دیکھین اور اپنی یادداشت

کی کتاب مین درج کرین تاکہ اُس زخم کے متعلق کوئی اور سوال اتفاقاً عدالت مین کیا جائے اُسکا جواب دے سکین - لیکن اس خیال سے کہ وکیل کے سوالات زخم کے صرف موقع اور مقدار ہی پر منحصر ہونگے ایسا ہرگز نہ کرین کہ صرف زخم ہی کے مقام کے امتحان کو کافی سمجھین یہ ایک بڑی سخت غلطی ہے - اگر موت کے سبب کو دریافت کرنے مین ذرا بھی شک ہو تو جسم کے کُل دیگر اعضا کو خوب طرح دیکھین مبادا وکیل ایسا دعوی نہ کر بیٹھے کہ حکیم نے جس عضو کا امتحان نہین کیا تھا وہی عضو قدرتی بیمار تھا اور اُسی بیمار کے سبب مجروح مرا اور زخم کے سبب سے نہین - وکیل کے اس دعوی کو طبیب باطل کرسکتا ہے لیکن اب وجوہات کہان وکیل کی فتح اور طبیب کی شکست ہوگی اور وہ اپنی موکل کو رہا کریگا گو موکل اُسکا حقیقت مین مجرم ہی ہو :۔

زخم کی شرح - زخم کی تشریح ایسی زبان مین کرنی چاہیئے جو عدالت اور وکیل کی سمجھہ مین آجائے ایسا نہ کرین کہ اپنے فن کی خاص اصطلاحات سے اُس بیان کو بگاڑ دین :۔

تعریف اُس زخم کی جو بحالتِ زندگی پیدا کیا گیا ہو - اگر زخم کے گرد گنگرین[۱] شروع ہوگیا ہو - اُس مین لمف یا پیپ پائی جاوے - اگر لبین اُسکی پھولی یا کھلی ہون اور اگر انگور بندھنا شروع ہوگیا ہو تو ان علامتون سے صرف یہی نہین ثابت ہوگا کہ بروقت زخمی ہونے

[۱] اس لفظ کے معنی سٹرائیڈ کے ہین ۱۲

کے مجروح جیتا تہا بلکہ یہ بہی کہ زخمی ہونے کے بعد بہی عرصہ تک زندہ رہا تہا لیکن جب زخمی ہونے کے دس یا بارہ گھنٹے بعد بیچارہ مرجاتا ہی تب علامات مذکورۂ بالا نہین پائی جاتی ہین بلکہ یہ علامتین پائی جائینگی چنانچہ فرض کرو کہ زخم تیز آلہ سے پیدا کیا گیا ہو (اِن - سائیزڈ) تو اُس سے تہوڑا بہت خون جاری رہیگا - اور وہ خون خاصکر شریانی ہوگا اور جس چیز پر وہ خون گریگا اُس پر جم جائیگا - کنارے زخم کے باہر کی طرف مُڑے ہوئے ہونگے اور اُسکے گرد کا گوشت اور سیل - لر ٹشیو خون کے بہنے کے سبب سُرخ ہوجائینگے - صاف نہ کئے جائین تو زخم مین خون کے ڈلے لگے ہوئے ہونگے - پس جب کوئی شخص بحالتِ زندگی زخمی کیا جاتا ہی تو اُسکے زخم کی یہ خاصیتین ہونگی کہ

اول - زندہ کی جلد کی ذاتی لچک کے سبب زخم کے کنارے باہر کی طرف مُڑے ہوئے ہونگے ؛

دوم - اُس زخم سے بہ کثرت خون بہیگا اور وہ خون سُرخ رنگ کا شریانی ہوگا اور زخم کے ارد گرد وہ خون پیوست ہوجائیگا ؛

سوم - زخم مین خون کے ڈلے پائے جائینگے ؛ اگر کوئی رگ نہ کٹ جائے تو خون نہین بہی جاری ہوسکتا ہے پہر بہی کنارے اُس زخم کے باہر کیطرف مڑے ہوئے ہونگے اور گوشت اور جلد اُس مقام کی کہچ جائیگی ؛

خاصیت زخم کی جو بعد موت کے پیدا کیا گیا ہو - اگر کسی لاش کو بارہ یا چودہ گہنٹہ بعد موت کے زخمی نہ کیا جاوے تو اُسکی تشخیص اُس زخم سے

جو بحالت زندگی پیدا کیا گیا ہو آسانی سے کر سکتے ہین - کیونکہ مردہ زخم سے یا تو خون نہین بہیگا یا جو بہیگا بہی تو وہ سیاہ وریدی خون ہوگا - وہ خون پتلا ہوگا اور جن چیزون پر گریگا وہان مثل زندہ زخم کے جم نہین جائیگا - مُردہ زخم کے کنارے چونکہ ڈہیلے ہوتے ہین اور اُنمین زندگی کی لچک نہین ہوتی اِسواسطے وہ نہ تو کہچ جائینگے اور نہ باہر کیطرف مُڑی ہوئی ہونگے بلکہ آپسمین جُڑے ہوئے ہونگے - قرب کی ساخت مین یا تو خون نہین پیوست ہوگا یا بہت تہوڑا - زخم مین خون کے ڈلے نہین پائے جائینگے پس اصل خاصیتین مُردہ زخم کی یہ ہین کہ -

اول - اُس زخم سے بہ کثرت خون نہین جاری ہوگا ٭ اگر خون جاری ہو بہی تو وہ وریدی ہوگا ٭

دوم - کنارے زخم کے ملے ہوئے ہونگے اور باہر کیطرف مُڑے ہوئے نہین ٭

سوم - قرب کی ساخت مین خون نہین پیوست ہوگا ٭

چہارم - اُس زخم مین خون کے ڈلے نہ ہونگے ٭ لیکن ایسا ہو سکتا ہی کہ دم کے نکلتے ہی ہنوز جسم گرم ہے کہ زخم پیدا کیا گیا ہو تو اُس مین اور زخم مین جو بحالت زندگی پیدا کیا جاتا ہی فرق کرنا مشکل ہے ٭

وہ زخم یا ضرب جن سے خون نہین جاری ہوتا - اوپر یہ بتلایا گیا ہی کہ جب کیسکو بحالت زندگی زخمی کیا جاتا ہی تو اُسکے زخم سے خون بکثرت جاری ہوتا ہی لیکن یہ یاد رہی کہ ایسا تبہی ہوگا کہ جب وہ زخم کسی تیز آلہ سے پیدا کیا گیا ہو یا بہالا یا برچھی یا سنگین سے بہونک کر

کیا ہو ورنہ لے - سی - رسے - ٹڈ یا کن - ٹیوُز ڈ قسم کے زخمون سے
گو کوئی بڑی رگ بہی کٹ جائے اکثر بہت خون نہین جاری ہوتا لیکن
اُسمین خون کے ڈلے ضرور پائے جاتے ہین جس سے ہم یہ کہہ سکتے
ہین کہ یہ زخم یا تو اُسوقت کیا گیا تہا کہ جب مجروح زندہ تہا یا فوراً اُس کے
مرنے کے بعد ہی کہ جب خون اُسکا گرم اور رقیق تہا ٭

خون کے نیلے دہبّے بسبب صدمہ کے - جب کوئی مقام
صرف کچل جاتا ہی (کن - ٹیو - ژن) یا کچل کر زخمی ہو جاتا ہے
(کَنْ - ٹیُوْ زْ ڈْ) تو اُسکی جلد پر خون بہ کر جم جانے کے سبب نیلے
دہبّے پڑ جاتے ہین اِنکو اصطلاح مین ای - کی - مو سِش کہتے ہین
یہ دہبّے اکثر جلد کے ہی فردون مین پڑا کرتے ہین یا تو چوٹ لگتی ہے
یا چوٹ کے تہوڑے ہی عرصہ بعد لیکن جب خون جلد کے نیچے کے
ساخت مین بہتا ہی تب اُسپر نیلے دہبّے نہین پڑتے ٭

نیلے دہبون کی رنگت بدل جانے پر ضرور توجہ کرنی چاہئے کیونکہ اِس
سے یہ کہا جا سکتا ہی کہ صدمہ کو پہنچے ہوے کتنا عرصہ گزرا ہوگا - پس یاد
رہی کہ اکثر ۱۸ سے ۲۴ گہنٹہ بعد چوٹ لگنے کے دہبّے کے کنارون کی
نیلی یا اودی رنگت ہلکی ہونے لگتی ہے اور تب بتدریج سبز مٹی روی
اور لیمو کے رنگ کی ہو جاتی ہے اور دہبّا بڑہنے لگتا ہی لیکن بہ نسبت
کنارون کے درمیانہ حصہ کا رنگ سیاہی مایل ہوتا ہی ٭

مردہ اور زندہ کو چوٹ لگنے سے جو دہبّے پڑتے ہین اُنمین کیا فرق ہی

جب زندہ کو چوٹ لگتی ہی تو اُسکا کل دہتیا خوب سیاہ ہوگا اور جلد وہان کی سخت ہو جائیگی لیکن جب مردہ کو زد و کوب کیا جاتا ہی تب جلد کی وہ حالت نہین پیدا ہوتی ہے - لیکن یاد رہی کہ بعض دفعہ زندہ مین بہی جلد کی یہ حالت نہین پیدا ہوتی ہی - پس جب یہ دہتیا نہ پایا جاوے تو چوٹ کے اور آثار کو دیکہین ⁛

خاصیت ان زخمون کی جو کسی ہتیار سے پیدا کئے گئے ہون

ان - سائینرڈ اُونڈ - جب اِسی قسم کے زخم کسی تیز آلہ سے پیدا کئے جاتے ہین تو کنارے اُنکے خُوب صاف ہوتے ہین اور اگر کسی آلہ کے بہونک دینی سے زخم پیدا ہون تو اُس زخم کی شکل اور عمق کے ملاحظہ کرنے سے آلہ پہچانا جا سکتا ہے ⁛ جب کوئی ہتیار جسم کے آر پار بہونک دیا جاتا ہی تو زخم کا وہ سرا جہان سے وہ ہتیار بہونکا گیا تہا بہ نسبت اسکی جہان سے وہ نکلا تہا بڑا ہوتا ہی اور بسبب اُسکے کہ بہونک کر ہتیار کو جلد نکال لیتے ہین اُس سرے کے کنارے باہر کیطرف مڑے ہوئے بہی ہوتے ہین ⁛

شیشہ یا چینی کے برتن سے جب کوئی زخم پیدا کیا جاتا ہی تب کنارے اُسکے بہت ٹیڑہے ہوتے ہین ⁛

لیسنرٹڈ - چیرڈ اُونڈ - اِس قسم کے زخمون مین اِسبات کو ضرور دیکہنا چاہیے کہ کنارے زخم کے نچے ہوئے یا ٹیڑہے بینگے یا

صاف ہین کیونکہ مجرم یہ کہہ سکتا ہی کہ مجروح کسی ایسی چیز پر گر گیا تہا جس سے یہ زخم پیدا ہوئے - پس جب جرم کا ذرا بہی شک ہو تو حکیم کو چاہیے کہ زخم کو خوب طرح ملاحظہ کرے ٭

لا-سی - ری - ٹیڈ اور رَگِڈ - یُوُنڈز اُونڈ - اِس قسم کے زخم اکثر اتفاق سے بہی پیدا ہو جاتے ہین اور نوپیدا بچّون کے جسم پر اکثر پائی جاتے ہین کہ جس سے بچہ کشی کا الزام لگ سکتا ہی - لیکن اگر ثابت ہو جائے کہ کسی ہتیار سے یہ زخم پیدا کئے گئے ہین اور وہ ہتیار بہی زخم کے برابر ہو تب البتہ قتل کا گمان ہو سکتا ہی لیکن کچلے ہوئے زخم (رَگِڈ - یُوُنڈز اُونڈ) یا جب کوئی مقام صرف کچل جاتا ہی تب حکیم کو یہ کہنا بہت مشکل ہوتا ہی کہ آیا وہ زخم کسی ہتیار سے یا مُکّے سے یا متوفی کے گر جانے سے پیدا ہوا تہا - مگر ہان جب جسم کے کسی ایسے مقام مین اِس قسم کا زخم ہو جہان گرنے سے چوٹ نہین لگ سکتی ہی جیسے سر کی چندیا پر تب کسی آلہ کے استعمال کا احتمال ہوتا ہی اور جب گہانس یا کنکر یا ریت کسی کچلے ہوئے زخم مین پائی جاوے تو احتمال متوفی کے گرجانیکا ہوتا ہی کچلے ہوئے زخمون کی ایک بڑی علامت یہ ہی کہ اُن کے کنارے چِھلے ہوئے ہوتے ہین ٭

مجروح کی پوشاک کا امتحان - زخم چاہیے کسی قسم کا ہو اگر وہ شدید ہو تو مجروح کے کپڑون کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہیے کیونکہ اُس سے زخم کے پیدا کرنے کی ترکیب دریافت ہو سکتی ہے شبہہ قتل کا رفع ہو سکتا ہے

اور بعض دفعہ اِس سے یہ بہی دریافت ہو سکتا ہی کہ مجروح نے کسی اور جرم کے چہپانے کے واسطے یا کسی اور پر جہوٹ تہمت لگانے کے لئے اپنے آپ کو خود مجروح کیا ہی + کپڑون پر خون کے داغ گہانس بہوس پتون کے ہونے سے زخم کے پیدا کرنے کی ترکیب دریافت ہوسکتی ہی + کپڑا اگر کہین سے کٹا ہو یا اُس مین سوراخ ہو تو اُنسے جسم کے زخمون کی مطابقت کیجا سکتی ہے - جب مجروح اپنے آپ کو خود زخمی کرتا ہی یا کسی اور پر تہمت لگانے کے لئے یہ بات کرتا ہی تب اکثر زخم اور کپڑون کے سوراخ مین مطابقت نہین پائی جاتی ہے اُس سے مجروح کے بیان کی تصدیق یا تردید ہوسکتی ہے +

زخم خود کردہ - کسی اَوْر پر تہمت لگانے کے لئے بعض دفعہ اپنے آپ کو زخمی کرتے ہین اور بعض دفعہ دہمکا کر روپیہ لینے یا قتل یا چوری یا کسی اَوْر جرم کے چہپانے کے لئے بہی آدمی اپنے کو خود زخمی کر لیتا ہے اور بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ جب آدمی خودکشی کے ارادہ سے اپنے کو زخمی کرتا ہی اور کامیاب نہین ہوتا تب مارے شرم کے دوسرے پر تہمت لگاتا ہی بجز خودکشی کے ارادہ کے کہ جس مین زخم اکثر گہرا اور بڑا ہوتا ہی جب کسی اَوْر ارادہ سے آدمی اپنے کو مجروح کرتا ہی تو وہ زخم صرف چمڑے ہی پر ہوتے ہین اور گہرے نہین ہوتے - علاوہ ازین یہ زخم جسم کے سامنے اور جو نسا ہاتہہ مجروح کا چلتا ہو اُسکے بموجب یا تو دائین یا بائین جانب جسم کے ہوتے ہین اور خودکردہ زخم بہ کثرت اور جسم کے جابجا ہوتے ہین

یہ زخم ہاتھون پر کم ہوتے ہین ورنہ جب دوسرا شخص کسیکو بارادۂ قتل زخمی کرتا ہی تو بسبب روکنے کے مجروح کے ہاتھہ زخمی ہو جاتے ہین - خود کردہ زخم خطرۂ جان نہین ہوتے اور نہ اُنکے موقع مین اور مجروح کی پوشاک کے سوراخون مین کسی قسم کی مطابقت پائی جاتی ہے ؂ یہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہی کہ خود کردہ زخم اکثر تیز چھری یا سنگ وغیرہ سے بھونک کر پیدا کیئے جاتے ہین اور یہ کہ کُھلے ہوئے زخم بہت کم ہوتے ہین ؂

زخم بارادہ قتل یا خودکشی یا اتفاقیہ ہین - جب یہ ثابت کیا جاتا ہی کہ زخم بحالت زندگی پیدا کیا گیا تھا تب حکیم سے یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ آیا وہ زخم بارادۂ قتل یا خودکشی یا اتفاقیہ پیدا ہوا ہے - اگرچہ اِس سوال کا جواب بعض دفعہ طبیب کے تعلق نہین ہوتا پھر بھی اکثر دفعہ بغیر طبیب کے رای کے عدالت اِس امر کو حل نہین کرسکتی ہی - پس اِس سوال کے جواب مین طبیب کو زخم کی نسبت یہ باتین دریافت کرنی چاہئین کہ اوّل زخم کا موقع - دوم اُسکی قسم اور مقدار - سوم اُسکا رُخ ؂

شہادت زخم کے موقع کو دیکھکر - یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی نیت سے کو مجروح کرتا ہی تو اُس کے زخم جسم کے سامنے دائین یا بائین ہوتے ہین اور جب کسی ہتیار سے خودکشی کرنا چاہتا ہی تو اپنے گلے یا سینہ کو زخمی کرتا ہی اور جب اپنے کو گولی مارکر مرجانا چاہتا ہی تب دل یا مُنھہ یا آنکھہ یا اپنی کن پٹی پر گولی مارتا ہی - لیکن یہ ظاہر ہے کہ مجروح کو خودکش ثابت کرنے کے لئے قاتل بھی

نہین مقامات مین گولی مار سکتا ہی - پس صرف زخم کے موقع سے خودکشی ثابت نہین ہوسکتی ہے - بعض اس بات کو ثبوت کامل سمجھتے ہین کہ جب لاش کی پشت پر زخم ہو تو وہ خودکردہ زخم نہین ہو سکتا ٭ اگرچہ خودکشی مین ایسے موقع پر بہت کم زخم پائے جاتے ہین لیکن بقول ڈاکٹر ار - فیلا ایسی صورت مین زخم کے موقع کا لحاظ کم اور اسکے رُخ کا بڑا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً خودکشی کے ارادہ سے جب کوئی شخص اپنے کو زخمی کرتا ہی تو یہ ممکن نہین کہ وہ زخم پشت سے لیکر سامنے تک سیدھا آر پار ہو کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ اس قسم کا سیدھا زخم پیدا کرنے کے لئے پہلے سے سوچنا سمجھنا پڑتا ہی خودکش کو اتنی فرصت کہان وہ تو یہی چاہتا ہی کہ مین اپنے کو ہلاک کر ڈالون تاکہ قصہ پاک ہو جائے ٭ اگر تیز ہتیار کا زخم جسم کے کسی پوشیدہ یا ایسے مقام پر پایا جاوے جہان خودکردہ زخم آسانی سے نہین کیا جا سکتا تو اُس سے گمان قتل کا ہونا چاہئے کیونکہ اُسمین ارادہ اور سوچ پایا جاتا ہے ٭

زخم کے موقع کے ملاحظہ سے بعض دفعہ اسکا اتفاقیہ پیدا ہونا بھی ثابت ہوتا ہی ٭ اتفاقیہ زخم جسم کے ایسے حصّون مین اکثر پائے جاتے ہین جو کھلے رہتے ہین مگر کبھی ایسا نہین بھی ہوتا ہے جیسے جب گلو پر کسی تیز چیز سے زخم پیدا کیا جاتا ہی یا گولی کا زخم جب منھ یا کن پٹی پر ہوتا ہی

زخم کی خاصیت اور مقدار - یہ قاعدہ ہی کہ خودکش اپنے کو کئی ضربون کے زد و کوب سے کم زخمی کرتا ہی کیونکہ اس مین جلد ہلاک ہونے کی اُمید نہین

ہوتی مگر بعض صورتین اِس قاعدہ کے مستثنیٰ ہین مثلاً جب کوئی شخص اپنے کو کسی بلندی سے گراکر زخمی کرتا ہی ایسے مقدمات ضمنی شہادتون سے فیصل ہو سکتے ہین لیکن جب خودکش دیدہ و دانستہ اپنے کو گن۔ پیٹو ژڈ اُوٗنڈ سے مجروح کرتا ہی تو اُسکی پہچان مین دقّت پڑتی ہی مثلاً کوئی شخص دیوانگی یا ہذیان کی حالت مین اپنے کو ہلاک کرنا چاہتا ہی تو وہ ایسی عجیب وغریب طور پر خود کو زخمی کرتا ہی کہ اُس زخم کے دیکھنے سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص کسی قاتل کے ہاتھہ سے مجروح ہوا ہی۔ پس وہ ہر کارہ قاعدہ جو خود کردہ اور اُس زخم کی تشخیص کی نسبت بتلایا گیا ہی جو اتفاقیہ ہین ایسی صورت مین راست نہین آتا ؎

گلو کاٹان۔ سائیسڈ زخم اکثر خودکردہ قیاس کیا جاتا ہی مگر بعض دفعہ قاتل بھی اپنے جرم کو چھپانے کے لئے مقتول کا گلا تیز ہتیار سے کاٹ ڈالتے ہین لیکن ایسی صورت مین زخم کی شکل اور رخ کے ملاحظہ سے تشخیص ہوسکتی ہے کیونکہ اسصورت مین بشرطیکہ مجروح سوتا نہو یا نشہ مین نہو ضرور مزاحمت کرتا ہی جس سبب سے گلو کا زخم ٹھرا بیکا ہو جاتا ہی یا متوفی کے ہاتھہ یا جسم کے کسی اَور مقام پر زخم پائے جاتے ہین ؎

پہچان زخم کی اُسکے رخ سے۔ ایسا دیکھا گیا ہی کہ گلو کے اکثر خود کردہ زخمونکا رخ بائین سے دہنی طرف یا تو آڑا گلے کے آر پار یا سیدہا اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہی۔ جب خود کردہ زخم ازقسم ئینک۔ ٹچرڈ اُونڈ کے ہوتا ہی تو رخ اُسکا دہنے سے بائین اور اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہی

لیکن جسکا بائیان ہاتھہ چلتا ہی اُسکے زخم کا رخ اوپر کے خلاف ہوگا جب کسی زخم کا رُخ ترچھا اوپر سے نیچے کیطرف ہوتا ہی تب وہ یا تو خودکردہ یا قاتل کے ہاتھہ کا ہو سکتا ہی مگر وہ ترچھے زخم جنکا رخ نیچے سے اوپر کیطرف ہوتا ہی اکثر کسی قاتل ہی کے ہاتھہ کے ہوتے ہین کیونکہ خودکش اگر دیوانہ نہو تو ہتیار کو اُس رخ پر نہین چلاتا ہی ٭ تیز ہتیار کا زخم خاصکر جب گلو پر پیدا کیا جاتا ہی تو اکثر جلد کے نیچے اور اندر کیطرف ایسا عمیق ہوتا ہی کہ گوشت اور رگون تک کٹ جاتی ہین لیکن جب کوئی شخص بارادۂ خودکشی اپنا گلا کاٹتا ہی تو وہ زخم بتدریج زاویہ حادہ پر ختم ہوتا ہی اور اُس زاویہ پر صرف جلد ہی تک آخر ہوتا ہی گہرا نہین جاتا جیسے قاتل کا زخم ہوتا ہی کیونکہ خودکش ہتیار کو نہ تو جلد کے پیچھے نہ نیچے اور نہ اندر کیطرف لیجاتا ہی ٭

خودکردہ اور اتفاقیہ زخم مین فرق کرنا مشکل نہین ہوتا کیونکہ جب کوئی زخم حقیقت مین خودکشی کے ارادہ سے پیدا کیا جاتا ہی تو اُس مین ارادہ کے صاف صاف آثار پائے جاتے ہین اور جب کل ضمنی حالات کو شامل کرکے اُس زخم کی نسبت سوچا جاتا ہی تب اُسکے اتفاقیہ ہونے پر شک پڑتا ہی - لیکن اگر لاش کے وقوع کو اردگرد کی اشیاء سے اِدھر اُدھر کر دیا جاوے یا ہتیار کو سرکا دیا جاوے اور لاش کو دور اُٹھا لایا جاوے تب اتفاقیہ زخم کو اُس زخم سے جو خودکش یا قاتل پیدا کرتے ہین فرق کرنا مشکل ہوتا ہی ٭

زخم داہین یا بائین ہاتھہ سے پیدا کیا گیا ہی - اوپر اِس بات کا ذکر ہو چکا ہی کہ جب خودکش اپنے داہین یا بائین ہاتھہ سے مجروح ہوتا ہی تب اُسکے زخم کا رُخ کس طرف کو ہوتا ہی لیکن پہر بھی حکیم کو اِس بات سی آگاہ رہنا چاہئے کہ بعض آدمی اپنے دونون ہاتھون کو چلا سکتے ہین *

ہونا کئی زخمون کا - خودکش کے بدن پر اکثر ایک ہی زخم ہوتا ہی یعنے وہ جو مہلک ہوتا ہی اور بدن پر جب کئی زخم ہوتے ہین یا مہلک زخم کے گرد جب کئی حملون کے نشان پائے جاتے ہین تب اُن سے گمان کسی قاتل کے ہاتھون کے زخم کا ہوتا ہی - لیکن اِس نتیجہ کو احتیاط سے نکالنا چاہئے کیونکہ ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ قاتل مقتول کو ایک ہی زخم سے قتل کر سکتا ہی اور یہ بہی کہ خودکش ہلاکت سے پہلے کئی بار عزم ہلاکت کا کر سکتا ہی جس سے کئی زخم پیدا ہو سکتے ہین *

کئی ہتیارون کا استعمال کرنا - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب خودکش پہلے عزم مین کامیاب نہین ہوتا ہی تب اُسی ہتیار سے پہر اپنے کو ہلاک کرنا چاہتا ہی لیکن بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ پہلے اپنے گلی پر زخم شدید پیدا کر کے تب یا تو گولی مار کر یا کسی اَور ترکیب سی اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی - لیکن یاد رکہنا چاہئے کہ جب ایک ہی ہتیار سے کئی زخم پیدا کئے جاتے ہین یا جب مختلف ہتیارون سے مختلف زخم پیدا کئے جاتے ہین تو اُنسے یہ نہین ثابت ہو سکتا ہی کہ وہ کسی قاتل کے ہاتہہ

کے زخم ہین - جب مقتول کی لاش پر کئی زخم یا ضرب پاویں تو اُنکے موقع اور رُخ کے ملاحظہ سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہی کہ بعض زخم اُنمین سے ایسے ہین کہ جنکو خودکش نہین پیدا کرسکتا ہے مثلاً اگر کوئی بھونکا ہوا یا صاف زخم کسی پچھلے ہوئے مقام یا پچھلے ہوے زخم کے قریب ہو تو یہی پایا جائیگا کہ وہ علیحدہ پیدا کئے گئے ہین اگرچہ گرکر یا کسی اَور طور سے متوفی کا جسم کچل ہی گیا ہو *

لاش پر دو یا کئی زخمون کا ہونا - جب کسی خودکش کی لاش پر کئی زخم پائے جاتے ہین تب اُنمین اکثر ایک ہی مہلک ہوتا ہی غرض اِس سے بعض حکیم یہ ثابت کرتے ہین کہ جب لاش پر دو مہلک زخم پائے جاوین اور اُنمین سے خاصکر ایک ایسا ہو کہ جس سے غشی کیحالت پیدا ہوسکے (مثلاً سر کا زخم) تو اُس سے خودکشی کا گمان نہین کرنا چاہئے مگر اُسوقت یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جب دونو زخم جلد کے مختلف حصون پر ہون اور وہ فوراً مہلک بھی ہون - اِسبات کا بڑا لحاظ رکھنا چاہئے کہ کُل خودکش اکثر اُن زخمون سے فوراً نہین مرتے جنکو علی العموم مہلک قیاس کرتے ہین بلکہ بعض خودکش ایسے بھی ہوتے ہین کہ خلاف قیاس ایک سے دوسری جگہہ حرکت کرسکتے ہین اور ایسا کہنا مشکل ہی کہ ایک زخم ایسا کاری لگا کہ دوسرے کے پیدا کرنے کی اُسکو طاقت نہ تھی لیکن اگر گلو پر کئی الگ الگ زخم ہون اور اُنسے کوئی بڑی رگ بھی کٹ جاتے تو یہ نتیجہ قتل کا ہی اور خودکشی کا نہین *

کئی زخم ایک ہی دفعہ یا مختلف وقتون مین پیدا کئی گئی ہون -
جب کسی لاش پر کئی زخم پائے جاتے ہین تب حکیم سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ بتلاؤ کونسا زخم پہلے کیا گیا تہا - اگر انمین سے ایک مہلک ہو اور دوسری نہون تو غالب ہی کہ یہی پہلے کئے گئے تھے *

ثبوت قتل کا ضمنی حالات سے

بعض طبیب ایسا سمجھتے ہین کہ بجز طبی شہادت کے اُنکو ضمنی حالات کے دریافت کرنے سے کچھہ سروکار نہین - یہ اُنکی غلطی ہے کیونکہ عدالت مین وہ اِسواسطے طلب کئے جاتے ہین کہ انصاف مین مدد دین - پس مقتول کے پاس چونکہ پہلے پہل حکیم ہی کا گزر ہوتا ہی تو علاوہ طبی معاملات کے بہت سی حالات ضمنی بہی اُنکے ملاحظہ مین آتے ہین اور وہ حالات ایسے ہین جو طبیب ہی کی سمجھہ مین آسکتے ہین جیسے موقع لاش کا - مرگ مفاجات - اُسکا موقع پر پایا جانا کسی مہلک زہر کا - کوئی چہری یا بندوق کا پایا جانا اور اُنکا فاصلہ لاش سے - لاش کے دائین یا بائین طرف ہین - لاش پر خون کے داغ اور زخم کس کس موقع پر ہین - خون کا ہونا کپڑون یا گہر کے اسباب پر - غرض یہ سارے ضمنی حالات ہین اور یہ سارے طبیب ہی کی سمجھہ مین آسکتی ہین - پس عدالت کو ماسوا طبی شہادت کے اِن باتون سے بہی بہت مدد مل سکتی ہے * علاوہ ازین ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص دفعتاً مرجاوے اور اُسکے لاش کے پاس کوئی ہتیار یا زہر پایا جاوے

تو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ اُسکو کسی نے قتل کیا ہی یا خود اُس نے اپنے کو ہلاک کیا ہی - مرگ مفاجات سی پہلے اگر کوئی شخص مہلک زہر خرید کر اپنے پاس رکہے تو موجب شک کا ہوتا ہی لیکن لاش کے امتحان سے وہ شک رفع ہو سکتا ہی - غرض ایسی صورت مین حکیم سے یہ سوالات پوچہے جا سکتے ہین کہ مجروح کی لاش اُس طور پر رکہی ہوئی تہی کہ جس طور پر خود کش کی لاش ہو سکتی ہے - لاش سے جسقدر فاصلہ پر ہتیار دہرا ہوا تہا یہ ممکن ہی کہ متوفی مرتے وقت اُسکو وہان پر رکہہ سکتا تہا - اِن دونو سوالون کے جواب دینے مین زخم کی متعداد اور اسباب کا بہی لحاظ رکہنا چاہی کہ کس قدر عرصہ بعد وہ زخم مُہلک ہوا تہا - حکیم سے یہ بہی دریافت کیا جا سکتا ہی کہ متوفی کے جسم سے خون صرف ایک ہی جگہہ بہا - یا کئی جگہہ اور یہ کہ خون کی دہار سلسلہ وار تہی یا کہین سے سلسلہ اُسکا ٹوٹا تہا - اور یہ کہ اُسکے جسم کے یا کپڑون کے ایسی جگہہ خون کے داغ تہے کہ جہان وہ خود اُن داغون کو نہین پیدا کر سکتا تہا اور یہ کہ جس جگہہ پر لاش دہری تہی وہان ہنچ یا کوئی اَور شے ایسی تہی یا نہین جس سے زخم اتفاقیہ پیدا ہو سکتے تہے - اِن سوالات کے جواب سی عدالت کو بہت مدد مل سکتی ہے پس حالات ضمنی کے ملاحظہ اور بیان مین حکیم کو بہت ہی احتیاط چاہئی اور اِن باتون پر خاصکر توجہ کرنی چاہئے ؛

اوّل لاش کا موقع - لاش اِس طور پر دہری رہ سکتی ہے کہ جس سے یہ نہین پایا جا سکتا کہ متوفی خود کردہ یا اتفاقیہ زخم سے مرگیا ہی - اور موت کا

عرصہ دریافت کرنے کے واسطے یہ دیکھنا چاہیئے کہ لاش مین کسیقدر گرمی ہے یا نہین یا وہ سخت ہو یا گلی ہوئی ہے اور اُس مین سٹرانیند کس قدر آ گئی ہے +

دوم طور ہتیار کے ہونے کا - جب کوئی شخص اتفاقیہ یا خودکردہ زخم سے مرجاتا ہو اور وہ زخم یا تو فوراً یا چند منٹ بعد مہلک ہونیوالا ہوتا ہو تو ہتیار اکثر یا تو لاش کے قریب یا تہوڑے ہی فاصلہ پر ہوتا ہو - اگر قریب پایا جاوے تو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ جسم کے کس طرف ہو - اگر کسیقدر فاصلہ پر ہو تو سوچنا چاہئے کہ وہ اُس جگہہ گر گیا ہو یا متوفی نے وہان پہینک دیا یا رکھہ دیا ہو + اگر کسی نے اُس لاش کو ادہر اُدہر کردیا ہو تو اُسکے اور ہتیار کے نسبتی موقع کی سماعت نہ ہوگی + اکثر ایسا ہوتا ہو کہ ہتیار یا تو خودکش کی لاش کے ہاتہہ مین یا اُسکے پاس ہی ہوتا ہو +

سوم - ہتیارون پر خون - یہ کچھہ ضرور نہین ہو کہ جس ہتیار سے زخم پیدا کیا گیا ہو اُسپر خون لگا ہو کیونکہ جب کوئی ہتیار جلد بہو نکا جاتا ہے یا جب اُس سے جلد زخم پیدا کیا جاتا ہو تو زخم کے مقام کی رگین پہلے دب جاتی ہین اور جب وہ ہتیار زخم سے نکال لیا جاتا ہو تب اُن رگون سے خون چہوٹتا ہے - علاوہ ازین ہتیار کے نکالتے وقت زخم کی لبون سے وہ صاف ہو جاتا ہو + جب کوئی آلہ پہلی دفعہ کپڑون کے اوپر سے بہونکا جاتا ہو تو باہر کیطرف خون نہین بہی بہ سکتا ہو لیکن اسی آلہ کو اگر دوسری دفعہ بہونکا جاتا تو کپڑون پر خون ضرور لگ جائیگا بشرطیکہ ہتیار دہوئے

نہ جاوے - اور ایسا ہی ہو سکتا ہی کہ بعد پیدا کرنے زخم کے چہری یا کٹاری کے پہل کو دہو کر خون صاف کر دیا گیا ہو پس اِن آلون کے دستون کے اندر باہر اور اُس جوڑ کو جہان سے وہ کہلتے اور بند ہو سکتے ہین خوب طرح دیکہین کہ اُنمین خون ہے یا نہین اور چہری کے پہل پر جو کچھہ لکہا ہو اُسکو بہی ملاحظہ کرین + جب آلہ پر خون ہوتا ہی تب یا تو وہ گیلا یا خشک ہوتا ہی یا کسیقدر منجمد یا آلہ کے پہل پر خون کا سرخ زردی مایل صرف نشان ہوتا ہی + اگر خون جما ہوا ہو تو اغلب ہی کہ وہ خون کسی زندہ آدمی یا حیوان کا ہی یا ایسی کا جو ابہی مرا ہو +

چہارم - بال یا دیگر اشیا ہتیارون پر - بعض دفعہ ہتیارون پر خون نہین پایا جاتا بلکہ جب وہ ہتیار دبانے والا یا کاٹنے والا ہوتا ہی تب اُس پر چند بال یا کپڑے کے ریشے پائے جا سکتے ہین - پس اِس صورت مین حکیم سے یہ پوچہا جاتا ہی کہ وہ بال آدمی کا ہی یا حیوان کا یا جو ریشے ہین وہ اُن کپڑون کے ہین جو متوفی یا مجرم کے بدن پر ہین + جب کسی ہتیار پر خون جما ہوا ہو تو پہلے اُسکو باریک بین سے دیکہین اور تب صاف کرین اور اُس منجمد خون مین اگر بال یا کپڑے کے ریشے یا پشم چمٹی ہوئے ہون تو اُنسے بہت مدد مل سکتی ہے +

پنجم - ٹیٹوزڈ یا لے - سے - رسے - ٹیڈ زخمون مین بعض دفعہ غیر اشیا پائے جاتے ہین جن سے زخمون کے پیدا ہونے کا طریقہ دریافت ہو سکتا ہے +

پنجم نشان خون کے کپڑے یا مکان کے اسباب پر - متوفی کے کپڑے اور اُسکے مکان کو خوب طرح دیکھین کہ اُن پر خون کی نشان ہین یا نہین اور یہ کہ کس مقام پر زیادہ خون ہے - کیونکہ زیادہ خون اُسی مقام پر ہوگا جہان مجروح مرا ہے +

مجروح کے زخم سے مکان کے جا بجا خون بہ سکتا ہے اگر ایسا ہو تو دیکھین کہ اُن مقامات مین خون کا سلسلہ ہے یا نہین - مکان کے اسباب اور کپڑون پر اگر خون کے نشان پائے جاوین تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ متوفی بعد زخمی ہونے کے اِدہر اُدہر پہرتا رہا تہا اور یہ کہ بعد مُہلک زخم کے قاتل سے دو رہا تہا یا نہی کرتا رہا تہا - اِن صورتون مین یہ بہی دیکہنا چاہیئے کہ کپڑون پر خون کے بڑے بڑے دہبتے ہین یا چہینٹین ہین - چہینٹین کسی شریان کے کٹ جانے سے پیدا ہونگی - اگر زخم گلو یا سینے پر ہو تو دیکہین کہ خون سامنے کیطرف بہا ہی یا ایسا بہا ہی کہ بغلون یا گردن کے اردگرد جم گیا ہی کیونکہ اِن علامتون سے بعض دفعہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ متوفی زخمی ہوتے وقت کہڑا تہا یا بیٹہا تہا یا لیٹا ہوا تہا - کیونکہ جب لیٹے رہنے کیحالت مین گلا کٹ جاتا ہی تو یہ ظاہر ہی کہ خون گردن کے اِدہر اُدہر بہے گا اور بدن کے سامنے نہین +

خون یا صدمہ کے نشان لاش پر - جب لاش کا امتحان کرین تب اُسکے گلو اور مُنہہ کیحالت کو ضرور دیکہین کیونکہ قاتل جب کسی پر خواب مین حملہ کرتے ہین تو مقتول کا مُنہہ بند کر دیتے ہین یا اُسکا گلا دبا دیتے ہین

تاکہ چھپنے نہ پائے * متوفی کے ہاتھون کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہئے کیونکہ انپر زخم پائے جا سکتے ہین یا وہ چھلے ہوئے ہو سکتے ہین ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقتول نے قاتل کے ساتھ ہاتھا پائی کی تھی *

خون کے داغ قاتل کے جسم پر- عوام ایسا کہتے ہین کہ قاتل کے کپڑون اور بدن پر ہمیشہ خون کے نشان پائے جاتے ہین مگر یہ قول انکا غلط ہے کیونکہ جب قاتل مقتول کا گلا کھڑے یا بیٹھے یا جھکے رہنے کیحالت مین پیچھے سے کاٹتا ہے تو اُس پر خون کے نشان نہین پائے جا سکتے ہین اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ باوجود پولس کی نگرانی کے بھی مقتول انپر کپڑے بدل ڈال سکتا ہے *

خون کے دھبّون کا امتحان -جب کوئی مشکوک داغ کپڑون یا ہتیار یا اسباب پر ہوتا ہے تو عوام اُسکو خون کا نشان قیاس کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ان داغون کی پہچان نہایت آسان ہے لیکن حقیقت مین اس امر کی پہچان نہایت مشکل ہے - ہان جب وہ داغ بڑے اور تازہ ہوتے ہین تب شاید وہ پہچانے جاوین- لیکن جب داغ حال یا عرصہ کے رنگین پشمینہ لباس پر ہوتے ہین یا جب کالی پوشاک یا رنگ آلودہ ہتیار پر نہایت چھوٹے چھوٹے یا باریک خطون کے طور پر ہوتے ہین تب بجز تجربہ کار حکیم کے دوسرا اُنکو پہچان نہین سکتا

کیمیاوی شناخت- کوئی کیمیاوی شناخت ایسی نہین ہے جس سے خون صاف صاف ثابت ہو سکے- پس خون کی سرخ رنگت

کی خاصیتون سے جس کو اصطلاح مین ہے - ما ٹین کہتے ہین ہم خون کا
گمان کرسکتے ہین کیمیاوی خاصیتین خون کی رنگت کی یہ ہین کہ
اول سرد پانی مین یہ حل ہوجاتا ہی اور رنگ اُس عرق کا خوب سرخ ہوتا ہی ؂
دوم - اُس عرق مین چند قطرے ایمو - نیا کے ملانے سے سُرخ رنگ اُسکا
قرمزی یا سبز رنگ مین بدل نہین جاتا - اگر ایمو - نیا کا عرق گاڑھا ہو یا بہت سا ملایا
جاوے تو سرخ رنگ اُس عرق کا بہورا ہوجاتا ہی ؂
سوم - اگر وہ سرخ عرق جوش دیا جاوے تو جم جائیگا - رنگ اُسکا بالکل
دور ہوجائیگا اور ایک گدلا بہورے رنگ کا منجمد نیچے بیٹھ جائیگا ؂ خون
کی سرخ رنگت مین ہمیشہ تہوڑا بہت البیو - من ہوتا ہے جس باعث
بعد خشک ہونے کے کپڑون پر خون کے داغ سخت ہوجاتے ہین
مگر جب کوئی سرخ داغ کوچی نیل یا کسی پہول یا پہل کا ہوتا ہی تو وہ خشک
ہونے سے مثل خون کے داغ کے سخت نہین ہوجاتا ہی اور نہ باریک بین
کے نیچے ویسا نظر آتا ہی جیسا خون کا خشک ٹکڑا نظر آتا ہی ؂
چہارم - خون کے سرخ عرق مین اگر تازہ بنا ہوا ٹنکچر - اف - گوا - کم ملایا
جاوے تو ایک سفید سرخی مایل منجمد تہ نشین ہوجائیگا - اگر اُس مین اثیہر
مین بنا ہوا پیر - راک - سائیڈ اف ہائیڈروجن کا عرق ملایا جاوے
تو جلد ایک خوبصورت نیلا رنگ پیدا ہوجائیگا - اُس مین اگر کافی مقدار الکحل
کی ملائی جاوے تو وہ منجمد حل ہوجائیگا لیکن کوچی - نیل یا دیگر قسم
کی سرخ رنگت مین جب اِسیطرح ٹنکچر اف - گوا - کم ملایا جاوے تب سُرخی

مایل عرق پیدا ہوگا مگر پے - راک - سائیڈ اف ہائیڈروجن کے ملانے سے
اُس مین کسی طرح کا تغیر نہین واقع ہوتا ٭ پس چاہیے خون آدمی کا ہو چاہی
حیوان کا اوپر کی کیمیا وی شناخت سی پہچانا جا سکتا ہے ٭

خون کے داغ کپڑون یا پشمینہ پر - وہ کس عرصہ یا کس تاریخ کے ہین

فرض کرو کہ کپڑا سفید یا قریب سفید کے ہی اگر خونکا داغ حال کا ہی تو رنگ
اُسکا سُرخ ہوگا لیکن تہوڑے بہت عرصہ بعد وہ رنگ کسیقدر بہورا ہو جائیگا
مگر بعد پانچ یا چہہ روز کے خونکا داغ بتلایا نہین جا سکتا ہی ٭

شناخت خون کے ہتیارون پر - اگر ہتیار مجلا ہو اور اُس پر خون
کے داغ ہون تو اُسکی پہچان آسان ہی لیکن جب عرصہ کا ہوتا ہی اور کسی
زنگ آلودہ ہتیار پر ہوتا ہی تب اُسکی پہچان مشکل ہے - اگر داغ بڑا اور خشک
ہی تو تہوڑا سا اُسکا کہرچ لین اور قدرسے آب مقطر مین حل کرکے کسی گہڑی کے
شیشہ پر رکہین اور پہچان کر کیمیاوی شناخت سی پہچانین - اگر پانی میز
حل کرنے سے رنگ اُس عرق کا سُرخ یا کسیقدر بہورا نہ ہو جاوے تو
وہ داغ خونکا نہین ہے اور جو سرخ ہو جاوے تو اُسکو اوپر کی کیمیاوی
شناخت سی پہچانین - جب ہتیار پر کوئی نباتی عرق لگایا جاتا ہے تو
اُسپر ایسا داغ مثل خون کے پڑجاتا ہی کہ حکیم غلطی کہا جا سکتا ہی مثلاً اگر
لیمو یا رنگترے کا رس کسی چہری یا تلوار کے پہل پر لگایا جاوے اور
چند روز تک اُسکو ہوا مین کہلا رکہہ دیا جاوے تو اُسپر سائے - ٹرییٹ
اف - ایرن کا سُرخ داغ مثل خون کے داغ کے پڑجائیگا - اس قسم کے

داغ کی پہچان یہ ہے کہ وہ داغ پانی مین حل ہو جائیگا اور بعد چہاننے کی ایک بہورا زردی مایل عرق ہوگا - جو خون کی رنگت سے بالکل نرالا ہوتا ہی اُسمین امیو - نیا ملانے سے رنگ نہین بدلیگا اور اگر فرو - سائے نائیڈراف - ایرن ملادین تو رنگ اُسکا فوراً نیلا ہو جائے گا ؞

شریانی اور وریدی خون - جب خون کو بہے ہوئے چند روز گزر جاتے ہین اور جب کپڑون یا اسباب پر لگ کر خشک ہو جاتا ہی تب وریدی اور شریانی خون مین فرق کرنا ممکن نہین ہے اِس سے چندان حرج بہی نہین ہے کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ شدید زخمون سے ایک ہی دفعہ دونو قسم کا خون نہین بہتا ہے - لیکن جب یہ دونو قسم کے خون حال مین بہے ہوئے ہوتے ہین تب اُنکی رنگت سی اُنکو فرق کر سکتے ہین کیونکہ شریانی خون نہایت سُرخ ہوتا ہی اور وریدی سیاہی مایل - لیکن جب وریدی خون تہوڑے عرصہ تک ہوا مین کہلا رہتا ہی تب رنگت اُسکی بھی مثل شریانی خون کے سُرخ ہو جاتی ہے ؞ یہ بہی نہین کہا جا سکتا ہی کہ فلانا خون مرد یا عورت کا ہی یا جوان یا بچے کا ؞

جب خون باریک بین کے نیچے دیکہا جاتا ہی تب اُسمین خون کے سُرخ اور سفید کیسے نظر آتے ہین ؞

خون کی نسبت بعض دفعہ حکیم سے یہ دریافت کیا جاتا ہی کہ بتلاؤ آیا یہ خون حیوانکا ہے یا اِنسان کا - جب خون خشک ہو جاتا ہی تب نہ تو کیمیاوی ترکیب سے اور نہ باریک بین سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ خشک خون

وریدی یا شریانی ہے ✣

سبب زخمون سے مرنے کا - جب کسی زخم سے ایک ہی دفعہ خون بہتا رہتا ہی تب بھی مجروح مرجا سکتا ہے یا جب کوئی عضو اندرونی مثل قلب یا شش یا دماغ کچل جاتا ہے تب بیمار فوراً مرجاتا ہی اور بیرونی صدمہ سے بہی مریض کا دم فوراً نکل جا سکتا ہے ✣ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ زخم کے سبب جب ٹے ۔ نس یا ارسی ۔ سی ۔ پی ۔ لس یا گنگرین کی بیماری ہوجاتی ہی تب بہی بیمار مرجا سکتا ہی ✣

زخم جسم کے مختلف مقامات کے

سر کے زخم - جب سر کا چمڑا زخمی ہوجاتا ہی تب اُس مین مرض ارسی ۔ سی ۔ پے ۔ لس کے ہونیکا اندیشہ ہوتا ہی ✣

سر کی ہڈی کا ٹوٹ جانا - سر کے ہڈی اور کسی دوسرے مقام کی ہڈی کے ٹوٹ جانے مین بالکل فرق نہین ہی بشرطیکہ دماغ اور اُسکے پردون کو صدمہ نہ پہنچے - سر کے صدمہ مین اسباب کو بہی یاد رکھنا چاہئے کہ سر کے جس مقام پر صدمہ پہنچتا ہے ہمیشہ اُسی مقام کی ہڈی نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اُسکے مخالف جانب کی ہڈی پر صدمہ کا اثر پہنچتا ہے مثلاً جب سر کی چندیا پر صدمہ پہنچتا ہی تب پیندے کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے ✣ علاوہ ازین سر کے مختلف مقامات کی ہڈی کی دبازت کا لحاظ رکھنا چاہئے مثلاً کن پٹی پر بہ نسبتاً دُر مقامات کے زیادہ

صدمہ پہنچتا ہے +

خاص دماغ کو صدمہ پہنچنا - دماغ کا ہل جانا یعنی کنکاشن جب سر پر ضرب شدید پہنچتا ہی تب دماغ ہل جاتا ہی اور علامات فوراً ظاہر ہو جاتی ہین اور ہوش مین آنے سے پہلے ہی بیمار مرجاتا ہی - بعض دفعہ دماغ کے ہل جاتے ہی وہ دب بہی جاتا ہے (کم - پرے - شن) یہ ٹہیک نہین کہا جا سکتا ہی کہ صدمہ پہنچنے کے کتنے عرصہ بعد بیمار مرجاتا ہی - کیونکہ بعض دفعہ تو چند گہنٹے کے اندر بیمار مرجاتا ہی اور بعض اوقات کئی دنون یا ہفتون یا مہینون بعد ہلاک ہوتا ہی اور ان صدمات کی نسبت یہ بات قابل یاد رکہنے کے ہی کہ ضرب کے پہنچتے ہی بیمار کو چندان تکلیف نہین ہوتی مگر کئی دنون کے بعد علامات کم - پرے - شن یا دماغ کے انفلامیشن کی ظاہر ہو پڑتی ہین +

دماغ کا دب جانا یعنی کم - پرے - شن - افدی - برین سر کی ہڈی ٹوٹ کر جب دماغ کو دباتی ہے یا جب خون یا سیرم سے دماغ پر بوجہہ پڑتا ہی تب کم - پرے - شن ہو جاتا ہی - خون اکثر دماغ کے پیندے یا بطون یا خود دماغ کی ساخت مین جمع ہو سکتا ہی +

نخاع کو صدمہ پہنچنا - مثل دماغ کے نخاع بہی بسبب جمع ہو جانے خون یا سیرم یا ٹوٹ جانے پشت کی ہڈی کے یا تو ہل جا سکتا ہے یا دب جا سکتا ہے +

چہرہ کے زخم - ان زخمون سے چہرہ اکثر بگڑ جاتا ہی اور چونکہ دماغ قریب ہوتا ہی تو ان زخمون کے سبب وہ بہی مبتلا ہو سکتا ہی +

گلو کے زخم - خودکش اکثر اپنا گلا کاٹ کر اپنے کو ہلاک کرتے ہین اور بعض دفعہ قاتل بہی اس اُمید پر مقتول کا گلا کاٹتا ہی کہ اورون کو معلوم ہوجائے کہ مقتول نے خود اپنے کو ہلاک کیا ہی - جب صرف گلی کے سامنے کا حصہ کٹتا ہی تو اسقدر اندیشناک نہین ہوتا جیسے اسکے دہنے یا بائین جانب کے زخم ہوتے ہین کیونکہ دونو طرف گلے کے بڑی بڑی رگین ہوتی ہین *

سینہ کے زخم - جب صرف سینہ کی دیوار زخمی ہوتی ہی تب اس مین کسی خاص قسم کا اندیشہ نہین ہوتا لیکن جب صدمہ شدید کے باعث پسلی کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہی یا کسی عضو اندرونی کو صدمہ پہنچتا ہی تب وہ مہلک ہوجاتا ہی *

شُش کے زخم - صریح نتیجہ شُش کے زخمونکا سیلان خون ہے نہین تو انفلامیشن ہوجاتا ہی *

قلب کے زخم - دل پر جب بہونکنے کا زخم ہوتا ہی تب بسبب سیلان خون کے فوراً مہلک ہوجاتا ہے مگر بعض دفعہ جب زخم ترچھا ہوتا ہی یا جب کوئی شئے غیر اُس زخم کے سوراخ مین پہنس جاتی ہی تب گھنٹون یا دنون تک بیمار زندہ رہ سکتا ہے *

شکم کے زخم - اپے - گسٹرک ارٹری کے کٹ جانے سے یا شکم کے کسی عضو اندرونی کے زخمی ہوجانے سے بیمار مرجا سکتا ہی *

جگر کا زخم - جب اِس عضو مین کسی آلہ کے بہونکنے کا زخم ہوتا ہی تب

سیلان خون یا انفلامیشن کے سبب بیمار مرجاتا ہی +

معدہ کا زخم - صدمہ کی چپیٹ سے یا خون کے جاری ہونے سے معدہ کے اندر جو کچھہ ہو اُسکے بہ کر پردہ پے - ری - ٹو - نی - ام مین انفلامیشن ہونے کے سبب بیمار مرجا سکتا ہی + مگر اکثر اوقات معدہ کا زخم مُہلک نہین ہوتا +

رودون کا زخم - مثل معدہ کے یہ بہی زخم اسیطور پر مہلک ہو سکتے ہین +

باب یازدھم

ڈوب مرنا

جب کوئی شخص ہوش و حواس مین اپنے کو پانی مین گرا دیتا ہی تو پہلے غرق ہو جاتا ہی پہر فوراً اوپر آجاتا ہے - تیراک ہو تو تیر کر اپنے کو بچانے کی کوشش کرتا ہی آخر کار تہک کر لاچار ہو جاتا ہی - پہر بہی بے تکا ہاتہہ پاؤن مارتا ہی اور جو کچھہ اُسکے ہاتہہ لگتا ہی چاہے وہ چیز بہتی ہو یا پیندے مین قائم ہو یا کنارہ پر اُگی ہو اُسی حالت مین کبھی تو پانی پر ہو کر دم لے لیتا ہے اور کبھی پہر ڈوب جاتا ہی جب پانی ہوا کی نالی مین جاتا ہی تو کہانسی اُٹھتی ہے جس سے قے ہو کر قدرے پانی اور شُش کی ہوا نکل جاتی ہی - غرض اسیطور پر کئی مرتبہ کی کوشش کے بعد بالکل ڈوب جاتا ہی اور دم لینے کی کوشش سے پانی پیتا جاتا ہی اور شُش سے ہوا نکلتی جاتی ہے آخر کار جب بالکل ڈوب جاتا ہی تب ہوا کے بلبلے اُسکے سینہ سے نکلنے لگتے

ہین - بہت سا پانی تو معدہ مین جاتا ہی اور باقی شش مین داخل ہوتا ہی
وہن اور ہوا کی نالیون کے لعاب اور دم کشی اور برآمدگی دم کی ہوا کے
ساتھہ وہ پانی ملکر کف بنجاتا ہی - چنانچہ ڈوبے ہوے کی لاش مین اسیواسطے
کف پایا جاتا ہی - غرض اسصورت مین وہی علامتین پائی جائینگی جو دم بند
ہوکر مرنے سے پیدا ہوتی ہین - لیکن تیراک کی موت کا سبب تھک جانا
ہی - بعض دفعہ ایسا بہی ہوسکتا ہی کہ آدمی ڈوب جاتا ہی پہر بہی اُسمین علامات
نتو دم بند ہوکر مرنے کی اور نہ تھکان کی پائی جاتی ہین اور نہ ایسا ہوسکتا
ہی کہ ڈوبتے ہی ہوش بالکل جاتے رہین جیسے مرگی اور نشہ کی حالت مین
اور خوف کے باعث جب آدمی پانی مین گرتا ہے تو گرتے ہی نیچے چلا جاتا
ہی اور بلا ہاتھہ پاؤن مارے مرجاتا ہی - پس اسصورت مین صدمہ کے سبب
یا بباعث کمی خون کے مرتا ہے - بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ آدمی
سر کے بل پانی مین گرتا ہی اور پتھر یا لکڑی یا صرف پانی ہی پر ٹکر کہانے
کے باعث دماغ اُسکا ہل جاتا ہی (کن - کشن) اور وہ مرجاتا ہی یا ایسا ہوتا
ہی کہ جب پانی مین اوندھا گرتا ہی تو اُسکے سینہ یا معدہ مین صدمہ پہنچتا ہی
اور وہ فوراً مرجاتا ہی علاوہ ازین سردی یا گہبرا کر جان بچانے کی شدید
کوشش کے باعث مرض اِ - پو - پلکسی ہوجا سکتا ہی یا کسی دل کی بیماری
کے سبب وہ مرجا سکتا ہی - پس یاد رہی کہ جب آدمی پانی مین گرتا ہے تو
کئی سببون سے مرجا سکتا ہی چنانچہ دم بند ہوکر - یا تھکان - یا صدمہ -
یا اِ - پو - پلکسی کے سبب کچھہ تو دم بند ہوکر اور کچھہ اُن سببون سے جنکا

ذکر اوپر کیا گیا ہی *

ڈوبی ہوئی لاش کا امتحان فوراً کرنے سے یہ علامات پائی جائینگی - چہرہ اور سارا بدن یا تو پیلا یا کسیقدر نیلا ہوگا اور جا بجا گہرے رنگ کے نیلے دہبے بہی ہونگے * چہرہ اکثر بگڑا ہوا نہین ہوتا زبان پہولی ہوئی اور دانتون کے درمیان آکر دب جاتی ہی اور شاذ و نادر نکلی ہوئی اور بہت ہی کم کٹی ہوئی ہوتی ہی منہہ کے اندر اور ہوا کی نالیون مین بہی خون آمیز کف ہوتا ہے اور قصبات الریہ مین پانی - بعض دفعہ اُس پانی کے ساتہہ مٹی یا ریت یا گہاس پہوس بہی ملے ہوتے ہین - ہوا کی نالیون کا میو-کس پردہ بعض دفعہ خون سے پُر ہوتا ہی - شش مین بہت سا پتلا سیاہ خون ہوتا ہی جس سے دونو وی - نا - کے - وا اور قلب کے دہنے خانے پُر رہتے ہین لیکن بائین خانہ اور ایارٹا کسیقدر خالی رہتا ہی - معدہ ہمیشہ پانی سے پُر رہتا ہے روودونکا رنگ گلابی ہوتا ہے - جگر تلی اور گردے خون سے پُر ہوتے ہین اور مثانہ مین بعض دفعہ خون آمیز پیشاب ہوتا ہی - ناخنون مین اکثر مٹی یا ریت لگی ہوتی ہے - انگشت بعض دفعہ چہلی ہوئی ہوتی ہین اور ہاتہون مین پانی کے بوٹے اٹکے ہوئے ہوتے ہین - پانی مین گرتے وقت اگر کوئی ضرب و زخم پیدا ہو جاوے تو بدن پر اُنکے بہی نشان پائے جاسکتے ہین * لاش اگر عرصہ تک پانی مین رہے یا عرصہ تک ہوا مین کہلی رہے اُسکے چہرہ کی پیلی یا اودی رنگت بدل جاتی ہے اور چہرہ لاش کا سوج جاتا ہی اور جسم کے مختلف حصون پر بڑے بڑے نیلے دہبے پڑ جاتے ہین *

جب صدمہ یا غشی یا تہک جانے کے سبب سے پانی مین آدمی مرجاتا ہے تب شُش کی ہوا کی نالیون اور معدہ مین پانی نہین پایا جاتا ہے - دل کے خانون یا بڑی بڑی رگون مین یا تو خون نہین ہوتا یا وہ خون سے پُر ہوتی ہین دماغ اور اعضاے اندرونی حالت صحت مین ہوتے ہین + علامات کَن - کشن اور اِ - پو - پلکسی اور دل کی بیماری کی لاش کے چیرنے سے ثابت ہوسکتی ہین +

جب اسباب موت کے مختلف ہوتے ہین تب لاش کو چیرنے سے دم بند ہوکر مرنے کے آثار خوب نمایان نہین ہوتے - مُنہہ مین پانی کم ہوگا ہوا کی نالیون اور معدہ مین پانی اور کف کم ہوگی اور اعضاے اندرونی مین بہی اجتماع خون کا کم ہوگا +

جب کوئی لاش پانی مین پائی جاتی ہے تب عدالت حکیم سے کئی باتین دریافت کرتی ہے - پہلے تو یہ کہ بتلاؤ آیا یہ شخص ڈوب مرا ہے - غرض جب کوئی لاش پانی مین پائی جاتی ہے تب یا تو ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ شخص قدرتی موت سے مرا ہو یا کسی نے اُسکو مار کر پانی مین پہینک دیا ہو یعنی ایسا ہوسکتا ہے کہ پہلے کسی نے اُسکا دم بند کردیا ہو یا گلا گہونٹ دیا ہو اور تب موت کے اصل سبب کو چہپانے کے لئے لاش کو پانی مین پہینک دیا ہو + اِس مشکل سوال کے جواب کے واسطے اُن علامات کو ملاحظہ کرنا چاہئے جو ڈوبی ہوئی لاش کو چیرنے سے پائی جاتی ہین اور تب یہ دیکہنا چاہئے کہ آیا وہ ڈوبنے سے پہلے پیدا ہوئی تہین یا نہین + اور یہ بہی بات کرنا چاہئے کہ جب بعد موت کے عرصہ دراز تک لاش پانی مین پڑی رہتی

ہو تب آیا وہ علامتین جو باعث موت کا بتلائی گئی ہین لاش کے پانی میز ہونے سے پیدا ہو سکتی ہین یا نہین ٭

پس اُن علامتون مین سے جو ڈوبے ہوئے کی لاش مین پائی جاتی ہین بعض تو خاص ڈوبی ہی ہوئی لاش کی ہوتی ہین اور بعض کسی اور طور پر دم بند ہو کر مرنے سے پیدا ہوتی ہین - اِس دوسری جماعت کی علامتین یہ ہین کہ زبان کا سوج جانا اور اُسکا ایک خاص وضع پر ہونا - جسم کے بعض مقامات کا پھیکا اور بعض کا گلابی یا نیلا رنگ - دماغ اور دیگر اعضا سے اندرونی کا خون سے پُر ہونا - شُش کا بہت پھول جانا - پُر ہونا دل کے دائین خانہ اور خالی ہونا بائین کا - خون کا پتلا ہونا - اور نشا ذونا در مثانہ مین خون آمیز پیشاب کا ہونا ٭ اور پہلی جماعت کی علامتین یہ ہین کہ چھل جانا اُنگلیون کا - ریت یا مٹی کا ہونا ناخنون مین - ہاتھون مین ہونا پانی کے کسی بوٹے کا - معدہ مین ہونا پانی کا - مُنہہ اور ناکون مین کف کا ہونا - کف پانی ریت یا مٹی کا ہونا ہوائی نالیون مین اور سُکڑ جانا قضیب کا ٭

ڈوبے ہوئے کی لاش کے چیرنے سے جو خاص علامتین پائی جاتی ہین اُن کی تشریح

چھل جانا اُنگلیون کا - اکثر تو یہ علامت لاش مین نہین پائی جاتی ہے اور جو پائی جاوے تو ڈوب مرنے کا گمان ہوتا ہے یقیناً نہین کہا جا سکتا کہ ہان وہ شخص ضرور ڈوب ہی مرا ہے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہو کہ جبرًا

ڈبونے سے پہلے شاید انگلیان اسکی کسی سخت چیز پر گڑ ہی گئی ہون اور یہ
کہ پانی کی دھار سے بہی انگلیان چہل جاسکتی ہین +

ریت یا مٹی کا ہونا ناخنون مین - اِس علامت سے احتمال یہ ہوتا ہے
کہ وہ شخص زندہ پانی مین گرا ہے - کیونکہ جیسے اسکی انگلیون کے چہل جانے
کی علامت سے ویسے اِس علامت سے بہی یہ پایا جاتا ہے کہ ڈوبتے وقت
اُس نے پانی کے کنارے یا تہ کو ہاتہون سے پکڑا تہا - لیکن ایسا بہی ہو سکتا
ہے کہ جب لاش عرصہ تک پانی مین ہوتی ہے تو اُسکی ناخنون مین ریت یا
مٹی جم جاسکتی ہے +

اگر مٹہیان بند ہی ہون اور انمین پانی کے بوٹے پائے جاوین تو اِس
علامت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ غالبًا وہ شخص ڈوب مرا ہے +

معدہ مین پانی کا ہونا - جب معدہ مین پانی ہوتا ہے تب بہی غالبًا گمان
ڈوب مرنے کا ہوتا ہے خاصکر جب اُس پانی مین وہی بوٹے ہون جو اُس میز
پیدا ہوتے ہین - اِس صورت مین ایسا کہا جاسکتا ہے کہ ڈوبنے سے پہلے
متوفی نے پانی پی لیا تہا - لیکن یہ قرین قیاس نہین ہے کہ ڈوبنے سے
تہوڑے ہی پہلے اُس نے پانی پی لیا ہو - اِس علامت سے احتمال ڈوب مرنے
کا ہوتا ہے لیکن معدہ مین پانی کے نہ ہونے سے اُسکا خلاف ثابت نہین
ہوتا - کیونکہ جب آدمی بالکل ڈوب جاتا ہے اور اوپر نہین اُٹہتا ہے تب پانی
پی نہین سکتا اور یہ کہ شاید اُس شخص نے اپنے پر جبر کیا ہو اور پانی نہ پیا
ہو - بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ معدہ مین پانی داخل ہو اور بعد موت کے

نہ پایا جاوے کیونکہ اگر لاش کو کوئی ٹانگون کے بل لٹکا دے تو پانی گر جائیگا اور یہ کہ اگر پانی سے نکالکر لاش کو عرصہ تک باہر رکھہ دیا جاوے تو معدہ کے مسامات سے وہ پانی رس رس کر بہ جا سکتا ہے پس پانی کے نہ ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ وہ شخص ڈوب نہین مرا ہی*

کف پانی مٹی یا ریت کا ہونا ہوا کی نالیون مین - یہ علامت ڈوبے ہوئے کی موت کے ثبوت کے لئے کافی نہین ہی کیونکہ جب آدمی دم بند ہوکر یا بسبب مرگی یا مرض سکتہ کے مرجاتا ہی تب بہی اُس کی ہوا کی نالیون مین کف پایا جاتا ہی*

پانی کا ہونا شش مین - جب آدمی ڈوب مرتا ہی تب اکثر اُس کے شش مین پانی سما جاتا ہی - لیکن ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ جب کسیکو مار کر پانی مین پہینکدیتی ہین تب بہی پہیپڑے مین پانی داخل ہو جاتا ہی*

کف کا ہونا منہہ اور نتہنون مین - یہ بہی علامت ڈوب کر مرجانے کی ہی - اس علامت کی نسبت بہی وہی اعتراضات بتہیں لئے جا سکتے ہین جو ہوا کی نالیون مین کف کے ہونے کی نسبت کئے گئے*

سکڑ جانا قضیب کا - ڈاکٹر کیسپر یہ فرماتے ہین کہ جب کوئی ڈوب مرتا ہی تو ہمیشہ اُسکا قضیب سکڑ جاتا ہی*

اوپر کے بیان سے یہی پایا جاتا ہی کہ ڈوب مرنا کسی ایک علامت کے ہونے سے ثابت نہین ہو سکتا ہی لیکن جب کئی علامتین پائی جاوین تب گمان قوی ڈوب مرنے کا ہوتا ہی - یہ بات بہی قابل یاد رکہنی کے ہی

کہ جو جو خاص علامتین ڈوب مرنے کی ہین وہ قائم نہین رہتین کیونکہ جاڑے کے دنون مین اگر لاش پندرہ یا اٹھارہ دن تک پانی مین ہو تب بھی علامات مذکور پائی جاسکتی ہین لیکن گرمیون مین دو تین ہی دن کے بعد منعقود ہو جاسکتی ہین - اور لاش کو اگر ہوا لگے تو جلد معدوم ہو جاتی ہین اور شدت کی گرمی مین چند گھنٹے ہی کے اندر غایب ہو جاتی ہین ڈوب مرنے کی جو جو علامتین اوپر بیان کی گئی ہین اُنسے مقدمہ ثابت ہو سکتا ہی یا نہین - یہ بات لاش کے دیگر حالات مگر خاصکر حالات ذیل کے ہونے نہونے پر منحصر ہے چنانچہ

نشان ضرب و زخم کے - ڈوبی ہوئی لاش پر ضرب و زخم کے ہونے کی نسبت حکیم سے تین باتین دریافت کیجاسکتی ہین -

اول یہ کہ آیا وہ ضرب و زخم حالت زندگی مین پیدا کئے گئے تھے -

دوم - اگر ایسا ہی ہے تو یہ بتاؤ کہ وہ ایسے ہین جیسے ڈوبنے سے پہلے آدمی مرجاسکتا ہی *

سوم یہ کہ ضرب و زخم مذکور اتفاقیہ یا خود کردہ تھے یا کسی قاتل کے ہاتھ سے پیدا کئے گئے تھے *

پہلے اور تیسرے سوال کا جواب باب ضرب و زخم مین بخوبی دیا گیا ہی *

دوسرے سوال کے جواب کی نسبت ان باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ جب کوئی لاش پانی سے نکالی جاوے اور اُس پر نشان ضرب و زخم کے پائے جاوین تو وہ پانچ طور سے پیدا ہو سکتے ہین چنانچہ

اول کہ کسی نے اُسکو پہلے مار ڈالا ہو اور پھر اُسکی لاش کو پانی مین پھینک دیا ہو
دوم اُسکو کسی غیر یا اپنے ہاتھ سے سخت صدمہ پہنچا ہو بعد ازان کسی غیر نے یا خود اُس نے اپنے آپ کو پانی مین گرا دیا ہو ❖

سوم - موت کے وقت اپنے بچانے کی کوشش سے شاید اُس کا بدن چھل گیا ہو ❖

چہارم - پانی کے زور سے شاید لاش کسی پتھر وغیرہ سخت چیز پر ٹکر کہا گئی ہو ❖

پنجم - پانی مین گرتے ہی لاش کو سخت صدمہ پہنچا ہو -

اول - جب کسیکو مار کر پانی مین پھینک دیا جاتا ہی تب ڈوب کر مرجانے کی علامتین موجود نہین ہوتی ہین -

دوم - اگر ایسا ہو کہ متوفی کو سخت زد و کوب کر کے کسی نے زندہ پانی مین ڈبو دیا ہو تو اُس کی لاش مین چند علامتین ڈوب کر مرجانے کی پائی جائینگی مگر اُن کی تعداد اور کم یا زیادہ نمایان ہونا مجروح کی اُس طاقت پر منحصر ہوگا جو بعد ضرب و زخم کے اُسمین باقی تھے ❖

سوم - ڈوبتے ہوئے جب آدمی اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہی تب بدن اُسکا تھوڑا بہت چھل جا سکتا ہے مگر ایسی شدت سے نہین جیسی [illegible] نمایان اسمین منظرہ ہو ❖

چہارم - پانی کے زور سے لاش اگر ٹکر کہا جائے تو بدن پر اکثر چھل جانے یا چھل جانے کے نشان تھوڑے بہت پائے جائینگے ❖

پنجم - جب کوئی آدمی گر جاتا ہو یا اپنے کو اونچے سے کسی سخت چیز پر گرا دیتا ہو تو اُسکو ضرب شدید پہنچ سکتا ہے مثلاً سر ٹوٹ جا سکتا ہو یا کوئی ہڈی ٹوٹ جا سکتی ہے وغیرہ اور جب بہت اونچی جگہہ سے آدمی گرتا ہو تب صرف پانی ہی کی مزاحمت سے ہڈی اُسکی جوڑ سے اکھڑ جا سکتی ہے - پس حکیم کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ کسی اونچی جگہہ سے متوفی پانی مین گرا تھا - پانی کی دہار تیز تھی یا نہین اور گرتے وقت کسی چیز نے مزاحمت کی تھی یا نہین اور بعد خوب تحقیقات کے اُسکو یہ ثابت ہو جاوے کہ اُسمین سے کوئی بھی سبب ایسا نہ تھا جس سے وہ ضرب و زخم پیدا ہو سکتے تھے تب یہ کہہ سکتا ہے کہ ڈوبنے سے پہلے وہ زخم پیدا کئے گئے تھے - جب ایسے پانی مین کوئی لاش پائی جاوے جو تھوڑا اور کھڑا ہو اور اُسپر نشان ضرب و زخم کے ہون تو گمان قتل کا قوی ہوتا ہے ٭

لیکن فرض کرو یہ ثابت ہوگیا کہ متوفی ڈوب مرا ہو تو حکیم سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ بتاؤ متوفی خود ڈوب مرا یا کسی نے اُسکو ڈبو دیا یا اتفاق سے ڈوب مرا ٭

اِس سوال کا جواب دینا نہایت مشکل ہے کیونکہ اگر لاش مین کوئی علامت ضرب و زخم کی نہ ہو تو حکیم یہ نہین کہہ سکتے کہ متوفی پانی مین اتفاق سے گر پڑا یا خود کود پڑا یا کسی نے اُسکو ڈھکیل دیا ٭ اور جب کوئی لاش بہتے ہوئے پانی مین پائی جاتی ہے تب چونکہ یہ دریافت نہین ہو سکتا ہو کہ وہ کس جگہہ سے پانی مین گری تھی اسواسطے ہم کو موت کا وہ ثبوت حاصل نہین ہو سکتا

ہی جو متوفی کے ڈوبنے کی جگہہ کو اچھے طور پر ملاحظہ کرنے سے حاصل
ہوسکتا تہا - اور متوفی کے ہاتہہ مین اگر گہاس پہوس پتے اڑے ہوئے
پائے بہی جاوین تو اُن سے یہ نہین کہہ سکتے کہ اور ون نے اُسکو پانی
مین ڈہکیل دیا تہا کیونکہ اگر خود گر پڑتا تو بہی اُسکے ہاتہون مین پتے وغیرہ
پائے جاتے اور جب آدمی پایاب پانی مین ڈوبتا ہے تو یہ خیال نہ کرنا
چاہئے کہ اُسے کسی نے ڈبو نہین دیا ہے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ طاقتور
کسی کمزور آدمی کے سر کو چنپی بہر پانی مین بہی داب کر مار ڈال سکتا ہے -
لیکن ساتہہ ہی اُسکے یہ بہی یاد رہے کہ بعض دفعہ گہر کے حوض یا کسی اور
جگہہ جہان تہوڑا پانی ہو وہان آدمی خود بہی ڈوب جا سکتا ہے - پس
اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ جب متوفی کی لاش پر کوئی بہی نشان
ضرب وزخم کے نہ ہون تو ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ شخص اتفاق ہے یا خود
ڈوب مرا ہے یا کسی اَور نے اُسکو ڈبو دیا ہے اور اگر ضرب وزخم پائے
جاوین تو جبتک وہ اُس قسم کے نہ ہون کہ جو متوفی نے قبل از ڈوبنے
کے آپ سے پیدا کئے ہون یا پانی مین کسی ایسی چیز پر گرا ہو کہ جس سے
وہ پیدا ہو سکتے ہون یا پانی مین گرتے ہی اپنی جان بچانے کی کوشش
مین وہ مجروح ہوا ہو تبتک اِن باتونکا ثبوت نہین دیا جا سکتا ہی لیکن جب
لاش کے ہاتہہ پانون رسّی سے بندہے ہوئے ہون تو قتل کا گمان
ہوسکتا ہے +

ڈوبے ہوے کا علاج - خشک کپڑے منگوا کر کہلی ہوا مین بہگا

کا علاج فوراً شروع کر دین - ترکیب علاج کی یہ ہی کہ چند لمحہ تک چہرہ کو نیچے کی طرف اِسطور پر رکھین کہ سر بہ نسبت پانون کے نیچا ہو - منہہ کھلا اور زبان باہر نکلی ہو - اب مریض کو چیت کر دین اور ایسی چارپائی پر لٹاوین جسکا سرہانا خوب اونچا ہو اب دونو بازوٗن کو اوپر اُٹھا رکھین اور پانون کو قایم کرین بعد ازان کہنی سے اُن بازوٗن کو پکڑ کر سر پر دو لمحہ تک لے رکھین تب اُنکو دونو پہلو پر لاکر اسی عرصہ تک پسلیون کو خوب دبا رکھین - اِن دونو ترکیبون کو ایک منٹ کے عرصہ مین پندرہ دفعہ کیجاوین جبتک بیمار دم لینے لگے - تب اُن حرکتون کو موقوف کر کے بدن کو گرم تیل یا اینٹ یا کنبل سے خوب سیکین اور نیچے سے اوپر کیطرف ملین - دم لینے کی حرکت کو امونیا سنگھا کر اور سینہ اور چہرہ پر کبھی سرد کبھی گرم پانی چھڑک کر مدد دین - جب دم لینے کی حرکت قایم ہو جائے تب مریض کو قدرے برانڈی پانی کے ہمراہ پلاوین یا چاء پلاوین اور سونے دین - تین چار گھنٹہ یا جبتک یقین کلی نہ ہو جائے کہ مریض مر گیا ہی اِس ترکیب کو جاری رکھنا چاہیے ◆

باب دوازدہم

پھانسی لگ کر مرنا

چونکہ پھانسی لگ کر گلا گھٹکر اور دم بند ہو کر مرنے کے اسباب ایک ہی ہین تو اُنکے علیحدہ علیحدہ بیان سے پہلے یہ ذکر کرنا ضرور ہے کہ آدمی

ان صدمون سے کیونکر مرتا ہے ✣

پس واضح ہو کہ آدمی دم بند ہو کر اُسوقت مرتا ہی جب اُسکا مُنہہ اور ناک کوئی بند کردیتا یا سینہ اور شکم کو اسقدر زور سے دباتا ہی کہ اُن مقام کے عضلات جو دم لینے کے فعل کو مدد دیتے ہین بے حرکت ہو جاتے ہین اور بعض ہوائین بھی ایسی ہین جنسے آدمی کا دم بند ہو جاتا ہی اُنگلیون سے گلا گھونٹ کر دم بند کردیا جا سکتا ہے ✣ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ ہوا کی نالیان اور خون کی رگین دونو پر دباؤ پُہنچتا ہے اور کبھی ہوا کی نالیان تو دب جاتی ہین مگر خون کی رگین دباؤ سے محفوظ رہتی ہین اور کبھی اسکا خلاف وقوع مین آتا ہی لیکن جب رسّی کا پھندا گلو کے نیچے کے حصّہ پر اُس ترکیب سے لگایا جاتا ہے جس سے وہ دباؤ ٹرسے[۱] کیا اور بڑی بڑی رگون کے اُس مقام پر پُہنچے جہان وہ سینہ سے نکلتے اور سینہ مین داخل ہوتے ہین یا جب پھندا مذکور جب ٹرسے کے نیچے لگایا جاتا ہی یا جب لگ کر جسم کے لٹک پڑنے کے بوجھہ سے کِچ جاتا ہی تب دم کی حرکت اور دوران خون دونو کامل طور پر رُک جاتے ہین لیکن ان دونو فعلون کو اُسوقت کم ہرج پہنچتا ہی جب پھندا ٹھیک لے۔ رنگش پر لگایا جاتا ہے کیونکہ آس ھاہی۔ اور ٹرش ہورتہا ہی۔ رابنڈ کریان چونکہ آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہین تو ہوا کی نالی اور خون کی رگین پھندے کے دباؤ سے کسیقدر نیچے ہٹتے ہین ✣

پس یاد رہے کہ نخاع کے صدمہ سے جب دم فوراً نہین نکلتا ہی بلکہ کچھہ عرصہ بعد آدمی مرتا ہی تو باعث اُسکے دو ہوتے ہین۔ ایک تو پھندے کا گلو

[۱] یعنی نرخرہ ۱۲

کے مختلف مقام پر لگنا - اور دوسرا تنفس اور دوران خون کے آلون پر اُسکے دباؤ کا کم و بیش پڑنا - جب ہوا کی نالیان اور خون کی رگین ایک ہی دفعہ دب جاتی ہین تب حکیم سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ بتاؤ موت کا ظاہر سبب کیا تھا - ہوا کی نالیون کا دب جانا یا خون کی رگونکا - یعنی تباؤ آدمی دم بند ہوکر مرا یا باعث اُسکی موت کا مرض ا - پو - پلکسی تھا ؛

سابق مین ایسا قیاس کرتے تھے کہ اِن صورتون مین مریض بہ سبب ا - پو - پلکسی کے مرتا ہو اور یہ بات قرین قیاس ہی ہے کیونکہ اگر دونو کے - را - ٹڈ ار - ٹری کو اُنگلی سے دبائے تو دماغ مین خون نہ پہنچنے کے سبب مریض کو نیند آجاتی ہے اور جنکی طبیعت ا - پو - پلکسی مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے اُنکو صرف گلوبند کے دباؤ کے سببسے مرض ا - پو - پلکسی ہو جاتا ہے - پس رگون کے دب جانے سے جو مرض مذکور پیدا ہو جاتا ہے اِسمین کچھہ شک نہین پھر بھی یہ سوال قایم رہتا ہے کہ جب رگین اور ہوا کی نالیان دونو ایک ہی مرتبہ دب جاتی ہین تو اُسوقت دونو مین سے کس سببسے بیمار مرتا ہے اِسمین کچھہ شک نہین کہ دونو باعث موت کے ہو سکتے ہین لیکن دم کا رُک جانا ہی اصلی سبب موت کا ہے کیونکہ جا ہے دم تھوڑا بہت یا بالکل رُک جائے بیمار ضرور فوراً دم بند ہوکر مر جائیگا - لیکن دوران خون کے تھوڑے بہت یا کامل طور پر بند ہو جانے سے ا - پو - پلکسی کی بیماری فوراً نہین بھی پیدا ہو سکتی ہے - پس اب یہ بتلانا چاہئے کہ پھانسی سے آدمی کیونکر مرتا ہے ؛ بعض

دفعہ پہانسی پاتے ہی آدمی فوراً مرجاتا ہے سبب اسکا یا تو یہ ہوتا ہے
کہ مثل ڈوبتے وقت خوف کہاکر غشی آجاتی ہے یا ہڈیون کے ٹوٹ جانے
سے نخاع دب جاتا ہے۔ مثلاً جسم کے بوجہہ سے یا لٹکتے وقت جسم کے
گہوم جانے سے نخاع مروڑا جاتا ہے۔ پس پہانسی کے ملنے سے مختلف
طور پر اور مختلف وقت کے اندر آدمی مرتا ہے۔ نہایت جلد اسوقت مرتا ہے
کہ جب نخاع کے دم لینے کے اعصاب کے اوپر کے حصہ کو صدمہ پہنچتا ہے
بعض دفعہ خوف کہاکر آدمی مرجاتا ہے اور دم بند ہوکر بہی دم جلد نکل جاسکتا ہے
لیکن بسبب اپو پلکسی کے دیر سے موت آتی ہے۔ پہانسی کے وقت
آدمی کو کیسا معلوم ہوتا ہے اس بات کا تجربہ حکیمون نے کیا ہے اس تجربہ سے
یہ دریافت ہوا ہے کہ ہر کسیکو ایک جیسا نہین معلوم ہوتا مثلاً بعض کو کچہہ
بہی نہین یاد رہتا کہ کیا ہوا۔ بعض کو جو پہانسی کے بعد بچ
رہے ہین ایسا معلوم ہوا کہ حس و حرکت دفعتاً مفقود ہوگئی۔ بعض کے
آنکہون کے سامنے روشنی کی چمک یا نیلا شعلہ یا شوخ رنگ کے دایرے
یا کسیکی صاف شکل دکہائی دیتی ہے اور کانون مین باجے بجتے سنائی
دیتے ہین اور تب گہری نیند آجاتی ہے اور بعض آدمی کو پہانسی کے وقت
خوش کرنیوالی صورتین نظر آتی ہین۔ لیکن یہ دلچسپ خیالات اُنہی کو معلوم
ہوتے ہین جو خودکش ہوتے ہین۔ قاتل جب بہت زور لگاتا ہے تو چہرہ
پر آثار تکلیف کے پیدا ہوجاتے ہین۔ آنکہین چمکیلی اور نکلی ہوئی ہوتی
ہین اور پپوٹے گیلے اور خون سے پُر ہوتے ہین۔ زبان پہولی ہوئی

اور نیلی ہوتی ہے اور یا تو دانتون مین لگ جاتی ہے یا منہہ سے باہر
نکل آتی ہے اور جبڑون کے درمیان آکر یا تو دب جاتی ہے یا کٹ جاتی
ہے لبین سوج جاتی ہین کف نکلتی ہے - اطراف اعلی کہنچ جاتے ہین ہاتہہ
اودے ہو جاتے ہین اور مٹھیان اِسقدر زور سے بند ہ جاتی ہین کہ ہتہیلی
کے گوشت کے اندر ناخن چبہہ جاتے ہین اور تشنج اِسقدر زور زور سے
ہوتا ہے کہ پاخانہ خطا ہو جاتا ہے اور قضیب کو خیزش ہو کر پیشاب یا منی نکل
پڑتی ہے سینہ اور ہاتہہ پاؤن کا رنگ سرخ یا اودا ہو جاتا ہے - گلے مین
رسّی کے پہندے کا داغ پڑ جاتا ہے جسکا ذکر آئیندہ ہوگا - رسّی کے اِس
نشان کو چیر کر دیکہنے سے گلو کے گوشت اور رباط یا تو کُچلے ہوئے یا صرف
بہیچے ہوئے نظر آوینگے اور رگ - راٹیڈ شریانون کے اندر کے پردے
بعض دفعہ کٹ جاتے ہین - پہیپڑے بعض دفعہ تو ہوا سے پُر اور بعض دفعہ
سکڑے ہوئے ہوتے ہین ٭

جب کوئی شخص پہانسی پاکر مرتا ہے تب عدالت حکیم سے دو باتین دریافت
کرتی ہے - ایک تو یہ کہ پہانسی بحالتِ زندگی ملی تہی یا بعد موت کے کسی
نے لٹکا دیا تہا ٭ دوم یہ کہ متوفی نے اپنے کو خود پہانسی دے کر مرا یا اتفاق
سے یا کسی غیر نے بارادہ قتل اُسکو پہانسی دی ٭

پہلے سوال کے حل کرنے کے واسطے اِن باتون کو دیکہنا چاہئے - رسّی کے
نشان کو - چہرہ کے آثار کو - زبان کے موقع اور حالت کو - اعضاے تناسل
کی حالت کو اور براز کے خطا ہو جانے کو ٭

رسّی کا نشان - یہ نشان ہر ایک لاش پر جسکو زندگی مین پہانسی ملی ہو یکسان نہین پایا جاتا کیونکہ جب کوئی شخص بہ ارادہ قتل کسیکو پہانسی دیتا ہے تو بسبب شدت ہاتہا پائی کے گردن مین زیادہ جہٹکا لگتا ہی جلد وہان کی بہت کہل جاتی ہے - اور اُسکے گرد کی ساخت ٹوٹ جاتی ہی - لیکن جب کسی مجرم کو بہ حکم عدالت پہانسی دیجاتی ہے یا خودکش اپنے آپ کو پہانسی دیکر مرتا ہی تو گردن کی بیرونی اور اندرونی سطح پر بہت کم صدمہ پہنچتا ہے اور ان دونو صورتون مین جب رسّی کا پہندا صرف جسم کے بوجہہ سے پڑتا ہی تب جبڑے کے نیچے ہی کہب جاتا ہی اور ایک ترچہا دندانہ وار نشان گلو کے سامنے پڑجاتا ہی رنگ اُسکا ایسا ہوتا ہے جیسا حال مین کسی مقام کے چہل جانے سے ہوتا ہے مگر اُس نشان کا رنگ یا تو رسّی کے برابر چوڑا ہوتا ہی اور رسّی اگر خوب کہب جائے تو گہرا ہوگا اور کنارون پر اُسکے دو خط پائے جائینگے ۔ بموجب رسّی کے مقدار اور ساخت کے اُس نشان مین اختلاف پایا جاتا ہی مثلاً جب وہ ملایم ہوتی ہے جیسے رومال تب نشان کم نمایان ہوتا ہے اور جب سخت ہو تو وہ نشان بہی خوب گہرا اور صاف ہوتا ہی اور یہ کہ جب رسّی سخت چیز کی بنی ہوئی اور مضبوط ہوتی ہے تو اُسکے ہر ایک پیچ کا نشان بہی خوب صاف دکہلائی دیتا ہے لیکن مجرمانہ اور خودکشی کے پہانسی مین رسّی کا صرف ایک دبا ہوا نشان پیدا ہوتا ہے اُسکا رنگ نہین بدلتا اور بدن کے بوجہہ کے سبب ترچہا ہوتا ہی اور گلی کے

چارون طرف پہندا اگر کسکر لگایا جاوے تو اُفقی ہوتا ہے ٭ بعد چند گھنٹہ کے نشان مذکور کی رنگت ہلکی بہوری ہو جاتی ہے - اگر اُسکو چہری سے تراشا جاوے تو وہان کی جلد کے نیچے کی جہلی خوب سمٹی ہوئی اور سفید نظر آویگی - بعض دفعہ گلو کے دونو طرف برابر دباؤ نہین پہنچتا یا گردن کے پیچہے بالکل پڑتا ہی نہین اور بعض دفعہ ڈاڑہی کے پہنس جانے سے گلو پر بہت کم دباؤ پڑتا ہی - چہرہ جسکا ذکر آئندہ پہر کیا جائیگا پہلے تو پہیکا اور طبیعی شکل کا ہوتا ہی لیکن بعد کئی گہنٹہ کے اودا اور بہورا اور دیر بعد متورم ہو جاتا ہی ٭ پس اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہے کہ جب کیسکو حالت زندگی مین پہانسی دیجاتی ہے تب گلو کے نشان مین ہمیشہ اختلاف پایا جاتا ہی مثلاً بعض دفعہ وہ مقام خوب کُچلا ہوا ہوتا ہی - بعض دفعہ وہ دندانہ دار اور بے رنگ اور اُسکے نیچے کی ساخت مثل پُرانے پارچہ مُثبّت کے سخت ہوتی ہے اور کبہی صرف ایک گہرا بہورے رنگ کا خط ہی ہوتا ہی - جلد کہین کہین سے چہل جاتی ہے ٭ بعض دفعہ حکیم سے یہ بہی دریافت کیا جاتا ہی کہ جیسا نشان رسی کا حالت زندگی مین پیدا ہوتا ہی ویسا مُردہ کو لٹکانے سے بہی پیدا ہو سکتا ہی یا نہین - اکثر تجربہ کار حکیم کہتے ہین کہ ہان ہو سکتا ہے - جب رسّی کا نشان اچھے طور پر پیدا نہین ہوتا ہی تب اُسکے نیچے کی جلد کے امتحان سے شک رفع ہو سکتا ہی چنانچہ جلد کے نیچے خون بہا ہوا ہوگا ٹری - کیا پہٹ جا سکتا ہے اُسکی کڑیان علیحدہ ہو جا سکتی ہین - گردن کی ہڈی اکہڑ جا سکتی ہے - گلو کی رگون کے پردے

پہٹ جا سکتے ہین - غرض اِن علامتون سے زندگی مین پہانسی پانا ثابت ہوتا ہے ٭

چہرہ کی حالت - مجرمانہ یا خودکشی کی پہانسی مین چہرہ اکثر پہیکا اور طبیعی طور کا ہوتا ہے لیکن بعد چند گہنٹے کے بعین پہولے کان اور سارا چہرہ نیلا پڑجاتا ہے اور چہرہ کے طور اور رنگت سے یہ نہین ثابت ہوسکتا کہ پہانسی زندگی مین ملی تہی یا بعد موت کے لیکن پہانسی سے اُتارتے ہی لاش کے سر اور چہرہ کی رگین خون سے اگر پُر ہون تو احتمال زندگی مین پہانسی ملنے کا ہوتا ہے کیونکہ مردہ کو پہانسی دینے سے اگرچہ گلے پر سیاہی یا نیل نشان پیدا ہوگا پہر بہی سر اور چہرہ کی رگون مین خون جمع نہین ہوسکتا

زبان کا موقع اور حالت - جیسے اَور ترکیبون سے دم بند ہوکر مرنے سے ویسے پہانسی سے بہی زبان کی جڑ سوجی ہوئی اور خون سے پُر ہوگی اور اُس سے زندگی کی حالت مین پہانسی پانے کا گمان ہوگا ٭

اعضاے تناسل کیحالت - پہانسی کے پانے سے زن و مرد دونو کے اعضاے تناسل کیحالت مین فرق پڑجاتا ہے مثلاً عورت کے اندام نہانی کی لبین سُرخ ہونگی اور اُس سے گاہے گاہے خون جاری ہوگا اور مرد کا قضیب استادہ رہتا ہے اور اُس سے منی یا پیشاب یا کوئی اور رطوبت جاری ہوجاتی ہے - لیکن یہ یاد رہے کہ اعضاے تناسل کی یہ حالتین صرف پہانسی پر ہی منحصر نہین ہین بلکہ دیگر اقسام کی مرگ شدید اور مرگ مفاجات مین بہی یہی حالتین پیدا ہوسکتی ہین - جیسے دماغ یا بڑی رگون مین گولی

لگنے سے اور پیرو۔ سک اسٹڈ کے زہر بین ہی + پس اگر اعضاے تناسل
کی یہ حالت پائی جاوے تو اُس سے یہی ثابت ہوگا کہ صدمہ حالت
زندگی مین پہنچا تہا اور یہ کہ وہ شخص بسبب صدمہ کے دفعتًا مرگیا ہے
اور اعضاے تناسل کی اُس حالت کے ساتہہ پہانسی کی بیرونی اور
اندرونی علامات بہی پائی جاوین تو اِس سے یہی ثابت ہوگا کہ آدمی
ضرور پہانسی ہی پاکر مرا ہے مگر اعضاے تناسل کیحالت مذکورہ بالا نہ
پائی جاوے تو ایسا نہ سمجہین کہ وہ شخص پہانسی کے سبب سے نہین مرا ہوگا
خطا ہو جانا بہرا زکا۔ چونکہ اَور قسم کی موت مین بہی یہ علامت پائی جاتی
ہے تو پہانسی کے ثابت کرنے کے لیئے اِسکی بیرونی اور اندرونی
علامتون کو بہی ملاحظہ کرنا چاہیئے +
پہانسی اتفاقیہ تہی یا باعث اُسکا خودکشی یا کسی نے بارادۂ قتل پہانسی
دی تہی۔ اتفاقیہ پہانسی بہت کم ہوتی ہے لیکن موت کے نقشون
کے ملاحظہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل اپنے مقتول کو اِس ترکیب سے
اکثر کم مارتے ہین بلکہ خودکش اِسکو کام مین لاتے ہین۔ اور یہ بات قرین
قیاس بہی ہے کیونکہ جبتک قاتل اور مقتول دونو کی طاقت مین بڑا ہی فرق
نہ ہوگا یا جبتک کئی آدمی شریک نہ ہون گے تبتک کوئی کسیکو پہانسی نہین
دے سکتا + بجز اِسکے تہا پائی کے نشانات کے اِن دونو قسم کی پہانسی
کی علامتون مین فرق نہین کیا جاسکتا لیکن اگر کوئی شخص مین سیر اسقدر
بلندی پر لٹکا ہوا پایا جاوے جہان وہ چڑہ نہین سکتا تہا اور اُس کی

لاش کے قریب کوئی ایسی چیز بہی نہ ہو جسپر چڑہ کر اُس بلندی تک پہنچ سکتا تہا تب بہی گمان ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے نے اُسکو پہانسی دی ہے اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ بعض دفعہ قاتل ایسا کرتے ہین کہ مقتول کا گلا گہونٹ کر یا کوئی اَور ضرب شدید پہنچا کر یا زہر دے کر مار ڈالتے ہین اور تب اُسکی لاش کو لٹکا دیتے ہین ؞

گلا گہٹکر مرنا - اِسمین اور پہانسی مین صرف اتنا ہی فرق ہی کہ اِسمین آدمی کو لٹکاتے نہین ہین بلکہ گلے مین رسّی ڈالکر صرف ہاتہون سے گلے کو دبا کر مار ڈالتے ہین - پس پہانسی مین گلے پر جو داغ پڑتا ہے وہ اونچا اور ترچہا ہوتا ہے اور وہ مدور اور گلے کے نیچے ہوتا ہے مگر اِس قاعدہ کے خلاف بہی وقوع مین آجاتا ہی مثلاً جب گلے پر خوب کسکر رسّی باندہی جاتی ہے یا جب جسم مقتول کا زمین کو چہوتا ہی تب پہانسی کا نشان بہی گلے کے چارون طرف مدور ہوتا ہی مگر بعض دفعہ ترچہے طور پر بہی گلے کو گہونٹ دیتے ہین + دوسرا فرق اِن دونو مین یہ ہی کہ گلا گہونٹنے مین زیادہ زور لگایا جاتا ہے جس سے گلے کا نشان زیادہ تر نمایان ہوتا ہے اور اُس مقام کی ساخت پر زیادہ تر صدمہ پہنچتا ہے ؞

جیسے پہانسی مین ویسے گلا گہٹکر مرجانے مین بہی حکیم سے ایک ہی قسم کے سوالات کئے جاتے ہین چنانچہ اوّل بتلاؤ متوفی گلا گہٹکر مرگیا تہا - دوم اتفاق سے اُسکا گلا گہٹ گیا تہا یا اُس نے خود اپنا گلا گہونٹ لیا تہا یا کسی اَور نے بارادہ قتل اُسکا گلا گہوٹتا تہا ؞

چند گھنٹہ بعد موت کے جب گلو مین رسی باندہی جاتی ہی تب اُس پر اسقدر واقع نہین پڑتا کہ جسقدر حالت زندگی مین پڑتا ہی - علاوہ ازین اِسصورت مین نہ تو چہرہ پر اجتماع خونکا پایا جائیگا اور نہ وہ علامتین جو بعد وفات کے ایسی لاشون کے چہرے سے پائی جاتی ہین + خودکش اکثر اپنا گلا گہونٹ کے مرجایا کرتے ہین مگر چونکہ اپنے ہاتہہ سے اپنا گلا نہین گہونٹ سکتے اِسواسطے کسی اَور ترکیب سے گلا گہونٹ لیتے ہین جیسے گلوبند یا رومال سے + اور بعض دفعہ قاتل بہی اپنے مقتول کا ٹینٹوا دبا کر مار ڈالتے ہین +

دم بند ہوکر مرجانا - آدمی کا دم کئی طور سے بند ہوجا سکتا ہی چنانچہ اول - ناک اور مُنہہ بعض دفعہ اتفاق سے اور بعض دفعہ جبرًا بند کر دیتے ہین چنانچہ جب کسی سبب سے آدمی بے بس ہوجاتا ہی اور پانی یا ریتے مین مُنہہ کے بل گر پڑتا ہی تب اتفاق سے ناک اور مُنہہ اُسکا بند ہوجاتا ہی اور قاتل بہی بعض دفعہ اپنے مقتول کو اِسیطرح دم بند کرکے مار ڈالتے ہین +

دوم سینہ کو زور دبانے سے بہی دم بند ہوجاتا ہے - یہ بات اتفاقًا یا بارادۂ قتل ہو سکتی ہے +

سوم حلق مین لقمہ کے پہنس جانے سے بہی دم بند ہوجا سکتا ہے - قاتل اِس ترکیب سے اکثر کم قتل کرتے ہین خاصکر جب مقتول جوان اور طاقتور ہوتا ہی لیکن حالت کمزوری یا بڑہاپے یا نشہ کی حالت مین قاتل اِس ترکیب سے مار ڈالتے ہین +

باب ہفدہم

دیوانگی

دیوانگی کی نسبت حکیم کی راے اکثر لیجاتی ہے مثلاً کسی نے وصیت کی - دوسرے نے اس وصیت نامہ کی نسبت شک کیا طبیب سے پوچھا جاتا ہی کہ بتلاؤ وصیت کرنے کے وقت موصی کی عقل وحواس درست تھے یا نہین ÷ جب کوئی شخص فضول خرچ ہوتا ہی اور اپنی دولت کو ضایع کرتا ہے حکیم سے پوچھا جاتا ہی کہ آیا وہ شخص اپنے کاروبار کو سنبھال سکتا ہی یا نہین ÷

اگر وایسی عورت سے نکاح کرے جو اسکی عزت کے برابر نہو حکیم سے دریافت کیا جاتا ہی کہ اسکے ہوش وحواس بیاہ کے وقت سالم تھے یا نہین + اگر کوئی مجرم اپنے جرم کا اقرار کرے حکیم سے دریافت کیا جاتا ہی کہ اقرار کے وقت یہ شخص اپنے ہوش وحواس مین تھا یا نہین + اگر کسی سے کوئی سخت جرم سرزد ہو تو حکیم سے پوچھا جاتا ہی کہ جب یہ شخص مرتکب جرم کا ہوا تھا اسوقت اپنے ہوش وحواس مین تھا یا نہین ÷ جب کوئی مجرم سزا سے بچنے کے واسطے دیوانگی کا بہانہ کرتا ہی تب حکیم کی راے اس بات پر لیجاتی ہے کہ آیا وہ شخص حقیقت مین دیوانہ ہی یا فریبی + اور علاوہ عدالت کے خاص اشخاص کی درخواست سے بھی حکیم کو دیوانگی کے نسبت سارٹیفکٹ دینی پڑتی ہی تاکہ مریض فی الحقیقت اگر دیوانہ ہے تو

اُسکی محافظت کیجاوے ❊ دیوانگی کی نسبت حکیم کو نہایت سوچ سمجھہ کر رائے

دینی چاہیے

چونکہ یہ باب بڑا وسیع ہے تو اِسکا بیان کسی ترتیب سے کرنا نہایت ضروری ہے پس

اول اُن شاذونادر حالتون کا بیان کیا جائیگا جن مین اگرچہ آدمی دیوانہ

نہین کہلاتا پھربھی اُسکے حواس مین فرق پڑجاتا ہے وہ حالات یہ ہین

جیسے تخیلات محسوسات اور خواب کیحالت مین چلنا پھرنا ہے ❊

دوم بعض ایسے حالات جو قریب دیوانگی کے ہین مگر بسبب بیماری یا کسی

زہر کے سبب سے پیدا ہوتے ہین جیسے ہذیان اور ڈی-لی-ری-ام

ٹرےمنس اور مینچواری ❊

سوم مختلف قسم کی خاص دیوانگی ❊

چہارم دیوانگی کی بیماری علامتین اور اُنکی تشخیص از روے حکمت اور قانون کے

پنجم - دیوانگی کا فریب ❊

ششم دیوانون کے امتحان کے قاعدے اور اُنکی نسبت طبیب کو ہدایتین

اول تخیلات خواب و نیند مین چلنا پھرنا

اکثر دیوانون کی آنکھون کے سامنے شکلین پھرتی ہوئی نظر آتی ہین اور

خوابات کا نظر آنا بھی دیوانگی کی ایک حالت کہلاتی ہے اور خواب مین

چلنے پھرنے کی نسبت عدالت کو شک دیوانگی کا پڑسکتا ہے ❊

دوم ہذیان ڈی-لی-ری-ام ٹرےمنس اور مینچواری

اکثر بیماریون مین مریض کو ہذیان ہو جاتا ہی جیسے بخار اور دماغی امراض وغیرہ مین ❊

ڈی-لی-ری-ام ٹری-منس یعنی شرابیون کا ہذیان اِس حالت مین جب کوئی جرم سرزد ہوتا ہی تو عدالت کے روبرو وہ شخص مجرم نہین قرار دیا جاتا لیکن مینحواری کی نسبت یہ عذر نہین چل سکتا ہے کیونکہ شرابی اگر یہ کہے کہ حالت نشہ مین میرے سے فلانا جرم سرزد ہوا تھا تو وہ سزا سے بچ نہین سکتا بلکہ دوگنی سزا پاتا ہے ❊

سوم مختلف قسم کی دیوانگی

دیوانگی خاص تین قسم کی ہوتی ہے اِ-من-شیا ❊ ڈی-من-شیا ❊ مے-نیا ❊

اِ-من-شیا

یعنی سادہ لوح تولیدی

اِسمین پیدایش ہی سے دماغ چھوٹا پیدا ہوتا ہے اور ہوش وحواس مین فرق پڑجاتا ہی-فدا ایسے لوگون کا بدڈول اور پست ہوتا ہی-سادہ لوح جدا از فوجداری اور دیوانی کے جرم کے ذمہ دار نہین ہوتے ہین ❊

ڈی-من-شیا

یہ مرض یا تو رفتہ رفتہ یا دفعتاً پیدا ہو جاتا ہی مثلاً کسی شخص کے ہوش وحواس صحیح وسالم ہون اور رفتہ رفتہ یا دفعتاً جاتے رہین تب اُسکو ڈی-من-شیا کہتے ہین ❊ اِسمین اور مے-نیا مین یہ فرق ہی کہ اِسمین حواس پست ہوجاتے

ہین مگر مے۔نیا مین آدمی کی طبیعت نہایت جوش مین آجاتی ہی۔ یہ مرض
کسی اندیشہ ناک خبر کے سُننے سے یا تو دفعتاً پیدا ہو جاتا ہی یا عرصہ کے رنج
و فکر کے باعث رفتہ رفتہ شروع ہو جاتا ہے۔ تیسری قسم اِس بیماری کی
وہ ہی جو بڈہون کو ہوا کرتی ہی۔ پہلی علامت یہ ہی کہ حافظہ مین فرق پڑجاتا
ہی۔ کسی چیز پر توجہ جمتی نہین جس بات کو سُنے ہوئے ۵ منٹ گزرے ہون
مریض اُسکو بھول جاتا ہی اور بار بار پوچھتا ہے۔ رفتہ رفتہ حافظہ بالکل جاتا
رہتا ہی آدمی بالکل بےعقل ہو جاتا ہی لیکن جسمانی طاقت بدستور قائم رہتی
ہی مثلاً کودنا پھاندنا چلنا پھرنا گفتگو وغیرہ بدستور کرسکتا ہی لیکن اکثر
بیمار ایسے بھی ہوتے ہین کہ ہفتون مہینون بلکہ برسون چپ چاپ بیٹھے رہتے
ہین۔ بُڑھاپے کی ڈمی۔مِش۔شیا کیحالت مین جب کوئی شخص وصیت کرتا
ہی تو عدالت دریافت کرتی ہے کہ آیا وہ شخص وصیت کے وقت اپنے ہوش
مین تھا یا نہین۔ یہ سوال بہت مشکل ہے جواب وہی بخوبی دے سکتے ہین
جو مریض کو شب و روز عرصہ سے دیکھتے ہین کیونکہ ایسے مریض روز بروز بدسے
بدتر ہوتے جاتے ہین ؂

مے۔نیا

یہ دیوانگی کامل ہے اِس مین جوش وجذبہ کی علامتین پائی جاتی ہین
مے۔نیا ٹئی قسم کا ہوتا ہی چنانچہ عام دیوانگی متعلقہ عقل و ہوش ؂ دیوانگی
متعلقہ عادات وغیرہ ؂ جب دیوانگی عام ہوتی ہی تب عقل ہوش و حواس
اور کُل خواہشون مین فرق پڑجاتا ہے اور طبیعت مین نہایت جوش وجذبہ

کا غلبہ ہوتا ہے ٭
دیوانگی چاہیے کسی قسم کی ہو جب ضرب و زخم یخواری زہر یا کسی شدید مرض کے باعث نہین ہوتی ہی تو ظاہر ہونے سے پہلے چند علامات مندرہ ہمیشہ پیدا ہوا کرتی ہین اور تب یہ مرض چند روز سے پندرہ یا بیس سال کے بعد نمودار ہوتا ہی - جب عرصہ علامات مندرہ کا قلیل ہوتا ہی تو چند گہنٹہ یا چند روز تک طبیعت بے چین فکرمند اور پست رہتی ہے درد سر رہتا ہی - نیند اُڑ جاتی ہے اور طبیعت مین جوش ہوتا ہی اور تب یہ مرض اِسطور پر شروع ہوتا ہی کہ مریض بکنے لگتا ہے روتا ہی یا گاتا ہی اور بے قابو ہو کر ایسا ہو جاتا ہی کہ جیسا کوئی نشہ مین ہوتا ہی ٭ لیکن جب علامات مندرہ عرصہ تک رہتی ہین تب یہ بیماری اِسطور پر شروع ہوتی ہی کہ مریض کے عقل و ہوش مین قدرے فرق معلوم ہوتا ہی خیالات خام اُسکی دل مین پیدا ہوتے ہین اور طور اُسکا بدل جاتا ہی ان تغیرات سی طبیعت اُسکی بدل جاتی ہے مگر بیمار اِنکو چھپانا چاہتا ہے - اپنے کاروبار مین مصروف رہتا ہی اور جیسے نشئی ہوا کرتے ہین اپنے کو ہر بات مین سنبہالتا ہی اور عقلمند جتلانا چاہتا ہی - اِس اثنا مین صحت مین اُسکے فرق پڑنے لگتا ہی نیند اچھے طور پر آتی نہین - لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہی - بھوک جاتی رہتی ہی ہاضمہ بگڑ جاتا اور قبض رہتا ہی اور ساتھہ ہی اِن باتون کے اُسکے عادات و اطوار اور خواہشون مین فرق پڑ جاتا ہی اور کاروبار کیطرف سے طبیعت نفرت کرنے لگتی ہے مثلاً اگر خوش مزاج اور ظریف ہی تو مغموم اور ترش رو ہو جاتا ہی اور

لوگون کی صحبت سے نفرت کرتا ہے - بلا کسی سبب کے کبھی روتا اور کبھی ہنستا ہے + اگر صاف باطن ہے تو دسواسی اور بدباطن ہو جاتا ہے + اگر ملکی یا دینی معاملات مین متوسط راے رکھتا ہے تو اب اُنمین بہت ہی تجاوز کر جاتا ہے اگر بال بچون کی صحبت زیادہ رکھتا ہو تو اب اُنسے نفرت کرتا ہے - اگر شایستہ اور کفایت شعار ہے تو درہم برہم اور فضول خرچ ہو جاتا ہے - اگر خوش کلام ہے تو اب باتین گستاخانہ اور بے حجابانہ اُسکے مُنہہ سے نکلتی ہین - اگر پارسا اور خواہش مباشرت مین معتدل ہے تو اب کثرت مجامعت کا نہایت مشتاق ہوتا ہے نہین تو جلق کی عادت اختیار کرتا ہے + جب یہ بیماری پہلی ہی دفعہ شروع ہوتی ہے تو لوگون کی سمجھہ مین نہین آتی اِس سے ایسے سوالات کرتے ہین جس سے بیزار ہو جاتا ہے - جب یہ علامات مندرہ گزر جاتی ہین اور بیماری بخوبی پیدا ہو جاتی ہے تب روح اور جسم مین فرق پڑنے لگتا ہے - اب بیمار کو اپنے توہمات پر یقین آتا جاتا ہے اور بعوض چھپانے کے اپنے خیالات کو زور و شور سے جتلانے لگتا ہے - اگر کسی بات سے اُسکو روکیئے تو نہایت فحش گالیان سُناتا ہے اور صرف گالیون ہی کی بوچھاڑ نہین برساتا بلکہ کپڑے پھاڑتا ہے اور اپنے بیگانون کو صدمہ پہنچاتا ہے جسم مین اُسکے یہ تغیرات پیدا ہوتے ہین کہ چہرہ سُرخ آنکھین نکل پڑتی ہین - سر گھومنے لگتا ہے اور اُس مین بوجھہ اور درد معلوم ہونے لگتا ہے - کانون مین باجے بجتے سے سُنائی دیتے ہین - نہایت بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے - اب اُسپر سردی اور گرمی کا اثر نہین ہوتا اور کھانا پینا یا تو عرصہ تک چھوڑ دیتا ہے یا اُس کو

کہانے کا ہوکا ہوجاتا ہے - طاقت اُسکے بدن مین اسقدر آجاتی ہے کہ عرصہ تک بلا خواب کے گشت کرتا رہتا ہے - عادات اُسکے ایسے بدہو جاتے ہین کہ لوگون کو دیکھکر نفرت ہوتی ہے *

جب دیوانگی صرف عقل مین فتور ڈالتی ہے تب بیمار کو صرف ایک بات کا ایسا خیال ہوجاتا ہے کہ کل حواس اُسکے پریشان ہوجاتے ہین - دیوانگی کے اس قسم کو مو-نو-مے-نیا بھی کہتے ہین *

جب دیوانگی عادات مین فرق ڈالتی ہے تب بیمار کے عادات و اطوار اور خصلتین بالکل نرالے ہوجاتے ہین مگر ہوش وحواس قائم رہتے ہین اسکے کئی اقسام ہوتے ہین چنانچہ بعض کو چوری کی عادت پڑجاتی ہے - بعض کو کثرت مجامعت کی بعض کو میخواری کی بعض کو خودکشی کی - کسیکو آگ لگادینے کی - کسیکو قتل کی *

چہارم دیوانگی کی خاص علامتین و تشخیص از روے حکمت در قانون کے

وکیل اور حکیم دونو کو دیوانگی کی علامات تشخیصی سے کماحقہ واقفیت ضرور پیدا کرنی چاہیے - پس

پہچان اُس دیوانگی کی جو نقص تولیدی اور سُست طبیعت کے سبب پیدا ہو

سادہ لوح کی صورت دیکھکر اُسکے دل کا حال معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ سُست رہتے ہین اور اپنی توجہ کسی چیز پر جما نہین سکتے - کم فہم اور حافظہ اُنکا درست نہین ہوتا - خویش اقارب کو اچھی طرح پہچان نہین سکتے روزمرہ

کی باتونکا اُنکو علم نہین ہوتا اُسلئے اپنے کاروبار کا بندوبست نہین ہو سکتا

پہچان اس قسم کی دیوانگی کی جو سبب جودت طبع پیدا ہوتی ہے

اول - کامل دیوانگی مین ایسا ہو سکتا ہے کہ مرض کے شدید حملہ کے درمیان بھی بیمار کے ہوش و حواس سالم رہ سکتے ہین *

دوم - دیوانہ اپنے حواس کو مغالطہ دیکر درہم برہم کر دیتے ہین مثلاً ایک دیوانہ کا قول ہے کہ جب مین پڑھتا ہون تو الفاظ کو کاغذ پر دیکھتا ہون لیکن جب دوبارہ اُنپر نگاہ ڈالتا ہون تو وہ غائب ہو جاتے ہین * اُنکی شکلین جو میرے اردگرد ہوتی ہین دیکھتے دیکھتے بدل جاتی ہین *

سوم - بعض دیوانے گرد کے لوگون کو عقل کے مغالطہ کے سبب کبھی تو فرشتہ اور کبھی جنات مین سے تصور کرتے ہین *

چہارم - دیوانہ کی حرکات عجیب و غریب اسکے باطل خیالات کے سبب پیدا ہوتی ہین - چنانچہ ایک شخص جو پہلے دیوانہ تھا شفا کے بعد اپنے خیال باطل کا یون بیان کرتا تھا کہ جب مین دیوانہ تھا تو میرے دل مین یہ خیال آیا کہ خدا کی بندگی کے وقت اپنے دل و سر کو یکجا رکھنا چاہئے اور ترکیب اسکی مینے یہ سوچی تھی کہ ہر قدم پر اپنے سر کو اپنے پاؤن کی ایڑھی کے ساتھ لگا دینا چاہئے - دوسرا بیان اُسکا یہ تھا کہ مین جب پاگلخانہ مین تھا ایک روز کسی دیوانہ نے وہان کے ایک خدمتگار کو زمین پر گرا کر ایسا

دبا کہا کہ قریب مرنے کے ہوگیا مین نے دیکھا تو مجھے ترس آیا اُس کے بچانے کی تدبیر سوچی اُسوقت یہ خیال آیا کہ اُس دیوانے اور خدمتگار کے گرد پھرئے تاکہ اُسکی جان بچ جائے - غرض مین اُنکے گرد پھرنے لگا یہانتک کہ سر گھوم کر مین خود گر پڑا ؂

پنجم - دیوانے کا جوش وخروش اکثر نتیجہ صرف غصہ اور غضب ہی کا نہین ہوتا بلکہ خیالات باطل کا بھی ہوتا ہے ؂ چنانچہ اُسی دیوانے کا یہ بھی ذکر تھا کہ ایام دیوانگی مین پاگلخانہ کے خدمتگارون کو مین ہمیشہ خیال کرتا تھا کہ وہ میری بھلائی بین ہین - تسپر بھی مین اُنسے لڑ پڑتا تھا اور اُنکو مارتا پیٹتا تھا کیونکہ میرے دل مین یہ سما گیا تھا کہ وہی خدمتگار میری ہمت اور عقیدت کی تصدیق کے واسطے مجھے فرماتے تھے کہ تو ہمین مار اکر ؂

ششم - بعض دیوانے خاصکر جنکو خاموش رہنے کی عادت ہوتی ہے اشد ضرورت کے وقت اپنے خاص خیال خام کو چھپا لے سکتے ہین چنانچہ ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ چند حکیم ایک روز پاگلخانے مین آئے اور اُس سے سوال وجواب کرنے لگے - جو جو کچھ اُنھون نے دریافت کیا دیوانے نے باصواب اُنکا جواب دیا - یہانتک کہ حکما کو یقین ہوگیا کہ اب یہ شخص تندرست ہے اور اُسکی رہائی کی تجویز کر کے ایک سارٹیفکٹ لکھکر اُسکی روبرو دستخط کے واسطے رکھدیا - دیوانے نے بعوض اپنے نام کے یہ لکھدیا کہ مین خدا ہون جس سے وہ گرفت مین آگیا ؂

ہفتم - بعض دیوانون کے فعل مثل تن بیت آدمیون کے ایسے ہوتے

ہین جنسے پیش بینی اور آمادگی پائی جاتی ہے۔ مثلاً ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ پاگلخانے کے کسی نوکر نے ایک روز مجھے بہت مارا اُسوقت تو مین چپ رہا مگر جب داروغہ آیا اُس سے فریاد کی تیسر خدمتگار مذکور نے زیادہ تر ناراض ہوکر مجھے اَور بہی تنگ کیا مین پھر بہی خاموش رہا مگر خدمتگار کی بیوی سے فریاد کی اور یہ کہا کہ اگر تیرا خاوند مجھے ایذا دینے سے باز نہین آئیگا تو مین اُسے مار ڈالونگا۔ بیوی نے اِس بات کو اپنے خاوند کے گوش گزار کیا وہ اَور بہی آگ بہبوکا ہوا اور مجھپر زیادہ تر سختی کرنے لگا چنانچہ تنہا کوٹہری مین مجھے نہایت سختی سے بند کر دیا۔ ہفتہ روز تک مین سخت عذاب مین رہا۔ جب رہ نہ سکا تب اُس خدمتگار سے بہ منت وسماجت عرض کی کہ مجھے اب معاف کر ہرگز تیرے سے گستاخی نہ کرونگا وہ مان گیا اور مجھکو رہا کر دیا۔ ایک روز پاگلخانے مین پہرتے پہرتے اُس باورچی خانہ مین گیا جہان خدمتگار کی بیوی کہانا پکا رہی تہی وہان ایک چُہری پڑی تہی اُسے چُپکے سے چہپا کر اپنی کوٹہری مین جا بیٹھا اور اُس خدمتگار کے مارنے کا موقع تلاش کرنے لگا۔ ایک روز وہ خدمتگار کسی کوٹہری کا قفل کہول رہا تہا مجھے موقع ملا۔ اُچھلکر اُسکی پشت پر چُہری بہونک دی اور اُسکا دم فوراً نکل گیا ◆

ہشتم۔ دیوانے مشہور سیانے ہوتے ہین مگر آسانی سے بہکائے مین آجاتے ہین۔ چنانچہ ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ اُس نے اپنے کسی رشتہ دار کو مارنے کا قصد کیا اور ایک روز پستول بہر کر آن کہڑا ہوا۔

اُس بیچارہ نے دیکھا کہ اب جان بچتی نہین - دیوانے سے کہا بھئی ایک کام کرو دسترخوان لگا ہی چلو کھانا کھا لین بعد اُسکے ہمین مار ڈالنا مگر اِسطور پر مارنا کہ میرے بال بچون کو خبر نہ ہو - دیوانہ بہکاوے مین آگیا - پستول رکھکر مُنہہ ہاتہہ دہو کر کھانے کو بیٹھ گیا - اگلے نے چپکے سے اُٹھکر پستول سنبھالی اور پولیس مین خبر کر کے دیوانے کو گرفتار کروادیا *

ہا ہم - دیوانے بحالت قید اپنے دیوانہ پن سے واقف ہوتے ہین اور اُس قانون سے بہی واقف ہوتے ہین جس سے قید ہوئے تھے - چنانچہ ایک دیوانہ کا ذکر ہے کہ ایک ٹکڑے فولاد کو کسی ترکیب سے اُس نے چھری بنایا اور اُسمین دستہ بہی لگایا - چوکیدار نے دیکھا فوراً چھری چھین لی - تب نہایت جوش مین آکر دیوانے نے للکار کہا بھلا بچا گیا ہوا پہر بہی مین تجھے مار ہی ڈالونگا مین تو دیوانہ ہون قانوناً میرا خون معاف ہی *

پس اوپر کی مثالون سے ظاہر ہے کہ دیوانون کے خیالات عجیب و غریب ہوتے ہین جب جی چاہتا ہی آدمی کو دیو بنا سکتے ہین اپنے کو خدا قیاس کر سکتے ہین - اور دنکو مار ڈالنا اُنکے نزدیک ایک کار نیک ہی وغیرہ غرض دیوانون کو جب امتحان کرین تب اِن باتونکا لحاظ رکھین *

قانونی تعلق دیوانگی کا - یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہی کہ پاگلون کا تعلق دیوانی اور فوجداری مقدمات مین یکسان نہین ہے کیونکہ دیوانی مقدمات مین جہان پاگل پن ثابت ہوا عدالت اُسکے فعل کو اُسیوقت ناجائز قرار دے دیتی ہے چاہے وہ فعل اُسکی دیوانگی سے

تعلق رکھتا ہو یا نہو لیکن فوجداری کے مقدمات مین صرف پاگل پن ہی کا ثابت کرنا کافی نہین ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ جو فعل متعلق فوجداری اُس پاگل نے کیا ہے وہ ایسی حالت مین اُس سے سرزد ہوا تھا کہ جب اُسکو بھلے بُرے کی تمیز نہ تھی *

عذر دیوانگی کا فوجداری کے مقدمات مین - چوری یا ڈکیتی یا قتل کے مقدمات مین عذر دیوانگی کا کیا جاتا ہے مگر خاصکر قتل ہی کے مقدمات مین یہ عذر پیش ہوتا ہے *

فریب کرنا دیوانگی کا - جن مطالب کے واسطے اور بیماریون کا فریب کرتے ہین اُنہین کے لیئے دیوانگی کا بھی فریب کیا جاتا ہے * دیکھو باب فریبی بیماریون کا *

سادہ **لوح تولیسکر** کا فریب کرتے ہین کیونکہ یہ آسانی سے گرفت مین آجاتا ہے - سر چہرہ اور جسم اِسمین خداداد ایسا ہوتا ہے کہ جسکی نقل کی ہی نہین جا سکتی علاوہ ازین اِسکے پچھلے حالات کے دریافت کرنے سے بھی فریب ثابت ہو سکتا ہے *

ڈی من شیا - اِس قسم کی دیوانگی کی نقل بھی بہت کرتے ہین کیونکہ اصل مرض مین جو کُل حواس پست ہو جاتے ہین اُنکی نقل جب مشکل سے کیجاتی ہے *

مے نیا - یہ دیوانگی کامل ہے اِسکی نقل اکثر کرتے ہین لیکن پھر بھی خاص صورت شکل اِس مرض کے خوفناک آنکھون کی نقل کرنی بہت

مشکل ہے - علاوہ ازین شدت کا جوش وجذبہ - شدت کی چیخین اور نوبت کے وقت کہ تھا پائی کی نقل اگر کی بہی جائے تاہم فریبی اِس حالت کو عرصہ تک قایم نہین رکہہ سکتا - خاص دیوانہ دنون بلکہ ہفتون تک نہین سوتا اور سو بہی جائے تاہم نیند اُسکی ٹوٹ جاتی ہے اور گہبراکر جوش مین آجاتا ہے مگر فریبی ایک یا دو روز سے زیادہ جاگ نہین سکتا اور اگر تہوڑی سی افیون کہلا دیجیئے تو فوراً سو جاتا ہے مگر اصلی مریض پر اِس دوا کا اثر بالکل نہین ہوتا ٭ خاص دیوانہ دنون تک بلا مضرت فاقہ رہ سکتا ہے اور کمزور نہین ہوجاتا اور خارجی اسباب کا اثر اُس پر اسقدر کم ہوتا ہی کہ نتو اُسکو سردی یا گرمی اور نہ روشنی کی تیزی سے تکلیف ہوتی ہے - فریبی اِس مرض کی نقل حد سے زیادہ اور اُسوقت کرتا ہی کہ جب لوگ اُسکے آس پاس ہوتے ہین تاکہ دیکہین ٭ حکیم کے روبرو خاموش ہونے کے عوض زیادہ تر جوش مین آجاتا ہی - بعوض چہپانے کے اپنے خیالات کو زیادہ تر ظاہر کرنا چاہتا ہے جو کچہہ اُس سے پوچہا جاتا ہے اُسکا جواب اُلٹا دیتا ہے - جنکو پہلے پہچانتا تہا اب اُنکو بہول جاتا ہے ٭

دیوانون کے امتحان کے قاعدے

اول - سر کی ڈول اور شکل کو اور چہرہ کی ڈول اور سارے جسم کی شکل اور پہرنے چلنا اور طرزِ گفتگو کو بغور ملاحظہ کرین ٭

دوم - بیمار کی صحت - اشتہا - ہاضمہ - زبان جسم اور نبض کو ملاحظہ
کرین اور قبض ہے یا نہین اسکو بہی دیکہین + اور اسبابات کو ضرور
ہی دیکہین کہ بخار ہے یا نہین تاکہ معلوم ہو جاسے کہ ہذیان دیوانگی
یا بیماری کے سبب پیدا ہوا ہے + اسبابات کا بہی ملاحظہ کرین کہ بیمار
مغموم ہے یا جوش مین - بے چین ہے یا چین سے - نیند گہری ہے
یا ٹوٹ جاتی ہے - اگر عورت ہو تو اسکے حیض کی بابت دریافت کرین +
سوم - بیمار کے خاندانی حالات کو دریافت کرین کہ مبادا یہ مرض اُس کو
موروثی نہ ہو +
چھارم - بیمار کے عادات اور اطوار کو معلوم کرین - دیوانگی ثابت ہو تو
دریافت کرین کہ پیدائش سے ہے یا کس وقت سے یہ مرض شروع ہے کیونکہ
خاص عمر مین یہ مرض ہوگیا ہو تو اُسکے سبب کو دریافت کرین کہ مریض کسی
مرض شدید مین مبتلا ہوا تہا یا نہین اُسکو کبہی چوٹ لگی تہی - اسکے دل کو
کوئی صدمہ پہنچا تہا - کسی قسم کا اُسکو رنج یا فکر تہا - مصروع ہے یا شراب خوار ہے
پنجم - دریافت کرین کہ بیمار کی حالتِ موجودہ درحقیقت اُس حالت کے
خلاف ہے کہ جب وہ پاگل نہ تہا اور یہ بہی کہ اُسکے عادات و اطوار مین
دراصل فرق پڑگیا ہے یا نہین +
ششم - اسبابات کو دریافت کرین کہ یہ پہلا ہی حملہ پاگل پن کا ہے
یا نہین اور جو ہے تو حالت غم یا جوش کے وقت شروع ہوا تہا اور جو
پہلے بہی کوئی نوبت دیوانگی کی ہوئی تہی تو اُس نوبت کی کیا کیا علامتین

نہین - بیمار کو کبھی مرگی کی نوبت ہوئی تھی یا نہین +

ہفتم - بیمار کے فہم اور ادراک کی بابت دریافت کرنا ہو تو اُس سے ایسی باتون کی نسبت گفتگو کرین جیسے عمر وطن پیشہ اپنا اور ماباپ - بہائی - بہن اور دیگر اقربا کی نسبت پوچہین + سال اور مہینہ اور دن کا نام - معروف و مشہور لوگون کی نسبت دریافت کرین + تہوڑا بہت حساب پوچہین اُس سے کوئی کلمہ یا درود پڑہا دین + اثنا ے گفتگو مین تاڑتے رہین کہ بیمار کو کسی خاص قسم کا وہم یا خیال ہے یا نہین +

ہشتم - طبیب کو اسبات کا اصرار کرنا چاہئے کہ امتحان کے واسطے مہلت زیادہ ملے کیونکہ صرف ایک دفعہ کا امتحان سرٹیفکٹ دینے کے لئے کافی نہین ہو سکتا بلکہ عرصۂ دراز تک بیمار کو وقتاً فوقتاً دیکہنا چاہئے +

نہم - جب دیوانگی کی نسبت سارٹیفکٹ دین تو یہ بات یاد رکہین کہ بیمار کو بچشم خود دیکہنا چاہئے اور جسوقت بیمار کو دیکہین اُسوقت سرٹیفکیٹ پر اپنا دستخط کرین اور اُس سارٹیفکٹ کے دینے کی وجوہات کو بھی بیان کرین +

حراست - اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ طبیب جب کیسکو بے حواس اور حالت ہذیان مین دیکہتا ہی تب اُسکی قید کا حکم دیتا ہے تاکہ مریض کسی پر حملہ نہ کرنے پاوے اور جو ایسا نہ کرے اور مریض کیسکو نقصان

پہنچاوے تو لوگ اُسکو ملعون کرتے ہین - برعکس اِس کے بعد
شفا پانے کے بیمار اگر چاہے تو طبیب پر حبس بیجا کی نالش دائر
کرسکتا ہے - اِسصورت مین ایسا کرنا چاہئے کہ جب بیمار کی قید کا
حکم دین تو ایک تحریری اجازت اُس کے نہایت قریب کے رشتہ دار
کی لے لین ٭

سارٹیفکٹ - محتاجون کے لئے صرف ایک ہی سارٹیفکٹ کافی ہے
اور ایک حکم مجسٹریٹ کا بہی ہونا چاہئے ٭ اَور صورتون مین دو حکیم کے
سارٹیفکٹ اور ایک تحریری درخواست کسی قریب کے رشتہ دار کی چاہئے
مگر یہ سارٹیفکٹ تب ہی جائز ہوگی کہ جب اُس پر ایسے دو سند یافتہ
طبیب کے دستخط ہونگے جنکا کچھہ بہی تعلق نہ تو بیمار سے اور نہ اُس پاگلخانہ
سے ہو جہان مریض کو بہیجا ہے - اُس سارٹیفکٹ مین بیمار کا پتہ نشان
تاریخ امتحان کی اور طبیبون کے دستخط ہونے چاہیئن ٭ دونو حکیمون
کو مختلف وقت مین بیمار کو علیحدہ علیحدہ دیکہنا چاہئے اور اُنکی راے
بہی الگ الگ ہونی چاہئے صرف سات روز تک وہ سارٹیفکٹ کام
کا رہتا ہے - اگر اُسمین کچھہ نقص ہو تو اُسکو درست کر سکتے ہین ٭

باب چہاردہم

امتحان لاش کا

اگر ایسے شخص کے دیکہنے کا اتفاق ہو جو حالت نزع مین ہو یا مرگیا ہو

تو اُس لاش کی نسبت حکیم کو کئی باتین دریافت کرنی چاہئین مثلاً لاش کس وضع پر دہری ہے اور اُسکے اردگرد کس قسم کے اسباب دہرے ہوئے ہین * ضرورت ہو تو لاش کو چیر کر بہی امتحان کرنا چاہئے *

پس لاش کے امتحان مین حکیم کو دو باتین ضرور دریافت کرنی چاہئین ایک تو اُن اشیار کا ملاحظہ کرنا جو لاش کے اردگرد ہون - دوسرے لاش کو چیر کر اعضا سے اندرونی کا امتحان کرنا تاکہ عدالت کو مدد دیجاوے

اوّل - اُن اشیار کا ملاحظہ کرنا جو لاش کے اردگرد ہون

اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص حالت نزع مین ہوتا ہے یا مرجاتا ہے اور اُسکی موت کی نسبت کسی قسم کا اشتباہ ہوتا ہے تو حکیم بلائے جاتے ہین - پس اُنکو چاہئے کہ بیمار یا لاش کے اردگرد جو جو اشیار ہون اُنکو اور اُن ساری باتون کو خوب طرح ملاحظہ کرین جن سے موت کا سبب دریافت ہو سکے - چنانچہ یہ چند باتین حکیم کی توجہ کے قابل ہین *

وہ جگہہ جہان پر لاش ہو - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ موت کی جگہہ پر لاش نہین ہوتی کیونکہ جب کوئی شخص خودکشی کرتا ہے یا جب کوئی کسی دوسرے کے ہاتہہ سے مجروح ہوتا ہے تب مجروح ہونے کی جگہہ سے دور جا کر مرتا ہے اور قاتل اپنے جرم کو چہپانے کے لئے بہی لاش کو کسی اَور جگہہ پہینک دیتے ہین *

لاش کی وضع نہاد - موت کے سبب اور لاش کی وضع نہاد مین

اکثر فرق ہوتا ہی کیونکہ قاتل مقتول کی لاش کو اکثر اِس ڈہپ سے رکہہ دیتے ہین کہ جس سے خودکشی ثابت ہو مثلاً بارادہ قتل لوگون نے زہر کہلایا ہے اور بعد موت کے لاش کو پہانسی دے کر لٹکا دیا ہے یا پانی مین پہینک دیا ہے +

لڑائی کے میدانون مین ایسا دیکہا گیا ہے کہ جو سپاہی دشمن سے دوبدو لڑکر مرجاتے ہین اُن کی لاش کے چہرہ پر آثار غصہ کے پائے جاتے ہین اور جنکو گولی لگتی ہی اُنکے چہرہ پر کسی طرحکا تغیر نہین پایا جاتا - اکثر مقتول چونکہ مرتے وقت دو بدو ہاتہاپائی کرتے ہین تو اُن کے چہرہ پر آثار غصہ کے پائے جاسکتے ہین +

وہ خاص جگہہ جہان لاش پڑی ہو - لاش جس جگہہ پر ہو اُس کو باحتیاط تمام ملاحظہ کرنا چاہئے کیونکہ جب سر کی چوٹ سے آدمی مرجاتا ہے تو مجرم اکثر یہ کہتا ہی کہ کسی سخت چیز پر گر کر متوفی مرگیا ہی پس جبتک لاش کی جگہہ کو ملاحظہ نہ کیا جاوے تبتک مجرم کو قائل نہین کیا جاسکتا ہی +

سطح زمین یا کسی اور چیز کی سطح جسپر لاش ہو - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جس زمین پر قاتل اور مقتول کی ہاتہاپائی ہوتی ہے اُسپر کپڑون یا پاؤن کے نقش پائے جاتے ہین جس سے مقدمہ کی تحقیقات کو بڑی مدد ملتی ہی +

لاش کے ارد گرد کی چیزون کو ملاحظہ کرنا چاہئے - خودکش کی لاش کے قریب آلہ موت کا ہوتا ہے مگر قاتل موت کے آلہ کو چہپا لیتے ہین +

جب کوئی شخص سریع الاثر زہر کہا کر اپنے کو ہلاک کرتا ہے تو زہر کا پیالہ یا تو لاش پر یا اُسکے قریب ہوتا ہی + اسباب کو دیکہنا چاہئے کہ جو زخم لاش پر ہین وہ اِنہین سے کسی چیز سے پیدا ہو سکتے ہین یا نہین جو اُس لاش کے قریب ہون اُنسے تحقیقات کو بہت مدد ملتی ہے +

کپڑونکا امتحان - لاش کی جگہہ اور وضع نہاد اور اُن چیزون کے ملاحظہ کے بعد جو اُسکے اردگرد ہون خود لاش کو اچھے طور پر دیکہنا چاہئے شاید اُسکے کپڑے کیچڑ سے میلے ہو گئے ہون یا کسی تیزاب سے جل گئے ہون یا اُنپر خون یا کسی اَور رطوبت کے دہبّے لگے ہون یا وہ پہٹ گئے ہون یا اُنکو کسی نے کاٹ دیا ہو + دہبّے مذکور کیسے ہین اور کہان ہین اِس بات کو بہی دیکہنا چاہئے اور کپڑے کس رخ پر پہٹے یا کٹے ہین اِسکو بھی ملاحظہ کرنا چاہئے - اگر سوراخ ایک سے زیادہ کپڑون مین ہون تو اُن سوراخون کا مقابلہ ایک دوسرے سے اور جسم کے زخم سے بہی کرنا چاہئے کس لئے کہ ایسا ہو سکتا ہی کہ قاتل اپنے جرم کو چہپانے کی نیت سے زخم پیدا کرنے کے بعد مقتول کے کپڑون کو کاٹ دے سکتا ہے اِس صورت مین زخم اور کپڑے کے سوراخ مین مطابقت نہین پائے جائے گی - یہ بہی یاد رہی کہ اکثر مجرم اِسطور سے بہی پکڑے جاتے ہین کہ جو چیزین اُن کے پاس ہوتی ہین وہ ایسی ہوتی ہین کہ جن سے لاش کے زخم پیدا ہو سکتے ہین +

جو لوگ بیمار یا مرتے ہوئے یا مردہ کی لاش کے پاس ہون اُنکی بات

چیت اور حرکت کو بھی خوب طرح تاڑنا چاہیے خاصکر جب تک زہر خورانیکا ہو * امور متذکرۂ بالا کے ملاحظہ کے بعد لاش کو چیر کر ہر ایک عضو کو خوب طرح امتحان کرنا چاہیئے - پس لاش اگر کسی انجان کی ہو تو اُن ترکیبون سے اُسکو پہچاننا چاہیئے جنکا ذکر شخصیت کے باب مین کیا گیا ہے - تب اُن آثار کو دیکھنا چاہیئے جنسے موت کی مدت معلوم ہوسکے (دیکھو آگے) بعد ازان یہ دیکھنا چاہیئے کہ لاش پر علامات ضرب و زخم کی ہین یا نہین مثلاً اگر کوئی زخم ہو یا کوئی مقام کُچل یا چھل گیا ہو تو دیکھین کہ وہ زخم وغیرہ کس قسم اور کس مقدار کے ہین - لاش کی گردن - پیٹھ اور ہاتھ پاؤن کو دیکھین کہ کہین ہڈی اُکھڑ گئی یا ٹوٹ گئی ہے - سینہ دب گیا ہے - منھہ اور نتھنون سے خون یا خون آمیز کف جاری ہے * منھہ کا ملاحظہ کرین کہ اُسکے اندر کوئی چیز ٹھسی ہوئی تو نہین ہے یا اُسمین کسی تیز زہر کے نشان ہین - مبرز کے مقام کا ملاحظہ کرین کیونکہ بعض دفعہ اِس سوراخ سے بھی جسم کے اندر زہر داخل کیا جاتا ہے * نوپیدا بچون کی آنکھین تالو اور گردن کو ملاحظہ کرین تاکہ اُن مقامات مین کسی نوکیلے تیز آلہ کے بھونکنے کے زخم نہ ہون * لاش اگر عورت کی ہو تو اُسکے سینہ کے اُس مقام کی جلد کو دیکھین جہان پستان لگے ہوئے ہوتے ہین تاکہ وہان پر چھوٹے چھوٹے زخم نہ ہون * اندام نہانی کو بھی ملاحظہ کرین مبادا اُسکے اندر کوئی زہر یا کسی تیزاب یا زخم کے نشان نہون * اِس بات کو ہرگز نہ بھولین کہ جب لاش کا امتحان چیر کر کرنا پڑے تو

سر سے پاؤں تک جتنے اعضا ہیں اُن سب کو خوب طرح ملاحظہ کریں تاکہ ایسا نہو کہ مجرم کا وکیل تم سے اُسی عضو کی نسبت پوچھ بیٹھے جسکو تم نے امتحان نہ کیا ہو۔ لیکن پہلے اُس مقام کو دیکھنا چاہیئے جہاں آثار ضرب و زخم کے موجود ہوں +

حقیقی موت اور بظاہر مردہ معلوم ہونا

تین حالتوں میں آدمی بظاہر مردہ معلوم ہو سکتا ہی ایک تو دل کی حرکت کے گھٹ جانے سے یعنی غشی جسکو اصطلاح میں سِن۔کو۔پی کہتے ہیں + دوسرے پھیپڑوں میں ہوا کے نہ پہونچنے سے جسکو اِس۔فِک۔سیا بولتے ہیں۔ اور تیسری حالت وہ ہوتی ہے جسکو ٹرانْس کہتے ہیں + یہ تینوں حالتیں ایسی ہیں جنسے آدمی بظاہر مردہ معلوم ہوتا ہی لیکن مناسب علاج سے پھر زندہ ہو سکتا ہی +

آثار موت کے

بند ہو جانا دورانِ خون کا ۔ اگر پہنچوں پر نبض محسوس نہو اور دل کی حرکت بھی نتو محسوس ہو اور نہ سُنائی دیوے تو اُس سے یہ ثابت ہوگا کہ دورانِ خون رُک گیا ہی لیکن اِس سے یہ نہ قیاس کرنا چاہیئے کہ آدمی مرگیا ہی کیونکہ ایسا بھی ہوا ہی کہ عرصہ تک نبض محسوس نہیں ہوئی ہو اور نہ دل کی حرکت سُنائی دی ہو تسپر بھی آدمی جی اُٹھا۔ پس دوران

خون کا رک جانا موت کا کامل ثبوت نہین ہی +

رک جانا تنفس کا - مثل دوران خون کے تنفس کا رک جانا بہی کامل علامت موت کی نہین ہی کیونکہ ایسا بہی ہوا ہی کہ عرصہ تک دم رکا رہا ہی پہر بہی آدمی جی اُٹہا ہی + سانس چلتی ہے یا نہین - یہ بات کئی طور سے دریافت ہوسکتی ہے مثلاً بیمار کی ناک کے پاس کسی صاف شیشہ کے رکہنے سے یا اُسکے سینہ یا پیٹ پر ایک پیالہ پانی کے رکہ دینے سے +

حس و حرکت کا مفقود ہو جانا حقیقی موت اور بظاہر مردہ کیحالت مین بہی چونکہ حس و حرکت مفقود ہو جا سکتی ہے تو یہ علامت بہی ثبوت موت کے لئے کافی نہین ہی +

خاص وضع چہرہ کی - مثلاً آنکہونکا بیٹہہ جانا - ناک کا نکل پڑنا - ٹہوڑی کا نکل پڑنا - کنپٹی کا دب جانا - گال کی ہڈیونکا نکل پڑنا - پیشانی پُر شکن - جلد کا خشک اور نیلا ہو جانا + مگر اِن علامتون سے بہی موت نہین ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ اول یہ علامتین مرگ مفاجات اور شدید امراض کے مہلک ہونے مین بہی نہین پائی جاتی ہین - دوم یہ علامتین مرتے ہوئے اور مردہ اور اُنمین بہی پائی جاتی ہین جو کسی سخت بیماری سے شفایاب ہوتے ہین - سوم یہ علامتین اُن حالات مین بہی پائی جاتی ہین جنہین کسیکو کسی آفت کے پڑجانے کا نہایت خوف ہوتا ہی یا کسی سخت سزا کا نہایت اندیشہ یا موت کا کامل یقین ہوتا ہی +

آنکہون کیحالت - جب کوئی مرجاتا ہی تو اُسکی آنکہہ کے پردہ قرنیہ

پر بلغمی رطوبت پھیل جاتی ہی جب سے پردہ قرنیہ کی آب جاتی رہتی ہی لیکن یہ بھی پوری علامت موت کی نہین ہے کیونکہ زندہ کی آنکھ کے قرنیہ کی آب بھی کم ہو جا سکتی ہے اور اُسپر بھی بلغم چھا جا سکتا ہی ماسوار اِسکے جب کوئی شخص مرض ا-پو-پلکسی کے سبب یا کار-بانک-اسڈ کی زہر یا پرو-سک-اسڈ کی زہر کے باعث مرجاتا ہی تب بھی اُس کی آنکھون کی آب عرصہ تک قائم رہ سکتی ہے +

جلد کی حالت - جلد کا پیلا پڑجانا بہ سبب رُک جانے دوران خون کے جلد پر نیلے دھبون کا پڑجانا بسبب ہٹ جانے خون کے - اِن علامتون سے بھی موت ثابت ہوتی ہی مگر حالت زندگی مین بھی جلد پیلی پڑجا سکتی ہی اور کئی قسم کی موت مین خاصکر جب دم بند ہو کر آدمی مرجاتا ہی تب اُسکی جلد پیلی نہین بھی پڑتی ہے - بوڑھے یا کمزور آدمی کی لاش کے نیچے کے حصہ مین نیلے دھبے پڑ سکتے ہین ؛

پس یاد رہی کہ جن علامتون کا ذکر اوپر کیا گیا ہی اُن سے موت ثابت نہین ہو سکتی کیونکہ وہ بعض دفعہ زندہ مین اور بعض اوقات بیماری کی حالت مین بھی پائی جاتی ہین لیکن اِن تین علامتون سے جنکا ذکر نیچے کیا جاتا ہی صرف یہی نہین ثابت ہوتا کہ آدمی حقیقت مین مرگیا ہی بلکہ اُس کے مرنے کی مدت بھی ثابت ہو سکتی ہے وہ علامتین یہ ہین کہ -

مفقود ہو جانا حرارت غریزی کا - جسم کی حرارت

غریزی خون کے دورہ کرنے کے سبب سے قائم رہتی ہے - پس
جب کسی خاص حصّہ یا سارے جسم کا دوران خون رک جاتا ہو تب
وہ حصّہ یا سارا جسم سرد ہو جاتا ہے - چنانچہ اسیواسطے موت سے پہلے
برد اطراف ہو جاتا ہے اور جون جون دوران خون سست ہوتا جاتا ہی
اعضاے اندرونی کی حرارت بہی کم ہوتی جاتی ہے اور جب جان جاتی
رہتی ہی سارا بدن ٹہنڈا پڑ جاتا ہے - لیکن چونکہ کبہی ایسا بہی ہوتا ہی
کہ حالت زندگی مین سارا بدن نہایت سرد ہو جاتا ہے اور کبہی مرگ
مفاجات مین بہی جسم کی حرارت نہایت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے
اسواسطے موت کی اِس علامت پر چندان بہروسا نہین کیا جا سکتا - اور
نہ حرارت غریزی کے مفقود ہونے سے موت کی مدت ٹہیک طور پر کہی
جا سکتی ہے کیونکہ بدن کے سرد ہونے کا درجہ کئی باتون پر منحصر ہے
مثلاً عمر پر موت کے سبب پر ہوا کی حالت پر + چنانچہ جب کپڑون سے
پوشیدہ رہتا ہے اور گرم ہوا مین ہوتا ہے تب بدن دیر سے سرد ہوتا
ہے اور جب سرد ہوا مین کہلا رہتا ہے تب جلد ٹہنڈا ہوتا ہے + پانی
مین بہ نسبت ہوا کے جسم جلد سرد ہوتا ہے + بڑہاپے اور لاغری
مین اور جریان خون کے سبب یا عرصہ تک بیمار رہنے کے باعث جب
آدمی مرجاتا ہے تب بدن اسکا جلد سرد ہو جاتا ہے + برعکس اسکے جوانی
اور طاقت اور فربہی اور شدید امراض اور جلد مرجانے سے بدن رفتہ رفتہ
سرد ہوتا ہے +

اینٹھہ جانا لاش کا - مرجانے کے کچھہ عرصہ تک بدن کا گوشت تحریک کے باعث اینٹھنے لگتا ہے - یہ ایک بڑی بھاری موت کی علامت ہی - بدن کے سرد ہونے سے بہت پہلے گوشت کی اینٹھن شروع ہونے لگتی ہے برعکس اسکے بعض دفعہ چوبیس گھنٹے یا اُس سے زیادہ عرصہ کے بعد بھی شروع ہو جاتی ہی اور چند منٹ یا چند روز اور کبھی دو یا تین ہفتہ تک لاش اینٹھی ہوئی رہتی ہے - پہلے پشت کے عضلات اینٹھنے لگتے ہین تب سر نیچے کے جبڑے چہرہ گردن اور سینہ کے اور بعد ازان ہاتھہ اور پاؤن کے فصلات اینٹھتے ہین - جب یہ علامت شروع ہوتی ہی تب موت مین کچھہ شک نہین ہوتا +

سڑاند - سڑاند کے شروع ہونے سے موت مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین رہتا - پس اسکی علامتین ذیل مین مفصل بیان کیجاتی ہین - واضح ہو کہ روح کے پرواز کر جانے اور جسم مین سڑاند شروع ہونے کے مابین جو عرصہ گزرتا ہے اُسمین لاش کے اندر طرح طرح کے تغیرات پیدا ہوتے ہین چنانچہ جلد کی لچک جاتی رہتی ہے - گوشت بدن کا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور وہ خون جو زندگی کیحالت مین جسم کے کُل اعضاے مین یکسان دورا کرتا تھا اب اُن مقامات مین رجوع کرتا ہے جو لاش کے نیچے کیجانب پر ہوتے ہین چنانچہ اسیوا سطے بعض حصہ جسم کا رنگ پیلا اور بعض کا نیلا ہو جاتا ہے یعنے سر کا پچھلا حصہ لاش کی پشت اور ردہ شُشش اور دماغ کے حصہ زیرین کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے لیکن لاش کو

اگر اوندھا رکھا جاوے تو جسم اور اعضاے اندرونی کے سامنے کا حصہ نیلا ہو جائیگا + فرض کرو کہ پشت پر نیلے دھبّے پڑ گئے ہین مگر لاش ہنوز گرم ہے اور خون منجمد نہین ہوا ہے اِس حالت مین اگر لاش کو اوندھا کر دیجئے تو دھبّے مذکور مفقود ہو جا ئینگے + بعض دفعہ دھبّے نہایت چوڑے ہوتے ہین اور لاش جب ہموار سطح پہ ہوتی ہے تب رنگ اِنکا یکسان ہوتا ہے - لیکن سطح اگر اونچی نیچی ہو تو رنگ دہبّون کا کہین پہ گہرا اور کہین پر ہلکا ہوگا یہ صورت کپڑون کے دباؤ سے بہی پیدا ہو سکتی ہے جس سے حکیم ناتجربہ کار (فرض کرو کہ دہبّے گلو پر ہین) بہک جا سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ کسی نے متوفی کا گلا کپڑون سے گھونٹ ڈالا ہے یا فرض کرو کہ دہبّے جسم کے اِدہر اُدہر ہین تو حکیم کو اِسبات کا شک پڑ سکتا ہے کہ وہ دہبّے بسبب زد و کوب کے پیدا ہوئے ہین +

یہ قاعدہ ہے کہ جب جسم مین خون زیادہ ہوتا ہے تب دہبّے بڑے بڑے اور کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور یہ کہ آدمی جب دفعتاً مر جاتا ہے اور کسی مقام سے خون نہین بہتا ہے تو اُسکی لاش اکثر نیلی پڑ جاتی ہے لیکن جب پہلے یا پیچھے موت کے خون جاری ہوتا ہے تب لاش پر نہایت خفیف دہبّے پیدا ہوتے ہین + جسم کے جن مقامات مین خفیف مگر وسیع انفلامیشن کی بیماری ہوتی ہے اُنکی رنگت اِسیواسطے ہلکی ہو جاتی ہے کہ خون وہان سے ہٹ جاتا ہے مگر جب بسبب ضرب و زخم یا جلنا

جانے کے باعث یا بباعث کہا جانے کسی تیز زہر کے شدید انفلامیشن پیدا ہوتا ہی تب انفلامیشن کی رنگت اُس مقام پر قائم رہتی اور لاش پر بہی خوب نمایان ہوتی ہے +

جب لاش پر نیلے دہبے پائے جاتے ہین تب عدالت طبیب سے یہ دریافت کرسکتی ہے کہ بتلاؤ آیا دہبے مذکور نتیجہ موت کا ہے یا متوفی کو کسی نے مارا تہا جس سبب سے پیدا ہوئے ہین۔ اِس سوال کے جواب مین اسبات کو یاد رکہین کہ جو نیلے دہبے موت کے بعد پیدا ہوتے ہین وہ جلد کی اصلی ساخت کے باہر کے فرد مین ہوتے ہین۔ اِس فرد کی رگین سیاہ خون سے اِسقدر پُر ہوتے ہین کہ اُسپر ایک سیاہ خط پڑجاتا ہے جسکے دبانے سے خون نکل آتا ہی اور جلد کا جو اصل فرد ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ لیکن حالت زندگی مین جب جلد کی رنگت بدل جاتی ہی تب جلد کے نیچے کا فرد خون سے پُر ہوجاتا ہی اور اُسکے تراشنے سے خون کے نقوط دکہلائی دیتے ہین؛ علاوہ اِن دہبون کے جو رگون مین خون کے بہنے سے پیدا ہوتے ہین لاش پر اَور قسم کے دہبے بہی پائے جاسکتے ہین یعنے وہ جو جسم سے رطوبات کے رسنے سے پیدا ہوتے ہین مثلاً پتّے کے قرب مین جو اعضا ہوتے ہین وہ صفرا کے رسنے سے سبز ہوجاتے ہین اور آنکہہ کی رطوبت مائی جب رسکر باہر نکلتی ہی تب آنکہہ چہوٹی ہوجاتی ہے +

خون کا رگون سے ہٹ جانے اور رطوبات کے رسنے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جسم کی ساخت ڈہیلی اور ملایم ہوگئی ہے اور یہ پہلی علامت سڑاند کے

شروع ہونے کی ہے - بعد ازان جسم کی کل رطوبات کی رنگت بدل جاتی ہے اور تب مختلف اعضاے کی رنگت مین یہ تغیر پیدا ہوتا ہے کہ کسیکا رنگ تو بہورا کسیکا نیلا اور کسیکا سبز ہوجاتا ہے - پہلے پہل لاش کے شکم کی رنگت بدلنے لگتی ہے اور رنگت اسکا سبز ہوجاتا ہے یہ رنگت بڑہتے بڑہتے اعضاے تناسل تک پہیل جاتی ہے - بعد ازان دیگر مقامات جسم پر سبز سبز دہبے پڑجاتے ہین جو رفتہ رفتہ ملکر سرخی مایل ہوجاتے ہین آخرکار لاش کے سارے جسم پر سبز اور سرخی مایل بہوری رنگ کے دہبے پیدا ہوجاتے ہین - اب ایسا ہوتا ہے کہ لاش کے مختلف جوف مین خاصکر شکم مین ہوائین پیدا ہونے لگتی ہین جس سے پیٹ پہولکر پہٹ جاتا ہے - ہوائین مذکورہ بعض دفعہ اس سرعت اور کثرت سے پیدا ہوتی ہین کہ لاش کی وضع بدل جاتی ہے اور اعضاے اندرونی اپنی جگہہ سے ادہر ادہر ہٹ جاتے ہین چنانچہ - عضلہ دایا فراغما اوپر کو اٹہہ آتا ہے - بڑی رگون سے خون سر اور گردن کیطرف رجوع کرتا ہے چہرہ پہول جاتا ہے آنکہین نکلی پڑتی ہین اور ناک اور منہہ سے کفدار اور خون آمیز بلغم بہنے لگتا ہے - لاش پر زخم ہو یا کوئی رگ پہٹ گئی ہو تو اس سے بہی خون بہنے لگتا ہے - قضیب و دو فوطے بہی پہول جاتا ہے - بال اور ناخن اب آسانی سے کہینچے جاسکتے ہین سڑاند جون جون بڑہتی جاتی ہے جلد اودہڑتی جاتی ہے گوشت پلپلے ہونے لگتے ہین رنگ انکا سیاہ سبزی مایل ہوجاتا ہے اور اُنسے

نہایت بدبو پیدا ہوتی ہے - آخر کار ساری لاش گلکر پلپلی ہو جاتی ہی اب رطوبت بہکر لاش خشک ہونے لگتی ہے آخر کار بتدریج خاک مین ملجاتی ہے +

ان باتونکا اثر سڑاند پر بہت ہوتا ہے اور انہی سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ موت کو کیا عرصہ گزرا ہوگا مثلاً حرارت + رطوبت + ہوا کا گزر + لاش کے دفنانے کے وقت دفنانے کی جگہہ اور دفنانے کی ترکیب + عمر + مرد یا عورت کا ہونا + حالت لاش کی + سبب موت کا +

ان ساری باتونکا اثر سڑاند پر کیونکر ہوتا ہے اسکا علیحدہ علیحدہ ذکر مختصر طور پر ذیل مین کیا جاتا ہے +

حرارت - جب حرارت ۲۱۲ اور ۳۲ درجہ پر ہوتی ہے تب اشیا سڑنے نہین پاتے کیونکہ پہلے درجہ کی حرارت مین بسبب تبخیر کے لاش خشک ہو جاتی ہے اور دوسرے مین رطوبات منجمد ہو جاتی ہین لیکن جب حرارت ۔ سے ۱۰۰ درجہ تک کی ہوتی ہے تب اشیا نہایت آسانی سے سڑ جاتی ہین - ایسا ہی واسطے بہ نسبت سرما کے سڑاند موسم گرما مین بہت جلد شروع ہو جاتی ہے +

رطوبت - سڑنے کے واسطے رطوبت کا ہونا نہایت ضرور ہے کیونکہ بغیر رطوبت کے سڑاند شروع نہین ہو سکتی اور جو شروع ہو گئی تو جاری نہین رہ سکتی + لاش کے ہر ہر حصہ مین کافی مقدار رطوبت

کی ہوتی ہے تاکہ سڑ جاوے ÷ لیکن جن عضون مین زیادہ رطوبت ہوتی ہے وہ زود تر سڑ جاتے ہین جیسے دماغ اور آنکھہ اور جو شخص استسقا کی بیماری کے سبب مر جاتا ہو اُسکی بہی لاش نہایت جلد سڑ جاتی ہے ÷ مزید برین ان نقالیغین کے مقامات اور وہ جو چہل گئے ہون اور زخمون کی بیین بہت جلد سڑ جاتی ہین ÷ ورڈوبے ہوئے کی لاش کو جب پانی سے نکالکر ہوا مین باہر رکھا جاتا ہے تب وہ بہت جلد سڑ جاتی ہے لیکن لاش اگر پانی مین رہے اور اُسکو ہوا نہ لگنے پاوے تو وہ جلد نہین سڑتی کیونکہ علاوہ رطوبت کے سڑاند کے واسطے ہوا بہی درکار ہے ÷ لاش اگر خشک ہوا مین پڑی رہے تب یا تو دیر سے یا بالکل سڑتی ہی نہین چنانچہ اسیواسطے اُن مسافرونکی لاش جو ریگستان مین مرتے ہین نہین سڑتی ÷ ہوا اگر تیز ہو تو بسبب تبخیر کے سڑاند شروع ہونے نہین پاتی برعکس اسکے ہوا جب مرطوب اور ٹہری رہتی ہے تب سڑاند بہت جلد شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت مین تبخیر نہین ہونے پاتی اور رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے ÷

ہوا کا گزر — یہ بات کہ ہوا کے ہونے سے اشیا جلد سڑتے ہین اسطور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ ایسے برتن مین کہ جس سے ہوا بالکل نکال لی گئی ہو گوشت یا خون رکھہ دین تو وہ بہت دیر سے سڑتا ہے ÷ اور جب اشیا کو ایسی ہوا مین رکہین جس مین

صرف یا ٹائیفڈ وغیرہ بیجن اور نا سے - ٹرو - جن ہو اور اکسے - جن نہ ہو

ایسی چیزین جلد سڑتی ہیں * اور جب اشیا کو ایسی ہوا مین رکہین

جسمین ایسے بیجن کمی او ر ہوا کے ساتہ کیمیا ای ترکیب سے ملی

ہوئی ہو جیسے کاربالک ایسڈ اور نا سے ٹرس ایسڈ تو بہی وہ

دیر سے سڑینگے - اور اگر ایسے ہوا مین رکہیں جسمین اِس قسم کے

بخارات موجود ہون جو اکسے جن کو جذب کرتے ہین جیسے بخار دودہ

تارپین تو بہی وہ دیر سے سڑینگی - لیکن جبکہ ورق اکسے جن

ہی کے اندر کسی چیز کو رکہیں تو سڑاند شروع ہوجائیگی مگر اکسے جن

کو نا سے ٹرو جن کے ہمراہ ملا دین اور اُسمین کسی چیز کو رکہین اور

باہر کی ہوا آ تو وہ چیز نہایت جلد سڑجائیگی - پس اوپر کے بیان سے

معلوم ہوا کہ سڑاند کے واسطے حرارت اور رطوبت اور ہوا کا ہونا ضرور

ہے * اور جب موت کا عرصہ دریافت کرنا ہو تو دیکہنا چاہیے کہ

اِن تینون مین سے کسکا اثر اُس لاش پر زیادہ ہوا ہے *

لاش کے دفنانے کا وقت جگہہ اور ترکیب - بہ نسبت

زمین کے لاش ہوا مین بہت جلد سڑجاتی ہے - پس جسقدر دیر سے

لاش دفنائی جاوے گی سڑاند کا اثر بہی اُسمین اُسیقدر زیادہ نمایان

ہوگا * جگہہ - لاش جب خشک اور اونچی جگہہ دفنائی جاتی ہے تب

وہ دیر سے سڑتی ہے - مگر نیچے اور مرطوب جگہہ مین جلد سڑجاتی ہے *

ریتلی اور کنکری زمین مین دیر سے سڑتی ہے چکنی مٹی مین جلد سڑتی

ہے + قبر جسقدر زیادہ عمیق ہوگی اور لاش کو جسقدر زیادہ کپڑے وغیرہ مین لپیٹ کر دفنایا جائیگا سڑاند بھی اُسیقدر دیر سے شروع ہوگی کیونکہ ان ترکیبون سے لاش کو ہوا کم پہنچتی ہے +

عمر - دیگر حالات بھی اگر موافق ہون تو بہ نسبت جوان اور بوڑہے ہون کے بچون کی لاش جلد تر گل جاتی ہے اور بہ نسبت جوانون کے بوڑہون کی لاش جلد تر گلتی ہے +

عورت یا مرد کا ہونا - عورت کی لاش بہ نسبت مرد کے جلد تر گلتی ہے کیونکہ عورت مین بہ نسبت مرد کے چربی زیادہ ہوتی ہے +

حالت لاش کی اور سبب موت کا - جس لاش مین رطوبت زیادہ ہوگی وہ جلد تر سڑے گی اسیواسطے مرگ مفاجات اور شدید بیماریون سے مرنے سے لاش بہت جلد گلتی ہے - سیلان خون اور مزمن بیماریون کے سبب مرنے سے لاش دیر سے گلتی ہے بشرطیکہ اُن بیماریون کے ساتھ مرض استسقا نہو یا اعضا کے ساخت مین بہت تغیر پیدا ہوا ہو جیسے ٹاے - فس یا ٹائیفائیڈ بخار اور چیچک وغیرہ +

سڑاند کا شروع ہونا پانی مین - ڈوبے ہوئے کی لاش بھی مثل اُنکے جو کسی اور سبب سے مرے ہون سرد ہوکر اینٹھ جاتی ہے اور تب گلنے لگتی ہے لیکن اِسکے سڑنے کی ترکیب مین فرق ہے چنانچہ تیسرے یا چوتھے دن ڈوبی ہوئی لاش کے ہاتھونکا چمڑا پیلا ہوجاتا ہے + بعد ایک ہفتہ کے لاش ملائم ہوجاتی ہے اور

ہتیلی کا چمڑا سفید - بارہ دن کے بعد ہاتہون کی پشت اور چہرہ پیلا ہوجاتا
ہے + بعد دو ہفتون کے پیلے ہوکر سکڑ جاتے ہین - چہرہ کسیقدر
پہول جاتا اور اسپر سُرخ سُرخ چتّیا پڑ جاتی ہین اور سینہ کے درمیانہ حصہ کا
رنگ سبزی مائل ہوجاتا ہے + بعد ایک مہینے کے ہاتہ اور پاؤن
بالکل پیلے اور ایسے سکڑ جاتے ہین جیسے پولٹس کے باندہنے سے
ہوا کرتا ہے + جفن اور لبین سبز ہوجاتی ہین باقی کا چہرہ بہورا سرخی
مائل ہوتا ہے اور سینہ کے سامنے ایک بڑا سبز رنگ کا دہبّا پیدا ہوتا
ہے اور اُسکے بیچون بیچ ایک بہورا سرخی مائل داغ ہوتا ہے + بعد
دو مہینے کے چہرہ سوج کر بہورا ہوجاتا ہے اور بال آپسمین جُڑ جاتے ہین
ہاتہ اور پاؤن کا بہت سارا چمڑا اُدہڑ جاتا ہے لیکن ناخن علیحدہ نہین
ہوتے اور ڈہائی مہینہ بعد ہاتہونکا چمڑا اور ناخن علیحدہ ہوجاتے ہین
اور یہی حال پاؤن کے چمڑیکا بہی ہوتا ہے مگر پاؤن کے ناخن جُڑی
رہتے ہین +

ساڑہے تین مہینے بعد ہاتہ پاؤن کا چمڑا اور کل ناخن علیحدہ ہوجاتے
ہین - سر - پپوٹے - ناک اور اور مقامات کا چمڑا بہی گلکر اُدہڑ جاتا ہے
اور بعد ساڑہے چار مہینے کے کل جسم لاش کا گلجاتا ہے - جن علامتون
کا ذکر اوپر ہوا ہے وہ اُن لوگون کی لاش مین پائی جاتی ہین جو موسم
سرما مین ڈوب مرتے ہین لیکن جب آدمی گرما مین ڈوب مرتا ہے تب
بہی وہی علامتین پیدا ہوتی ہین مگر بہت جلد مثلاً گرمی کے دنون کے

پانچ سے آٹھہ گھنٹونکا عرصہ جاڑے کے تین سے پانچ دنون کے عرصہ کے برابر ہے اور ۹ سے ۲۴ گھنٹہ کا عرصہ ۹ سے ۸ دنون کے برابر اور ۲۴ گھنٹہ کا عرصہ ۸ سے ۱۲ دنون کے برابر اور گرمی کے چار دنونکا عرصہ جاڑے کے پندرہ دنون کے برابر ہے ٭

باب پانزدہم

مرگ مفاجات

دفعتاً مرجانا کچھہ عجیب وغریب حادثون مین سے نہین ہے کیونکہ بڑے بڑے شہرونمین ہرسال دوتین ہزار آدمی بلاکسی ظاہر سبب کے دفعتاً مرجاتے ہین - اگرچہ مرگ مفاجات کا اصل سبب ہمیشہ نہین دریافت کرسکتے پھربھی چند سببونکا ذکر نیچے کیا جاتا ہے جن سے آدمی دفعتاً یانہایت جلد مرجاتا ہے ٭

جب دل کی حرکت تہوڑے عرصہ کے لئے موقوف ہوجاتی ہے تب آدمی بظاہر مردہ معلوم ہوتا ہے اور جب وہ حرکت بالکل رک جاتی ہے تب آدمی حقیقت مین مرجاتا ہے ٭

مرگ مفاجات کے دو بڑے بھاری سبب یہ ہین یعنے ایک تو وہ جنکا اثر دل پر ہوتا ہے اور دوسرے وہ جو خاص کر تنفس پر اپنا اثر پیدا کرتے ہین - پس

وہ سبب مرگ مفاجات کے جنکا اثر دل پر ہوتا ہے یہ ہین +

اول - خود قلب یا بڑی رگون کی ساخت کی بیماریان +

دوم - وہ صدمات جنسے دل کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہین +

سوم - وہ اسباب جنسے دل مین خون نہین پہونچ سکتا ہے +

چہارم - وہ سبب جنسے خون دل کی حرکت کو تحریک نہین دے سکتا +

اول - دل اور بڑی بڑی رگون کی ساخت کی بیماریان یہ ہین جیسے موٹا ہوجانا دل کا + قلب کے کیواڑیون کی بیماریان + ا - یا ر - ٹا کا ا - نیو - ر - سے - زم + سخت ہوجانا دل اور ا - یا ر - ٹا اور کا - رد - نری شہر یا نو نکا + یہ کل بیماریان بعد موت کے آسانی سے دریافت ہو سکتی ہین

دوم - وہ صدمات جنسے دل مفلوج ہو جا سکتا اور آدمی دفعتاً مر جا سکتا وہ اس طور سے پیدا ہو سکتے ہین جیسے دفعتاً تہنیت یا تعزیت کی خبر سنتے بجلی کی کڑک + شدت تمازت آفتاب + سر یا فم معدہ پر سخت چوٹ کا لگنا وغیرہ +

سوم - جب خون نہایت کثرت سے جاری ہوتا ہے تب وہ دل مین نہین پہنچ سکتا جس سبب سے دل کی حرکت بند ہو جا سکتی ہے + اور جب دم بند ہو کر آدمی مرتا ہے تب شش مین خون دورہ نہین کر سکتا ہے اور اس سبب سے دل کے بائین خانہ مین خون نہین پہنچ سکتا ہے +

چہارم - خون مین جب کوئی شے غیر جنس ملجاتی ہے تب بہی خون کے اجزا ئین فرق پڑ جاتا ہے جیسے فصد وغیرہ جراحی عملون مین خون کے

اندر باہر کے ہوا داخل ہوسکتی ہے یا خون مین جب کوئی زہر بذریعہ پچکاری وغیرہ کے داخل کیا جاتا ہے ٭

یہں واضح ہو کہ آدمی تین سببون سے دفعتًا مرجا سکتا ہے ایک تو دل کے فعل مین خلل واقع ہونے سے - دوسرے دماغ مین - اور تیسرے جب کوئی خرابی شش مین واقع ہوتی ہے ٭ اب ان سببون کے مختلف علامات اور صورت حال تشریحی ذیل مین بیان کیئے جاتے ہین ٭

اول مرگ مفاجات بسبب خرابی قلب

غشی - جب غشی طاری ہوتی ہے تب چہرہ بیمار کا زرد ہو جاتا ہے - جسم اُسکا سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - سر گہومتا ہے - بصارت دہندلی ہو جاتی ہے - آنکھون کی پتلیان پہیل جاتے ہین - دم آہستہ آہستہ لیا جاتا ہے - نبض بعلی کمزور اور بیقاعدہ چلتی ہے - ماورا اِن علامتون کے بعض دفعہ اِس حالت مین جی متلاتا اور قے ہوتی ہے - بیمار بے چین اور ہاتھ پاؤن اِدہر اُدہر پہینکتا رہتا ہے - تہوڑا بہت ہذیان اور تشنج ہونے لگتا ہے ٭ لاش کو چیر کر ملاحظہ کرنے سے رگون مین بہت تہوڑا خون پایا جاتا ہے اور دل خون سے بالکل خالی اور سکڑا ہوا ہوتا ہے - مگر جب باعث موت کا دماغ کی خرابی ہوتی ہے تب دل کے کل خانہ خون سے پُر ہوتے ہین اور جب وہ خرابی شش مین ہوتی ہے جس سے آدمی دفعتًا مرجاتا ہے تب دل کے دائین خانہ

تو خون سے پر اور بائین خالی ہوتے ہین *

دوم مرگ مفاجات بسبب خرابی دماغ

دماغ پر جب صدمہ پہنچتا ہے تب وہ صدمہ یا تو سیدھا دل پر اثر کرتا ہی اور اُسکی حرکات کو روک دیتا ہے یا صدمات مذکور پہلے تنفس کے عضلات کو مفلوج کر کے بیمار کا دم بند کر دیتے ہین - مثلاً جب اِنکا اثر سیدھا دل پر ہوتا ہے تب دل کی حرکت دفعتاً رُک جاتی ہے اور خون ٹھیر جاتا ہے اِس صورت مین دل کی دونو جانب کے خانے خون سے یکسان پُر رہتے ہین *

سوم مرگ مفاجات بسبب خرابی شش

دم رک جانا - تین طور سے دم رُک جا سکتا ہے ایک تو تنفس کے عضلات کے مفلوج ہو جانے سے - دوسرے خود شش کی حرکتون کے رُک جانے سے - تیسرے باہر والی ہوا کے نہ پہنچنے سے *

باب شانزدہم

جل کر مر جانا

آدمی کئی طور سے جلکر مر جا سکتا ہے چنانچہ بعض تو دہوئین کے سبب دم بند ہو کر مر جاتے ہین - بعض آگ کو دیکھکر خوف کہا کر مرتے ہین - بعض کسی

جلتی ہوئی شے کے گر جانے سے اور بعض اِسطور سے بھی مرتے ہین
کہ جب بہت ساحصہ اُنکے جسم کا جل جاتا ہے تو جلے ہوئے زخمون کی
ٹیس اور درد کے صدمون سے مرجاتے ہین اور بعض اُن زخمون
کے انعلامتین یا گلجانے کے باعث فوت ہوتے ہین + جلی ہوئی
لاش پر یا تو چہالے پائے جاتے ہین یا کوئی حصہ بالکل جلکر خاک
ہو جاتا ہے یا کپڑون یا بالون کے جل جانے کے داغ لاش پر پائے
جاتے ہین + آدمی اکثر اتفاقیہ جلکر مرجاتا ہے اور آگ سے خودکشی
یا قتل بہت کم ہوتا ہے - پس اِن صورتون مین اُن زخمون کے ملاحظہ
سے جو سبب جلنے کے پیدا ہوتے ہین یہ پایا جائیگا کہ وہ حالتِ زندگی
مین پیدا ہوئے تھے + لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ قاتل جرم کو چھپانے
کے لئے مقتول کی لاش کو جلا دے پس یہ دریافت کرنا ضرور چاہئے کہ
جلے ہوئے زخم حالت زندگی مین پیدا ہوئے تھے یا بعد موت کے +
بدن جب جلکر بالکل کویلا نہین ہو جاتا ہے تب زندگی کی حالت کے
جلے ہوئے زخم مین دو علامتین یہ پائی جائینگی - ایک تو سُرخی دوسرے
چہالے + یہ سُرخی گہرے رنگ کی اور جلد کے آر پار ہوتی ہے +
چہالے پانی سے بھرے ہوئے ہوتے ہین + اگر کوئی شخص کسیکو
حالت نزع یا موت سے ۲ ۲ گھنٹے پہلے جلا دے تب بھی یہی علامتین
پیدا ہونگی مگر بعض دفعہ چہالے نہین بھی پیدا ہوتے - لیکن موت
کے بعد لاش کو جلانے سے جلد کی رنگت میلی سفید ہو جاتی ہے +

اور ۲۶۲ درجہ کی گرمی تک کوئی بھی چھالے نہین پڑتے لیکن جب درجہ گرمی کا اِسقدر زیادہ بڑھ جاتا ھے اور اُسوقت جو آبلے پیدا ہوتے ہین اُنمین یا تو پانی نہین ہوتا یا ایک رطوبت مثل دودہ کے ہوتی ہی جسمین البیو-من کی مقدار بہت کم ہوتی ھے *

باب ہفتدہم

بجلی گر کر مرنا

عدالت مین اِس قسم کے مقدمات بہت کم آتے ہین پھر بھی لاش پر چونکہ علامات زدوکوب کی پائی جاتی ہین اِسواسطے بعض دفعہ عدالت یہ دریافت کرسکتی ھے کہ آیا متوفی بجلی گر کر مرا ہے یا کسی نے اُس کو قتل کیا ۔ * بارہا ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب کسی پر بجلی گرتی ہے تو اُسکی لاش کے قریب ایسے آثار پائے جاتے ہین جنسے بجلی کا گرنا ثابت ہوجاتا ہے *

یہ قاعدہ ہے کہ اکثر بجلی کا اثر ایسی چیزون مین نفوذ کرتا ہے جو اُس اثر کے اخذ کرنے کی قابلیت رکہتے ہین چنانچہ آدمی کا جسم بھی انہین چیزونمین شمار کیا جاتا ہے * اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ بہ نسبت پست اشیاء کے بلند چیزون ہی پر بجلی اکثر پڑا کرتی ہے -لیکن یہ عام قاعدہ نہین ہی کس لئے کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کسی بلند درخت کے نیچے آدمی کھڑا رہتا ہے تب درخت تو بجلی کے صدمہ سے محفوظ رہتا ہے

مگر اُس آدمی پر بجبر پڑ جاتا ہے ✦
اثر بجلی کا قرب کی بلند اشیاء کے وسیلہ انسان کے جسم مین سرایت کرجاتا ہے جیسے درخت ۔ جہاز کا مستول ۔ یا رسّی اور پتنگ کی بھیگی ڈور وغیرہ ✦ اور یہ بات تو مشہور ہی کہ طوفان مین درخت کے نیچے ٹہیرنا نہایت خطرناک ہی ✦

صورت حال تشریحی بعد وفات ۔ جب آدمی پر بجلی گرتی ہے اور وہ مرجاتا ہے تو اُسکی لاش مین بعض دفعہ کوئی بھی علامت ضرب وزخم کی نہین پائی جاتی لیکن بعض اوقات جس مقام سے بجلی کا اثر جسم کے اندر داخل ہوتا ہے وہ جگہہ یا تو جل جاتی یا چیر جاتی ہے اور جس مقام سے وہ اثر خارج ہوتا ہی وہان پر گا ہے گا ہے ایک گول سوراخ پایا جاتا ہے اور بعض دفعہ لاش پر خاصکر پشت کے مقام پر جل جانے کے آثار کثرت سے پائے جاتے ہین کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کا اثر خاصکر نخاع کے اندر اکثر گزر کرتا ہے ۔ ایسی موت مین ہڈی بہت کم ٹوٹتی ہے ۔ جلنے کے آثار اکثر نہین پائے جاتے ہین الا جب کپڑون کو آگ لگ جائے ✦

سبب موت کا ۔ بجلی اپنا زور نظام عصبی کے ذریعہ جتلاتی ہے پس سبب موت کا یہی ہے کہ بجلی کے گرنے سے نظام عصبی کو صدمہ پہنچتا ہی ۔ جب بجلی کے گرنے سے تہوڑا ہی صدمہ پہنچتا ہی تب یا تو دماغ یا نخاع یا اعصاب ماؤف ہوجاتے ہین یا بینائی جاتی رہتی ہے ✦

باب ہشتدہم

سردی لگ کر مرنا

سردی کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہاتھہ پاؤن اور چہرہ کے عضلات سُن ہو کر اینٹھہ جاتے ہین بعد ازان آدمی سست ہو جاتا ہے اور اُسکو نیند آجاتی ہے اور حالت خواب مین دماغ کے اندر خون جمع ہو کر بیہوشی طاری ہوتی ہے جس سببسے آدمی مرجاتا ہے +

سردی کا اثر کچہہ تو کُل دموی نظام پر ہوتا ہے اور کچہہ خون کے اُن رگون پر جو خاص دماغ اور نخاع کو پرورش کرتی ہین اور چونکہ سردی کے سبب کُل نظام دموی کو صدمہ پہنچتا ہے اسواسطے جسم کے بیرونی حصون سے خون اندر کی طرف رجوع کرتا ہے جس سے طحال۔ کبد۔ شش اور دماغ مین خون جمع ہو جاتا ہے اور اعضاے تناسل مین بہی اجتماع خون کا ہوتا ہے اسلئے قضیب کو خیزش ہوتی ہے + سردی کے سبب جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ دل کی حرکت پست اور نبض سلطے ہو جاتی ہے اور دماغ اور نخاع مین خون کے جمع ہو جانے سے جسم شل اور سست ہو جاتا ہے نیند آتی ہے سر گہومتا ہے بینائی مین فرق پڑجاتا ہے مرض کزاز اور فالج ہو جاتا ہے +

سردی کا اثر عورت۔ مرد۔ بوڑہے اور جوان طاقتور اور کمزور پر یکسان نہین ہوتا بلکہ بچّہ اور بوڑہے اور کمزور اور شراب خوارون پر بہت ہوتا ہے

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش کی رنگت پیلی پڑجاتی ہے - سر اور سینہ اور شکم کے اعضا ے مین خون جمع ہوجاتا ہے ۔

باب نوزدھم

موت فاقہ کشی کے سبب

علامات فاقہ کشی کے - جب عرصہ تک آدمی دانہ پانی چھوڑ دیتا ہے تو اُسکے فم معدہ پر درد ہوتا ہے مگر دبانے سے افاقہ ہوجاتا ہے - آنکھہ اور گال بیٹھ جاتے ہین - ہڈیان نکل پڑتی ہین - چہرہ پیلا پڑجاتا ہے - تنفس کی ہوا گرم - دہن خشک تشنگی بشدت ہذیان اور بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے آخر کار جسم سے بدبو پیدا ہوجاتی ہے - ناک منہہ اور میرز کا میوکس پردہ سُرخ ہوجاتا ہے بعد ازان نہایت شدت کا ہذیان اور تشنج ہوکر بیمار کا طائر روح قفس عنصری سے تڑپ تڑپ کر پرواز کرجاتا ہے ۔ جب آدمی اپنے آپ کو دیدہ و دانستہ بھوکا مارتا ہے تب بعض دفعہ عرصۂ دراز کے بعد ہلاک ہوتا ہے چنانچہ ایک شخص کا ذکر ہے کہ بغیر آن پانی کے اکیس دن تک زندہ رہا ایک اور شخص بیالیس روز کے بعد مرا اور تیسرا ایک شخص ۲۸ روز تک جیتا رہا ۔

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش لاغر ہوتی ہے

اور اُس سے سخت بدبو آتی ہے - آنکھین سُرخ اور وا - جلد مُنہہ
ورحلق خشک - معدہ اور امعا خالی اور سکڑے ہوئے ہوتے
ہین ÷ پتہ صفرا سے پُر ہوتا ہے قلب اور شش ور بڑی بڑی رگین
سکڑی اور خالی ہوتی ہین اور سڑاند جلد شروع ہوجاتی ہے ÷

حصّۂ دوم

سمیات

تعریف زہر نے ہر اُس چیز کو کہتے ہین جسکے خون مین سرایت کرجانے سے آدمی مرجا سکتا ہے یا اُسکی صحت مین فرق پڑ سکتا ہے جسم کے مختلف منفذون سے زہر خون کے اندر سرایت کرسکتا ہو مثلاً جو زہر ہوایا مثل بخار کے ہوتے ہین اِنکا اثر پہپڑون کے وسیلہ سے ظاہر ہوتا ہے اور جو منجمد یا از قسم سیال ہین وہ زخم یا جلد کے ذریعہ خون مین پہنچتے ہین اور جب کہلائے یا پلائے جاتے ہین تب معدہ یا رودون کے میو-کس پردہ کے وسیلہ سے خون مین منجذب ہوجاتے ہین اور عدالت مین انہی زہرون کی نسبت تحقیقات بہی ہوتی ہے *

بعض قسم کے زہر ایسے ہین کہ چاہے لگائے جاوین یا کہلائے یا پلائے جاوین یا سنگہائے جاوین ہر طور سے اپنا اثر پیدا کرسکتے ہین جیسے سنکہیا - لیکن ایسے زہر جیسے سانپ کا یا دیوانہ جانورون کا

ہے صرف زخم ہی کے ذریعہ موثر ہوتے ہین ٭

زہر کی تعریف جو اوپر کی گئی ہے اُسکی نسبت ایک بات ضرور یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ بعض زہر ایسے بھی ہین جنکو اپنا اثر پیدا کرنے کے لئے خون مین جذب ہونا ضرور نہین ہے مثلاً معدنی تیزاب اور کہار چیزین - یہ چیزین اکال ہین جس مقام پر لگتی ہین اُس کو کہا جاتی ہین ٭

زہر کی طبی تعریف کی نسبت یہ بات ضرور یاد رہے کہ قانون اِسبات کو نہین مانتا کہ فلانے زہر نے اپنا اثر کیونکر پیدا کیا ہے اگر وہ شے مہلک ہی یا تندرستی مین فرق ڈالنے کے قابل ہے تو چاہے جسم کو گلا کر یا جسم مین کیمیاوی تغیرات پیدا کر کے ہلاک کر دے یا خون مین جذب ہو کر یا نہو کر مُہلک ہو جاوے اِن باتون سے مجرم کا جرم خفیف نہین ہو سکتا ہے مثلاً جب کوئی ایسی چیز ہلاک کرنے کی نیت سے کہلائی جاتی ہے جس سے معدہ یا امعا کو صرف صدمہ ہی پہنچے تاہم وہ شخص ویسا ہی مجرم قرار دیا جائیگا جیسا گویا کہ اُس نے سنکہیا یا کوئی اور معمولی زہر کہلایا ہے - پس اب دیکھنا چاہیئے کہ زہر خورانی کے قانونی معنی کیا ہین -

واضح ہو کہ جرم کی نیت سے جب کوئی چیز کسیکو کہلائی جاوے اور اُسکے کہانے سے وہ مرجاوے تو اُس چیز کی خاصیت کچھہ ہی ہو اور وہ چاہے اپنا اثر کسی طور سے پیدا کرے اِن باتونکا لحاظ نہین کیا جاتا بلکہ کہلانیوالے

پر قتل کا جرم لگا یا جاتا ہے - اِسصورت مین حکیم کو یہ ثابت کرنا چاہئیے کہ اُس حب پیکے کہانے سے متوفی مرا ہے اور جو نہ مرا ہو تب بہی اُس شخص پر الزام زہر خورانی کا لگ سکتا ہے ٭

عادت کا اثر سمیات پر - عادت کے سبب بعض زہرونکا اثر جسم پر کم پیدا ہوتا ہے مثلاً جب کوئی شخص افیون عرصہ تک کہاتا ہی اور اُسکو عادت پڑجاتی ہے تو تہوڑے ہی دنون کے بعد مقدار اُسکی بڑہانی پڑتی ہے ٭ بعض آدمی سنکہیا کہانے کی عادت ایسی ڈالتے ہین کہ دو دو اور تین تین رتی ایک ہی دفعہ کہا لیتے ہین اور مہینون بلکہ برسون بلا مضرت کہاتے رہتے ہین ٭ ایسی عادت کی نسبت عدالت حکیم کی راے اکثر نہین لیتی ہے اور جو لے بھی تو صرف یہی دریافت کرتی ہی کہ بتلاؤ عادت کے پڑجانے سے زہر کے معروف و مشہور اثر بہی عادی پر کم ہوتے ہین یا نہین اور یہ کہ اُس زہر کے جو پوشیدہ اثر پیدا ہوتے ہین وہ بہی رک جا سکتے ہین یا نہین - اِس سوال کا جواب اِسطور پر دینا چاہئیے کہ عادت کسی زہر کے پوشیدہ اثر کو روک نہین سکتی اور نہ عادت سے وہ مضرتین رک سکتی ہین جو زہرون کے کہانے سے پیدا ہوتی ہین ٭

طبیعت کا اثر سمیات پر - طبیعت اور عادت مین فرق ہے کیونکہ مثل عادت کے طبیعت کسی زہر کے اثر کو کم نہین کر سکتی ہے ایسا نہین دیکہا جاتا ہے کہ خاص طبیعت کے سبب سے کسی سریع الاثر

زہر کی تاثیر جسم پر پیدا ہونے سے باز رہتی ہے لیکن ایسا دیکھا گیا ہے کہ بعض طبیعت پر بہ نسبت اورون کے خاص خاص زہرونکا اثر زیادہ پیدا ہوتا ہے جیسے افیون - سنکھیا - سیماب - سیسہ - اور شرمہ ✦

بعض چیزین جنکو بطور غذا کے بلا مضرت کہا لیا کرتے ہین خاص خاص طبیعت کو ناموافق پڑتے ہین لیکن سبب اِس کا بتلایا نہین جا سکتا شاید ایسی صورتون مین وہ خود ہی زہر بنجاتے ہون یا معدہ مین داخل ہونے کے بعد اِن مین ایسے تغیرات پیدا ہونے ہون جیسے دوا اشیا زہریلی بنجاتی ہین - طبیعت کے اِس قسم کے اختلافات کی واقفیت ایسے مقدمات مین کام آسکتی ہے جیسے جب کوئی شخص کوئی خاص چیز بطور غذا کے کہا جاتا ہے اور زہر کی علامتین پیدا ہوجاتی ہین کیونکہ جب کوئی حکیم طبیعت کے ایسے اختلافات سے ناواقف ہوتا ہے تب وہ یہی کہہ دیتا ہے کہ اِس شخص کو کسی نے زہر کہلا دیا ہے حالانکہ اِسصورت مین علامات زہر کی کسی اَور ہی سبب سے پیدا ہوجاتی ہین ✦

جماعت بندی زہرون کی - بلحاظ اثر کے کل زہرون کو دو باب مین تقسیم کیا گیا ہے ✦

باب اول مین سمیاتِ ارہی - مثِیثہ کا ذکر ہے - یہ وہ زہر ہین جنکا اثر خاصکر معدہ اور رودون پر اِس قسم کا ہوتا ہے جس سے اُن

اعضاے مین شدت کی خراش پیدا ہوتی ہے +

باب دوم مین سمیات نیو-ما-ٹکس کا بیان ہے یعنے وہ زہر جنکا اثر نظام عصبی پر ہوتا ہے اور اُن زہرون کے تین اقسام ہین چنانچہ قسم اول مین اُن زہرونکا ذکر ہے جنکا اثر دماغ پر ہوتا ہے +

قسم دوم مین وہ زہر شامل ہین جو اپنا اثر خاصکر نخاع پیدا کرتے ہین +

اور تیسری قسم مین وہ زہر بیان کئے گئے ہین جو دماغ اور نخاع دونو پر اپنا اثر ظاہر کرتے ہین +

اول - اثر سمیات ارّی ٹینٹ کا

اِس قسم کے زہرون مین یہ باتین عام پائی جاتی ہین کہ جب یہ معمولی مقدار مین کہائی جاتی ہین تب دست وقے نہایت جلد شروع ہو جاتے ہین - اور ان علامتون کے ساتھہ ہی یا اِنکے پیدا ہونے کے بعد ہی معدہ اور امعا مین درد شروع ہو جاتا ہے کیونکہ خاصکر انہی اعضاے مین اِس قسم کے زہرون کے سبب خراش اور انفلامیشن بھی پیدا ہوتا ہے - اِس جماعت مین بہتیری چیزین ایسی بہی ہین جو اکّال ہین جیسے خالص معدنی تیزاب یا کہار چیزین اور کرد-سیو بیلی-میٹ وغیرہ - اِنکے نگلتے ہی زبان - حلق اور معدہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے +

مگر بعض اری - ٹینٹ زہر ایسے بہی ہین جو اکّال نہین ہین جیسے سنکہیا - مرکبات بے - رائی - ٹا کار - بو - نٹ اف لڈ اور

کن - سیمے - رسی - ڈیش ٭

ارسی - ٹنٹ اور اکال زہروں میں یہ فرق ہے کہ اکال زہرونکا اثر فوراً

پیدا ہوتا ہے کیونکہ جہان جہان سے یہ گزرتے ہیں وہ مقام فوراً

گلنا شروع کرتا ہے مگر ارسی - ٹنٹ زہرونکا اثر رفتہ رفتہ یعنے کم سے

کم آدہ گہنٹہ بعد کہانے زہر کے پیدا ہوتا ہے اور اگرچہ بعض ارسی ٹنٹ

زہر نہایت سریع الاثر ہیں پہر بھی بہ نسبت اکال زہرون کے انکا

اثر دیر ہی سے ظاہر ہوتا ہے ٭

زہر کے کہاتے ہی کسیکا علاج کرنا ہو تو یہ ضرور دریافت کریں کہ زہر ارسی ٹنٹ

تہا یا کرو-سیو (اکال) یعنے دریافت کریں کہ زہر کہانے کے کسقدر

عرصہ بعد علامتیں شروع ہوئی تہیں مثلاً ان باتون کے دریافت سے

ہم کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ متوفی نے سنکہیا کہایا تہا یا کرو-سیو

سبلی - میٹ اور مردہ کے مُنہہ اور حلق کے امتحان سے بہی ان دونو

قسم کے زہروں میں فرق کیا جا سکتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص کرو-سیو

زہر کہاتا ہے تب اُسکا مُنہہ اور حلق جہل جاتا یا جلجاتا ہے ٭

یہ بات یاد رہے کہ بہتیرے ارسی - ٹنٹ زہر ایسے ہیں جنمیں خاصیت

کرو-سیو زہرون کی نہیں ہوتی ہے مگر کرو-سیو زہر ارسی - ٹنٹ

زہرونکی طرح اپنا اثر پیدا کر سکتا ہے مثلاً کرو-سیو سب - لی - میٹ

اپنا اثر ارسی - ٹنٹ زہر کے طور پر پیدا کرتا ہے کیونکہ جب یہ کہایا جاتا

ہے تو معدہ اور روودن کے پردون کو زخمی کرنے کے علاوہ دیگر مقامات

مین بھی خراش اور انفلامیشن پیدا کرتا ہے - مزید برین بہنیر سے
ایسے بہی گروسیو زہر ہین جنکا اکال اثر پانی ملانے سے جاتا رہتا
ہے تب وہ مثل ارٹی ٹیشٹ زہر کے موثر ہوتے ہین مثلاً تیزاب گوگرد
و تیزاب شورہ وغیرہ اور بروہین - لیکن بعض صورتوں مین یہ آسانی
سے نہین کہا جا سکتا ہے کہ کسی ارٹی ٹیشٹ زہر مین تاثیر اکال کے
بہی ہے یا نہین مثلاً آگزالک اسڈ (جو ایک گروسیو زہر ہے)
کہاتے ہی اپنا اثر پیدا کرتا ہے اور دہن اور حلق کے میو کس پردہ کا
رنگ اڑا کر اسکو ملایم کر دیتا ہے مگر معدہ اور دیگر اعضاے شکم کو زخمی
نہین کرتا +

ارٹی ٹیشٹ زہر اکثر معدنیات مین سے ہوتے ہین بہت تہوڑی ایسے
ہین جو حیوانات اور نباتات سے حاصل ہوتے ہین اور بعض
ہوائین بہی ایسی ہین جو اپنا اثر مثل ارٹی ٹیشٹ زہرون کے پیدا
کرتے ہین +

دوم نیورا ٹکس

اثر انکا نظام عصبی پر ہوتا ہے مثلاً دماغ اور نخاع - جب اس قسم کے
زہر کہائے جاتے ہین تو فوراً یا تہوڑے عرصہ بعد کہانے کے بیمار
درد سر کی شکایت کرتا ہے - سر اسکا گہومنے بہی لگتا ہے - سارا
بدن اسکا سُن ہو جاتا ہے یا فالج اور بیہوشی طاری ہوتی ہے اور غیرہ

صورتون مین تشنج بہی ہونے لگتا ہے مثل کرو۔ سیتو یا اری ۔ ٹینٹ
زہرون کے نہ تو انکا ذایقہ تیز ہوتا ہے اور نہ انکے کہانے سے اکثر
دست و قے آتے ہین اور جو یہ علامتین پیدا ہون بہی تو انکے کہانے
کی ترکیب اور مقدار کے سبب پیدا ہوتے ہین ۔ یا جب نیو۔ را۔ ٹک
زہرون کو کسی اری ۔ ٹینٹ (تیز) چیز کے ساتھہ ملاکر کہلاتے ہین تب
وہ علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے شراب + یاد رہے کہ جو خاص نارکاٹک
زہر ہین اُن سے معدہ اور امعا مین نہ تو خراش پیدا ہوتی ہے اور
نہ انفلامیشن +

اگرچہ اری ۔ ٹینٹ اور نیو۔ را۔ ٹک زہرون کے اثر مین فرق ہی
تاہم ایسا نہ سمجہنا چاہیے کہ یہ دونو قسم کے زہر اپنا اثر اسی طور پر
ہمیشہ پیدا کرتے ہین جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے کیونکہ ایسا دیکہا گیا ہی
کہ بعض اری ۔ ٹینٹ زہر یا تو دماغ یا نخاع پر اپنا اثر ظاہر کرتے ہین
مثلاً سنکہیا اور آگز۔ زا۔ لک ایسڈ اگرچہ اری ٹینٹ زہر ہین پہر بہی بعض دفعہ
انکے کہانے سے ایسی علامتین پیدا ہوئی ہین جیسے نار۔ کا۔ ٹک
زہرون کے کہانے سے ہوا کرتی ہین مثلاً بیہوشی۔ فالج اور تشنج
مثل مرض کزاز کے (ٹے۔ ٹے۔ نَس) پس ان مثالون سے یہ
نتیجہ نکلتا ہے کہ علامتون سے ہمیشہ زہر کی قسم دریافت نہین ہو سکتی
ہے ۔ نیو۔ را۔ ٹک زہر تعداد مین کم ہین اور نباتات ہی سے حاصل
ہوتے ہین اور بعض ہوائین بہی ایسی ہین جنہین نیو۔ را۔ ٹک زہرون

کے اثر پائے جاتے ہین +

بعض زہر ایسے بہی ہین جنکے کہانے سے نیو-را-ٹک اور اری-ٹنٹ دونو قسم کے زہر کی علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ مثل اری-ٹنٹ زہرون کے اینکے کہانے سے دست و قے شروع ہو جاتے ہین اور تب مثل نیو-راٹک زہرون کے غنودگی اور بیہوشی طاری ہوتی ہے بعد ازان فالج اور تشنج ہونے لگتا ہی اس قسم کے زہرونمین سے کچلا اور میٹھا تیلیا ہین +

زہرون کا اثر زندہ آدمی پر

اول - جب کوئی تندرست آدمی زہر کہا جاتا ہے تو عین تندرستی کی حالت مین علامات زہر کی اجان چک پیدا ہو جاتی ہین چنانچہ جب کوئی شخص زہر نے-کو-لے-نا (تنباکو کا جوہر) یا پرو-سک اسڈ یا آگ-زالک اسڈ یا اسٹرک-نیا (کچلے کا جوہر) کہا جاتا ہے تب زہر کی علامتین یا تو فوراً یا چند منٹ بعد زہر کہلانے کے ظاہر ہو جاتی ہین سنکہیا کے زہر اور دیگر اری-ٹنٹ زہرون کی علامتین بہی اکثر نصف یا ایک گہنٹہ بعد پیدا ہوتی ہین - خاص طبیعت کے سبب دیر لگ جاتے تو لگ جاتے ورنہ دو گہنٹہ بعد کہانے زہر کے علامات اکثر پیدا ہو جاتی ہین +

زہرون کا اثر حالت بیماری مین - بیماری کی حالت مین بعض زہرونکا اثر پیدا ہی نہین ہوتا یا نہایت جلد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ

زہر نہایت ہی تہوڑی مقدار مین مہلک بہی ہو جاتا ہے مثلاً ہیجیش
اور لے ٹے ۔نس کی بیماریون مین مریض کو افیون کی اسقدر برداشت
ہوتی ہے کہ اُسی مقدار کو اگر تندرستی مین کہا جاوے تو مر جا سکتا ہے اور
اور دیوانگی ۔ ہیفہ ۔ ہس ۔ ٹے ۔ ریا (اختناق الرحم) اور ڈی ۔ لی ری ام
ٹری ۔ منس مین بہی (شرابیون کا ہذیان) افیون کی نہایت برداشت
ہوتی ہے +
ایک عورت کا ذکر ہے جسکی عمر ۲۹ برس کی تہی اس عورت کا جسم
اسفل مفلوج ہوگیا تہا چہہ دن برابر بلا مضرت ہر روز تین تین گرین اسٹرک نیا
کہاتی تہی حالانکہ تندرستی مین اگر کوئی جوان آدمی اس دوا کا ایک گرین
بہی کہا جاوے تو مُہلک ہو جاتی ہے + برعکس اسکے بعض حالات بیماری
کی ایسی بہی ہین جنمین زہر کا اثر نہایت جلد پیدا ہو جاتا ہے مثلاً جنکی
طبیعت مرض ا ۔ پو ۔ پلکسی (سکتہ) مین مبتلا ہونے کے لئے مائل ہوتی
ہے تہوڑی سی افیون کا اثر اسقدر جلد پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ دوا بیمار
کو ہلاک کر ڈالتی ہے ۔ اور جب کوئی شخص معدہ یا امعا کے انفلامیشن مین
مبتلا ہو اور وہ سنکہیا یا انٹے ۔ منی یا کوئی اَور اری ۔ ٹنٹ زہر کہا جاوے
تو اثر انکا نہایت جلد پیدا ہو جاتا ہے اور کمزوری کیحالت مین بہی ان
معدنیات کا اثر جلد ظاہر ہوتا ہے گو مقدار انکی تہوڑی ہو اور گردون کی
بیماری مین جب مرکبات سیماب تہوڑی مقدار مین بہی کہلاتے جاتے
ہین تب اس شدت سے مُنہہ آجاتا ہے کہ بیمار کمزور ہو کر تلف ہو جاتا ہے ۔

اور جب بڑھاپے مین نشش کی بیماریان ہو جاتی ہین تب افیون کو دوا کی مقدار مین کہانے سے بہی زہر کا اثر پیدا ہو جاتا ہے اسکے جو ہرمار- فیا کا بہی یہی حال ہے + اور معمولی مقدار مین کلورا فارم جب ایسے آدمی کو سنگہایا جاتا ہے جس مین کوئی بیماری دل کی پوشیدہ ہو تب وہ مہلک ہو جا سکتا ہے - اِن باتون کا یاد رکہنا اُس وقت کار آمد ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی طبیب پر اتہام زہر خورانی کا لگاتا ہے +

زہر کی علامتین اکثر حالت تندرستی مین ظاہر ہوتی ہین - مگر

اِس قاعدہ کے بہت سے مستثنا بہی ہین کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جسکو زہر کہلا کر مار ڈالنا منظور ہوتا ہے وہ شخص حقیقت مین بیمار رہو +

ایسا بہی ہو سکتا ہے کہ زہر کو دوا مین ملا کر کہلایا جاوے اور طبیب کو اِس بات کا علم نہ ہو خاصکر جب وہ بیماری حاد (اکیوٹ) ہوتی ہے اور اُسمین امعا یا معدہ بگڑا ہوا ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ شکم کی بیماری مین لوگون نے دوا کے عوض سنکہیا کہلا دیا ہے - اِسطور کے زہر خورانی کی نسبت ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ جب کوئی تندرست آدمی مین بلا کسی سبب کے مثلاً کوئی بیماری یا سوء ہضمی یا حمل کے باعث دفعتاً شدت سے دست و قے شروع ہو جاوین تو اشتباہ کسی ارہی - ٹنٹ زہر کے کہلانے کا پیدا ہونا چاہئے + اور جب کوئی شخص بیمار ہو اور علامات دفعتاً بدل جاوین یا شدت پکڑ جاوین اور حکمت کے قاعدہ کے بموجب

اِس تغیر کے کوئی وجہ نہ پائی جاوے تب دل مین اشتباہ ہونا چاہئے۔ قتل کے ارادہ سے جب زہر کہلایا جاتا ہے تب دفعتاً ایسی شدید علامتین ظاہر ہو پڑتی ہین کہ اُنکے پیدا ہونے کا کوئی ظاہر سبب نہین پایا جاتا ہی لیکن طبیب کو اسباب سے بہی آگاہ ہونا چاہئے کہ بعض بیماریان ایسی بہی ہین کہ حالت تندرستی مین دفعتاً پیدا ہو جاتی ہین اور اُنکے پیدا ہونے کا کوئی ظاہر سبب دریافت نہین ہو سکتا ہے۔

دوم - زہر خورانی کی علامتین - یہ بات ضرور یاد رکہین کہ زہر کی علامتین یا تو فوراً بعد غذا کے یا کسی قسم کی دوا یا کسی قسم کی چیز کے کہانے کے بعد ہی پیدا ہوتی ہین - اسباب کا ذکر اوپر ہوا ہی کہ اکثر زہرون کی علامات ایک گہنٹہ کے بعد پیدا ہوتی ہین مگر چند حالات ایسے بہی ہین جنمین یہ قاعدہ راست نہین آتا - اِن حالات کو حکیم تجربہ کار آسانی سے دریافت کر سکتا ہے - پس فرض کرو کہ تمہارے بیمار مین جو علامتین پیدا ہوئی ہین وہ زہر کی علامتین ہین تو اوپر کے قاعدہ کے بموجب یہ سمجہنا چاہئے کہ اُس شخص نے علامتون کے شروع ہونے سے آدہے یا ایک گہنٹہ پہلے یا تو غذا یا دوا کے ہمراہ اُس زہر کو کہایا ہے مگر ایسا بہی ہو سکتا ہے کہ بعوض کہلانے کے زہر کی پچکاری بہی مبرز کے راہ کر دیتے ہین اور اِس سے بہی آدمی مرجاتا ہے مثلاً تیزاب گوگرد یا کسی اَور تیز چیز کی پچکاری - علاوہ ازین جب زخم پر ایسی تیز چیزین لگاتے ہین جیسے سنکہیا یا کروسیو سب - لی - میٹ یا تیلنی کہی تب بہی آدمی ہلاک ہو جا سکتا ہے - پس

طبیب کو ان حالات سے واقفیت پیدا کرنی چاہیے ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ زہر صرف کھلایا ہی جاتا ہے نہین بلکہ زہر کی پچکاری کرتے ہین اور زخمون پر بھی لگاتے ہین - مزید برین زہریلے بخارات کو سونگھا کر بھی آدمی کو مار ڈالتے ہین مثلاً ایتھر اور کلو-را-فارم اور پروسک اسڈ وغیرہ کے بخارات *

لیکن فرض کرو کہ اِنھین سے کسی پوشیدہ ترکیب سے زہر نہین دیا گیا اور یہ کہ قاتل نے یا تو افیون یا دھتورا یا سنکھیا یا میٹھا تیلیا جو ہندوستان کے عام زہرون مین سے ہین مقتول کو کھلادیا تو یہ ضرور سمجھنا چاہیے کہ زہر کی علامتون کے پیدا ہونے سے تھوڑے ہی پہلے مقتول نے کوئی نہ کوئی چیز ضرور کھائی ہوگی - اور جو خوب وہیان لگا کر تحقیقات کرین تو یہ بات نکل سکتی ہے کہ علامات مذکورہ بالا کسی خاص غذا کے کھانے سے پیدا ہوئی ہین جس سے مجرم گرفتار ہو سکتا ہے * لیکن فرض کرو کہ دوا یا غذا کھائے کو کئی گھنٹے گزر گئے پھر بھی کوئی اثر نہین ظاہر ہوا تو اِس صورت مین یہی کہا جا سکتا ہے کہ علامات مذکورہ اتفاق سے پیدا ہوئین اور زہر کے سبب نہین *

جب کسی دوا یا غذا کے کھانے سے ایسی علامات پیدا ہو جاوین جیسے کسی زہر کے کھانے سے ہوا کرتی ہین تو یہ مقام ضرور شک کا ہے مگر پھر بھی اِس قسم کے نتایج کے نکالنے مین احتیاط چاہیے کیونکہ بعض دفعہ اِس قسم کے اتفاقات ہو بھی جایا کرتے ہین *

ایسا ہی ہوتا ہے کہ دوا مین زہر ملا دیتے ہین کہ جس سے طبیب پر بدنامی آجائے چنانچہ اس نظیر مین قاتل نے ایسا ہی کیا تہا کہ کسی عطار نے کچھہ دوا بنائی کسی دوسرے نے مریض کو مار ڈالنے کی نیت سے اُسمین زہر ملا دیا - اُس دوا کے چہکتے ہی بیمار کے دل مین شک گزرا اس نے عطار کو وہ دوا واپس بہیجی - عطار چونکہ اُس دوا کے اجزا سے واقف تہا اپنے کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے فوراً پی گیا اور پیتے ہی مرگیا مگر عدالت نے قاتل کو سزا دی کیونکہ اُسنے دوسرے کے قتل کے ارادہ سے اُس دوا مین زہر ملا دیا تہا *

طبیب کو اِن باتون سے واقفیت ہونی چاہئے تاکہ ایسا نہ کرے کہ اپنے کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے اس خیال سے کہ اپنے نسخہ کے اجزا تو معلوم ہی ہین عدالت کے روبرو دوا کو پی جائے کیونکہ کیا ٹہکانا نہ کسی غیر نے اُس دوا مین شاید زہر ملا دیا ہو بلکہ پی جانے کے بدلے دوا کو کیمیاوی ترکیب سے آزما دیں - اتفاقاً جب ایسا ہو جاتا ہے کہ دوا یا غذا کہانے کے تہوڑے ہی عرصہ بعد ایسی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے کسی زہر کے کہانے سے ہوا کرتی ہین تب عوام کو یقین ہو جاتا ہے کہ مریض کو ضرور کسی نے زہر دے دیا ہے - لیکن جبتک کامل ثبوت زہر خورانی کا نہ ملے طبیب کو عوام کی باتون کو نہ ماننا چاہئے *

سوم زہر خورانی مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کئی آدمی ایک ہی وقت کے اندر ایک ہی قسم کی دوا یا غذا کہاتے ہین کہ جسمین زہر ملا ہوا ہو تو

زہر کی علامتین بہی اِنمین ایک ہی قسم کی پیدا ہوتی ہین - لیکن ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہے اور جو ہو بہی جائے تو اوپر کا مسئلہ ثابت ہو جاتا ہی مگر جب کئی شخص ملکر ایک ہی کہانے کو کہاوین اور اُنمین سے صرف ایک کو تکلیف ہو تو اشتباہ زہر کا ضعیف ہوجاتا ہی اور زہر آلودہ کہانے کی گرفت کے لئے یہ دیکہنا چاہئے کہ جنمین علامات زہر کی پیدا ہوئی ہین اُنہون نے اُن کہانون مین سے کونسا خاص کہانا کہایا تہا یا کونسی خاص چیز لی تہی چنانچہ کسی نے چند احباب کی دعوت کی اُن مین ایک طبیب بہی تہا - کہانا کہاتے ہی اُنمین سے چند کو زہر ہنگی حکیم صاحب نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جنہون نے ایک خاص کہانے کو کہایا تہا اُنہین کو تکلیف ہوئی اور باقی کے چنگے بہلے اپنے اپنے گہرونکو چلے گئے - جب اُس کہانے کا امتحان کیا تو اُس مین کثرت سے سنکہیا پایا گیا ۔

زہر خورانی کی یہ ترکیب قابل اعتماد ہے کیونکہ یہ قرین قیاس نہین معلوم ہوتا کہ بہت سے تندرست آدمی ملکر کہانا کہائین اور تہورے ہی عرصہ بعد کہانا کہانے کے اِنمین سے بہتون کو دفعتاً ایسی بیماری ہوجائے جسکی علامتین نہایت شدید اور ایک ہی قسم کی ہون ۔ اور اگر کہانے مین زہر ہو بہی تو ایسا قیاس نہ کرنا چاہئے کہ جس جس نے وہ کہانا کہایا ہے اُن سارونمین ٹہیک ایک ہی قسم کی علامتین پائی جاوینگی کیونکہ بہت سی باتین ایسی ہوسکتی ہین جنسے اُن علامتون مین بڑا فرق

پڑسکتی ہے مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص نے وہ زہرآلودہ کہانا خوب پیٹ بہر کر کہایا ہے اُسکو تکلیف بہی زیادہ ہوتی ہے اور صرف یہی نہین بلکہ ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ ایک دفعہ کئی آدمیون نے ملکر زہرآلودہ کہانا کہایا تہا۔ اُنمین سے جنہون نے تہوڑا کہایا تہا اور قے نہین کی تہی وہ جلد مر گئے مگر جنہون نے خوب چہک کر کہایا تہا اور اُس باعث خوب کہلکر قے بہی کی تہی وہ بچ رہے ٭

اوپر اسباب کا بہی ذکر ہوا ہے کہ زہرخورانی کے مشابہ کوئی بیماری ایسی نہین ہے جسمین کئی تندرست آدمی ایک ہی دفعہ مبتلا ہوجاوین اور اُنمین علامتین بہی ایک ہی قسم کی پیدا ہوجاوین - اگرچہ یہ مسئلہ بلاشک علی العموم درست ہی تاہم نظیر ذیل کے ملاحظہ سے صاف ثابت ہوجائیگا کہ گاہے گاہے اِسکا خلاف بہی وقوع مین آجاتا ہے - مثلاً ہیضہ کے موسم مین ایک ہی گہر کے چار آدمی تندرست و توانا مگر آپسمین اِنکی نا اتفاقی تہی کہانے کو بیٹہے - ایک تو اُنمین سے باپ تہا دوسری اُسکی بیوی تیسرا اُسکا بیٹا اور چوتہی اُسکی بیٹی - تہوڑے عرصہ بعد کہانا کہانے کے بجز پسر کے باقی کے تینون دست وقے مین مبتلا ہوگئے استفراغ کا مادہ خون آمیز تہا مگر مثل ہیضہ کے بدن بیمارون کا نیلگون نہ تہا - دو اُنمین سے مرگئے - بیٹا چونکہ اپنی ما اور باپ سے عناد رکہتا تہا لوگون نے اُسپر اتہام زہرخورانی کا لگایا ٭ یہ مقدمہ عدالت مین دائر ہوا مگر معالج کی شہادت سے کہ متوفی ہیضہ کرکے مرے

اور زہر کے سبب نہین لڑکا بری ہوگیا +
اِس نظیر سے صاف پایا جاتا ہے کہ تہوڑے عرصہ بعد کہانا کہانے کے کئی تندرست آدمی ارسی - نٹنٹ زہر کی علامتون مین دفعتاً مبتلا ہو گئے اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ زہر خورانی کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے جو قاعدے ہین اُنکا کسی خاص حالت پر چسپان ہونا یا نہونا حکیم کی دانائی اور فہم پر منحصر ہے - جب زہر خورانی کے مقدمات کی تحقیقات کرین تو اسکو یاد رکہین کہ بعض غذا ہی ایسی ہوتی ہے کہ جسکے کہانے سے بعض اوقات ایسی علامتین پیدا ہوجاتے ہین جیسے کسی ارسی - نٹنٹ زہر کے کہانے سے ہوا کرتی ہین مثلاً گندہ یا بیمار جانور کا گوشت یا مچہلی یا روٹی وغیرہ کے کہانے سے بہی بعض اوقات زہر کی علامتین پیدا ہوکر مہلک ہوجایا کرتی ہین +
جو جو صورتین زہر خورانی کی اوپر بتلائی گئی ہین وہ تمہارے ملاحظہ مین آسکتی ہین مگر اِس پر راے دینی اِس سبب سے مشکل ہوجاتی ہے کہ بعض دفعہ وہی غذا مہلک ہوجاتی ہے کہ جسکو آدمی نے بلا مضرت پہلے بہی کہایا تہا +
چہارم - پایا جانا زہر کا اُس غذا مین جو کہائی گئی ہو یا قئے کے مادہ مین ہو - کسیکو زہر کہلایا گیا ہے یا نہین - اِس بات کا یکتا ثبوت اُسوقت دیا جاسکتا ہے کہ جب اُس کہانے مین جو اُس شخص نے کہایا ہو یا اُسکے قئے کے مادہ مین یا بعد چند گہنٹہ کے مریض کے پیشاب

مین کیمیا وی یا باریک بینی شناخت سے زہر پایا جاوے ٭ البتہ
وہ ثبوت بہتر ہوتا ہے کہ جب بعوض غذا کے قئے کے مادہ یا پیشاب
مین زہر پایا جاتا ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوجاتا ہی کہ مریض نے
حقیقت مین زہر کہایا تہا اور اسی سبب سے علامتین زہر کی پیدا ہوئی تہین
اگر قئے کا مادہ پہکوا دیا ہو تو اس غذا کو امتحان کرنا چاہئے جو بیمار نے
کہائی تہی - اگر ان دونو مین زہر نہ پایا جاوے اور پیشاب مین بہی ثابت
نہ ہو تو احتمال ہے کہ علامات مذکورہ بیماری کے سبب پیدا ہوئی تہین
اور زہر کے باعث نہین ٭

مریض زندہ ہو اور اسکی زہر خورانی کی نسبت تحقیقات کرنی ہو تو یہ دو
باتین ضرور یاد رکہنی چاہئین - ایک تو یہ کہ بعض دفعہ زہر کہا جانے کا فریب
بہی کرتے ہین اور دوسری یہ کہ بعض اوقات کسی اور پر زہر دینے کی تہمت
بہی لگاتے ہین ٭

شریر کے نزدیک کہانے مین یا دست و قئے کے مادہ مین زہر ملاکر دوسرے
پر اتہام لگانا آسان بات ہے مگر اس قسم کے شریر آدمیون مین اتنا
حوصلہ نہین ہے کہ خود زہر کہا کر اوروں پر تہمت لگا سکین کیونکہ ان لوگون
کو سمیات کا بڑا خوف ہوتا ہے اور انکو سمیات کی نسبت اتنی واقفیت
کہان کہ زہر کی کل علامتون کو ہوبہو ایسی نقل کرسکین جو تجربہ کار حکیم کی
گرفت مین نہ آسکین ٭ پس کیمیاوی ترکیب سے حکیم صرف اتنا ہی کہہ
سکتا ہے کہ فلانے کہانے مین زہر موجود ہے یا نہین - اگر ہے تو

کس نیت سے اسمین زہر ملایا گیا تہا اسکا ثابت کرنا عدالت کے ذمہ ہے طبیب کے نہین ❊

اگر زہر حقیقت مین کہایا گیا ہے تو اُس شخص مین زہر کی علامتین بہی ضرور ہی پیدا ہونگی اور اگر نہ پائی جاوین تو زہر دینے مین شک پڑ سکتا ہے اور قے کے مادہ مین زہر کے ہونے سے یہ ٹہیک نہین ثابت ہوتا کہ زہر کہایا گیا تہا اِلاّ دو صورتونمین۔

اول - جب تہمت لگانے والا زہر کی عام علامتون مین مبتلا ہو چکا ہو اِسصورتمین وہ فریبی نہین کہا جا سکتا مگر تہمت کیون لگائی ہے یہ بات اَور گواہون سے ثابت ہو سکتی ہے ❊

دوم - جب قے کسی صاف برتن مین طبیب یا کسی ایسے شخص کے روبرو کی گئی ہو جسکی شہادت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے مگر جب پیشاب مین زہر پایا جاتا ہے تو اِس سے زہر کا کہانا کامل طور پر ثابت ہو جاتا ہے اور یہ بہی کہ وہ زہر خون مین جذب ہو کر جسم سے خارج ہو گیا ہے ❊

جب کسی ایسے شخص کے علاج کا اتفاق ہو جسمین شبہہ زہر خورانیکا ہو تو طبیب کو پہلے اُس شخص کی جان بچانے کی کوشش کرنی چاہئے مگر ساتھ ہی اِس کوشش کے بہتیری ایسی باتونکا بہی خیال رکہنا چاہئے جن سے اگر وہ زہر قتل کی نیت سے کہلایا گیا ہے مجرم گرفتار ہو سکتا ہے۔ وہ باتین یہ ہین ❊

اول - علامتون کی نسبت یہ دریافت کرین کہ کس وقت وہ شروع ہوئین

اور کس قسم کی ہین ٭

دوسرے - بعد کہانا کہانے یا دوا پینے کے ٹہیک کتنے عرصہ بعد لوگون نے

اِن علامتون کو دیکہا تہا ٭

تیسرے - کس ترتیب سے وہ شروع ہوئی تہین ٭

چوتھے - آیا اِنکی شدت کبہی زیادہ کبہی کم ہوئی تہی یا مریض کی موت

تک بڑہتی ہی چلی گئے ٭

پانچوین - مریض اِس سے پہلے کسی بیماری مین مبتلا تہا یا نہین ٭

چھٹے - آیا کسی خاص وقت کے کہانا کہانے کے بعد یا کسی خاص قسم

کے دوا کے پینے کے بعد شدّت اُن علامتون کی ہوئی تہی ٭

ساتوین - دیکہین بیمار نے قے کی ہے یا نہین - قۓ کے مادہ کو خاصکر

اُسکو جو پہلی دفعہ کی قے سے نکلا تہا منگا دین اور اُسکے ...رنگت اور

مقدار کو دیکہین اور آزمائین کہ وہ ترش ہے یا کہار ٭

آٹہوین - اگر قۓ کا مادہ نہ ملے اور قۓ کسی پوشاک یا مکان کے اسباب

یا کمرہ کے صحن پر ہوگئی ہو تو اُس پوشاک یا چادر یا فرش کا ایک ٹکڑا اکتر کر

رکہہ چہوڑین تاکہ کیمیاوی ترکیب سے زہر کی تحقیقات ہوسکے - اگر صحن لکڑی

کا ہو تو اُسکو کہرچ لین یا اُسکا ایک ٹکڑا کاٹ لین - اگر صحن پتہر کا ہو تو ایک

صاف ٹکڑے اسفنج کو آب مقطر مین تر کرکے اُس سے اُس قے کے مادہ

کو پونچہکر نچوڑ لین ٭ جس برتن مین قے کی تہی اُسکے ملاحظہ سے بہی تحقیقات

کو مدد مل سکتی ہے کیونکہ معدنی زہر وزنی ہوتے ہین اِس سبب سے

یا تو نیچے بیٹھ جاتے ہین یا برتن مین چمٹ جاتے ہین ٭

نوین - اسبات کے دریافت کرنے مین کوشش کرین کہ سب سے پیچھے کس قسم کا کہانا کہایا گیا تہا یا کس قسم کی دوا پی گئی تہی اور یہ کہ ٹہیک کس وقت یہ چیزین استعمال مین آئی تہین ٭

دسوین - جو جو چیزین کسی خاص وقت کے کہانے مین کہائی گئی تہین دیکھین کہ وہ کس قسم کی تہین ٭

گیارہوین - مشتبہ کہانے کی چیزون اور قے کے مادہ کو کسی صاف شیشہ کے مرتبان مین جسقدر جلد ہو سکے بند کرکے مہر لگا دین اور کاغذ پر ان چیزونکا نام لکہکر اُس مرتبان پر چپکا دین ٭

بارہوین - وہ لوگ جو اُس وقت موجود ہون یا جنہیں اشتباہ زہر خورانی کا ہو جو کچہہ اپنی مرضی سے اُس زہر خورانی کی نسبت کہین اُسکو اپنی یادداشت کی کتاب پر لکہہ لین ٭

تیرہوین - اُس کہانے کی چیز یا دوا کو ایک ہی شخص نے یا کئی شخصون نے کہایا تہا اگر کئی نے کہایا تہا تو زہر کی علامتین سب مین ظاہر ہوئی تہین یا نہین اور جو ہوئی تہین تو دریافت کرین کیونکر ہوئی تہین ٭

چودہوین - اِس بات کو دریافت کرین کہ اُس قسم کے کہانے کی چیز یا دوا کو بیمار نے یا اَورون نے پہلے یا بعد اِس وقوع کے بہی کہایا تہا اور کسی قسم کی مضرت نہین پیدا ہوئی تہی ٭

لاش مین پائے جانے آثار موت کے

فرض کرو کہ جس شخص نے زہر کہایا تہا وہ مرگیا اگر یہ دریافت کرنا چاہو کہ متوفی زہر کہاکر مرا تہا یا نہین تو پہلے اُن ساری باتون کے دریافت کرنے کی کوشش کرو جو پچہلے باب مین زندہ کی زہرخورانی کی نسبت بیان کی گئی ہین ✤ اگر متوفی زہر کہاکر مرا ہے تو زہر کے اثر کا شروع ہونا اور موت سے پہلے کی علامتین اُن باتون کے موافق ہونی چاہئین جنکا ذکر پچہلے باب مین کیا گیا ہے مگر ان تحقیقات مین قاعدہ ذیل کا خیال رکہنا چاہئے وہ قاعدہ یہ ہے - کہ زہرخورانی مین نہ تو کوئی خاص علامت اور نہ کوئی خاص حالت مردہ کے اعضاے مین ایسی پائی جا سکتی ہے کہ کسی مرض مین نہ پائی جاوے مگر ساتہہ ہی اسکے یہ بہی یاد رہے کہ کوئی بہی ایسی بیماری نہین ہے جسمین واقعی زہرخورانی کے کل نشانات پائے جاوین ✤ جب کوئی شخص زہر کہاکر مرجائے تو امور ذیل کی نسبت تحقیقات کرنی چاہئے ✤

اول موت کیوقت کی نسبت - جب زہر کی علامتین پہلے ظاہر ہوئی تہین اُسوقت سے کتنے عرصہ بعد بیمار مرا ہے - یہ امر قابل تحقیقات ہے کیونکہ عام قسم کے زہر جب مہلک خوراکون مین کہائے جاتے ہین تو ایک خاص وقت کے اندر وہ مہلک ہوتے ہین - اِس امر پر توجہ کرنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہین ایک تو یہ کہ بعض صورتون مین اِس سے زہر کے قسم کی نسبت راے دیجا سکتی ہے ✤ عدالت حکیم سے اکثر دریافت کرتی ہے کہ بتلاؤ علی العموم زہر کتنے عرصہ مین مُہلک

ہوتے ہین - اِس سوال کے جواب دینے مین یہ یاد رکہنا چاہیئے کہ زہرونکا
زہر کے مُہلک ہونے کے عرصہ مین اختلاف ہی اور یہ کہ کہانے کے طور
اور مقدار کے لحاظ سے ایک ہی زہر کبہی تو دیر سے اور کبہی جلد اپنا
اثر پیدا کرتا ہے مثلاً پروسیک ایسڈ اگر نصف یا ایک آونس کے
مقدار مین پیا جاوے تو دو منٹ سے کم عرصہ مین مہلک ہو جا سکتا
ہے حالانکہ معمولی حالات مین یہ زہر ۱ سے ۴۰ منٹ کے اندر مہلک
ہوتا ہے اور جب آدہے گہنٹہ تک بچ رہتا ہے تو مریض کے شفا
پانے کی اُمید ہوتی ہے + عام زہرون مین سے اگزالک ایسڈ
ایک نہایت سریع الاثر زہر ہے - جب نصف یا ایک آونس کے
مقدار مین کہایا جاتا ہے تو ۱۰ منٹ سے ایک گہنٹہ کے اندر مہلک
ہو جاتا ہے اور جو کہاتے وقت اچھے طور پر حل نہ کیا گیا ہو تو زیادہ
عرصہ کے بعد مہلک ہوتا ہے - معدنی تیزاب جب زہر کی مقدار
مین کہائے جاتے ہین تو ۱۸ سے ۲۴ گہنٹہ کے اندر مہلک ہوتے
ہین + سنکہیا ۱۸ گہنٹہ سے تین یا چار دن کے اندر مہلک ہوتا ہی
مگر کئی دفعہ اس زہر نے آدمیون کو صرف دو ہی گہنٹہ مین مار ڈالا
ہے + افیون چاہے خشک یا عرق کے طور پر کہائی جاوے
(لا - ڈے - نم) اکثر چہہ سے ۱۲ گہنٹہ کے اندر مہلک ہوتی ہے
مگر ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ اس زہر نے کئی دفعہ لوگون کو تین ہی گہنٹہ
مین ہلاک کر ڈالا ہے + افیون کہا کر جب کوئی شخص بارہ گہنٹہ

تک زندہ رہتا ہے تو وہ اکثر شفایاب ہوجاتا ہے - اوپر کے عرصون
کو قطعی نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ تو زہرون کے مہلک ہونے کے عرصون
کے اوسط ہین جنکی نسبت ہم اپنی راے دینے کے مجاز ہوسکتے ہین
البتہ راے دینے کے وقت طبیب کو اُن سارے حالات کا لحاظ
رکہنا چاہیئے جنسے زہرون کے موثر ہونے کے عرصون مین فرق پڑ
جاسکتا ہے اور جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے ✦

استعمال کے عرصہ بعد زہر کا مُہلک ہوجانا

جب کوئی زہر جلد مہلک ہوجاتا ہے تب اصطلاح مین اُس کو اکیوٹ
پائیزننگ کہتے ہین اور جب اثر اُسکا آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے
تب اُسکو کرانک پائیزننگ بولتے ہین ✦ بہتیرے زہر ایسے ہین
کہ کمی مقدار کے باعث یا بروقت علاج کے سبب اپنا اثر جلد ظاہر
نہین کرتے بلکہ بیمار کو بتدریج لاغر اور کمزور کرکے ہلاک کردیتے ہین
جیسے سنکہیا کروسیو سب - لی میٹ ✦ اور ٹارٹار - ایمے ٹک
اور معدنی تیزاب اور تیز کہار چیزین بہی اسیطور پر مہلک ہوتی ہین
کیونکہ انکے استعمال سے مری (اِی - سا - فی - گس) تنگ ہوجاتی
ہے یا معدہ کا میوکس پردہ گلجاتا ہے جس سے ہاضمہ مین فرق
پڑکر بیمار لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور اخیر مین مرجاتا ہے ✦
اِس قسم کے زہر کے موثر ہونے کا کوئی ٹہیک وقت مقرر نہین ہے

مختلف عرصون کے اندر یہ مہلک ہوتے ہین اور جب کوئی زہر عرصہ مدید کے بعد اپنا اثر پیدا کرتا ہے تو بعض دفعہ ایسا کہنا مشکل ہوتا ہی کہ خاصکر اُسی زہر کے سبب بیمار ہلاک ہوا ہے کیونکہ اُس عرصہ کے اندر اُس شخص کی عادت مین فرق پڑ جا سکتا ہے یا وہ کسی مرض مین مبتلا ہو جا سکتا ہے یا اُس عرصہ مین کوئی اور صورت ایسی پیدا ہو سکتی ہی جس سے یا تو بیمار جلد مر جا سکتا ہے یا وہ صورت خود ہی اُسکی موت کا باعث ہو سکتی ہے ٭

دوم۔ثبوت زہر کا لاش کے امتحان سے

اِسبات کے دریافت کے لئے کہ آیا فلانا شخص زہر کہا کر مرا ہی یا نہین اُسکی لاش کا امتحان ضرور کرنا چاہئے کیونکہ یہ ایک بڑا بھاری وسیلہ زہر خورانی کے ثبوت کا ہے ٭ لیکن لاش کے بیرونی حالات سے ثبوت اِسبات کا نہین ہو سکتا ٭

اری۔ٹینٹ قسم کے زہرونکا اثر خاصکر معدہ اور امعا پر ہوتا ہے جس سے اُن اعضاے مین خراش اور انفلامیشن پیدا ہوتا ہے اور وہ زخمی بہی ہو جاتے ہین اسلئے نہین انفلامیشن کے کل نتایج بہی پائے جا سکتے ہین یعنی اُنکی ساخت گل جا سکتی ہے یا موٹی ہو جا سکتی ہے یا زخمی ہو جا سکتی ہے یا اُس مین سوراخ پیدا ہو سکتا ہے یا وہ مردار پڑ جا سکتی ہے ٭ بعض دفعہ اِن اعضاے کی ساخت صرف موٹی ہو جاتی ہے مگر بعض

اوقات پتلی ہوکر گل بہی جا سکتی ہے +
نیو - را یِٹِک قسم کے زہرون کے اثر کا نتیجہ لاش مین اکثر اچھے طور پر نہین پیدا ہوتا - چنانچہ معدہ اور امعا مین کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا مگر دماغ اور نخاع اور اُنکے غلاف کی رگین خون سے کسیقدر پر ہوجاتی ہین اور یہ علامت بہی اکثر ایسی خفیف پیدا ہوتی ہے کہ خاص توجہ کے بغیر گرفت مین نہین آسکتی ہے +
نارکا - ٹِک - کو اری - ٹِنٹ قسم کے زہر اپنا اثر دماغ یا معدہ و امعا پر یا ان سارون پر پیدا کر سکتے ہین + لیکن باانہمہ یہ بات ضرور یاد رہے کہ بعد ہلاکت کے اُن زہرون مین سے کسی قسم کے زہر کا کوئی بہی نشان جسم کے کسی حصہ پر نہین بہی پایا جاسکتا ہے - پس بیانات مفصلہٴ ذیل اِن صورتون مین راست نہین آسکتے - ایسی مستثنا صورتون مین ثبوت زہرخورانی کا کسی اَور وسیلہ سے حاصل کرنا چاہئے + اور یہ بہی بات یاد رہے کہ عام بیماری ور زہرخورانی کے سبب لاش مین ایک ہی قسم کے تغیرات پیدا ہوسکتے ہین - پس جبتک ہم ان دونو قسم کے تغیرات مین فرق نہ کرسکین تبتک زہرخورانی کا ثبوت کامل نہین ہوسکتا ہی - مثلاً وہ تغیرات معدہ اور امعا کے میو - کس پردہ پر پیدا ہوا کرتے ہین یعنے یا تو پردہٴ مذکور سرخ ہوجاتا یا اُسپر زخم پیدا ہوجاتے ہین نہین تو گلکر چید جاتا ہی مگر یہ ساری باتین جیسے بیماری کے سبب ویسے اری - ٹنٹ زہرون کے اثر کے باعث بہی پیدا ہوسکتے ہین - غرض اِنمین ضرور فرق کرنا چاہی

لیس

سُرخی - اری-ٹینٹ زہرونکا یہ قاعدہ ہے کہ معدہ اور چھوٹے رودون (امعا سفلی) کے میو-کس پردہ مین انفلامیشن پیدا کرکے اُسکو سرخ کردیتے ہین - یہ سُرخی پہلے پہل تو اکثر گہری قرمزی رنگ کی ہوتی ہے - مگر ہوا کے لگنے سے خوب سرخ ہو جاتی ہے - اور یا تو سارے میو-کس پردہ پر پھیلی ہوتی ہے یا اسکے سرخ سرخ دہبے یا نقطے یا سرخ دہاریان ہوا کرتی ہین - اور یہ سرخی بعض دفعہ معدہ کے فم اعلی پر پائی جاتی ہے لیکن علی العموم فم اسفل مین ہی زیادہ پائی جاتی ہی اور بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ معدہ کے میو-کس پردہ کے صرف سلوٹون ہی پر سرخی مذکور پائی جاتی ہے + علاوہ زہر کے معدہ کے انفلامیشن مین بھی میو-کس پردہ سرخ ہوجا سکتا ہی - پس تاکہ یہ دریافت ہوجائے کہ اصل سبب اس انفلامیشن کا زہر ہے یا بیماری طبیب کو اُن علامتونکا لحاظ ضرور رکھنا چاہئے جو موت سے پیشتر پیدا ہوئی تہین ورنہ معدہ یا جسم کی کسی اور ساخت مین کسی اری-ٹینٹ زہر کے ہونے کا ثبوت کیمیاوی ترکیب سے ضرور دینا چاہئے +

حالت صحت مین معدہ کا میو-کس پردہ قریب پیلی رنگ کا ہوتا ہے مگر ہضم کے وقت کسیقدر سرخ ہوجاتا ہے - بعض طبیب ایسا فرماتے ہین کہ جو لوگ غذا کے ہضم کے وقت مرتے ہین اُنکے معدہ مین کسیقدر سرخی پائی جاتی ہے + جب بعد موت کے معدہ جگر اور طحال سے

لگا ہوا ہوتا ہے تب خون کے بہنے سے معدہ اودے رنگ کا ہو جا سکتا ہے اور یہ بات تو تحقیق ہے کہ بعد موت کے چونکہ خون ہمیشہ نیچے کیطرف رجوع کرتا ہے اسواسطے رودون کی رنگت مثل خون کے سرخ ہو جاتی ہے ٭ لیکن اس قسم کی سرخی اور اُس مین جو ارسی-نِٹ زہر کے کہانے سے پیدا ہوتی ہے بڑا فرق ہے ٭

معدہ کے میو-کس پردہ کی سُرخی جو زہر خورانی کے سبب پیدا ہوتی ہے جسم مین سڑاند کے شروع ہونے سے اِسقدر جلد بدل جاتی ہے کہ طبیب اُس سُرخی کا سبب اکثر شافی طور پر بتلا نہین سکتا ہے ٭ جب قریب کے اعضا ے اور عضلات کے خون مین سڑاند شروع ہوتی ہے اور وہ خون معدہ مین نفوذ کر جاتا ہے تو گو معدہ تندرست ہو اُسکی رنگت سُرخی مایل ہو جاتی ہے ٭

زخم — ارسی-نِٹ قسم کے زہر مین معدہ گاہے گاہے زخمی پایا جاتا ہے چنانچہ میو-کس پردہ اِس عضو کا جا بجا سے اُدھڑ جاتا ہے - شکل اِن زخمون کی گول ہوتی ہے اور اُنکے کنارون کے اندر کچھ کچھ ... زہر کا (سنکھیا) پایا جاتا ہے - لیکن یاد رہے کہ معدہ بیماری کے سبب اکثر اور زہر کے باعث کم زخمی ہوتا ہے ٭

بیماری کے سبب جو زخم پیدا ہوتے ہین اُنکی تشخیص مفتون تک نہین ہوسکتی کیونکہ جبتک خفیف علامتون کے جو ادنیٰ بدہضمی کی حالت مین بھی پائی جا سکتی ہین بیمار کے زخمون کے کوئی بھی آثار ظاہر نہین

ہوتے وہ علامات یہ ہین جیسے فقدان اشتہا - گاہے گاہے غثیان یا قئے کا ہونا +

برعکس اسکے سنکھیا یا کسی اَور قسم کی اری - ٹنٹ زہر مین جب تک اری - ٹنٹ قسم کے زہر کی علامتیں ظاہر نہین ہولیتی ہین تبتک معدہ زخمی نہین ہوتا + بیماری کے زخم مین زخم کے اردگرد کا میو - کس پردہ اکثر سُرخ ہو جاتا ہی مگر زہر کے زخم مین سارے معدہ بلکہ اثنا عشرہ اور دیگر حصہ امعا علیا مین بھی سُرخی پہیل جاتی ہے - علاوہ ازین موت سے پہلے بیمار کی صحت کا حال اگر دریافت کیا جاوے تو بھی اِن دونو قسم کے زخمون مین فرق کیا جا سکتا ہے + مگر اِس بات کو یاد رکہین کہ معدہ کا زخمی ہونا اور اُسکے کسی حصہ کا گلجانا دو علیحدہ باتین ہین کیونکہ زخم کا پیدا ہونا زندگی سے تعلق رکہتا ہے یعنے زخم نتیجہ انفلامیشن کا ہے (دیکھو کتاب طب رحیمی) پس جس حصہ جسم مین زخم پیدا ہوتا ہے اُس حصہ کو عروق جاذبہ جذب کرکے جسم سے خارج کر دیتی ہین برعکس اسکے کسی حصہ جسم کا گلجانا کیمیاوی ترکیب سے انجام پاتا ہے یعنے اِسصورت میں ایسا ہوتا ہے کہ جسم کے جس مقام پر زہر لگتا ہے اُس مقام کی ساخت اری - ٹنٹ زہر کے اکال اجزا کے ساتھ کیمیاوی ترکیب سے مخلوط ہو جاتے ہین جس سے وہ ساخت مردہ ہو کر یا تو ہمراہ زہر کے خارج ہو جاتی ہے یا اُسی حصہ جسم مین پڑی رہتی ہے + علاوہ برین زخم کے پیدا ہونے کے لئے کچھ عرصہ چاہیئے مگر کیمیاوی ترکیب سے کوئی حصہ جسم کا یا تو آناً فاناً

یا بہت جلد گلجاتا ہے *

کسی حصہ جسم کا نرم ہو جانا - بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدہ کے پردے اِسقدر نرم ہو جاتے ہین کہ نہایت تہوڑے دباؤ سے بھی پہٹ جاتے ہین * یہ حالت معدہ کی تین طور سے پیدا ہو سکتی ہے - یا تو زہر کے باعث یا بیماری کے سبب یا بعد موت کے معدہ پر گیاس - ٹرک جوس کے (معدہ کی رطوبت ہاضم) اثر کے سبب * اور یہ حالت معدہ کی جب زہر خورانی مین پائی جاتی ہے تو چونکہ صرف ایسی اشیار کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہین اسواسطے ایسی صورتونمین اُن اشیار کا اثر دہن حلق اور گلو مین بھی پایا جائیگا یعنے علاوہ معدہ کے یہ مقامات بھی نرم پڑ جائینگے * برعکس اِسکے جب معدہ مرض کے سبب نرم پڑ جاتا ہے تب یہ نرمی صرف معدہ ہی مین محدود رہتی ہے اور اکثر اِس عضو کا فم اعلیٰ ہی مبتلا ہوتا ہے *

چہد جانا معدہ کا - معدہ یا تو بیماری یا زہر کے سبب چہد بھی جاتا ہے مثلاً جب زہر خورانی کے سبب چہد جاتا ہے تب یا تو اِس عضو کے گلجانے یا زخمی ہو جانے کے سبب سے اِسمین سوراخ پیدا ہو سکتا ہے لیکن زہر خورانی مین گلجانے ہی کے سبب سے معدہ اکثر چہد جاتا ہے اور یہ حالت معدہ کی خالص معدنی تیزابون خاصکر تیزاب گوگرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ اِسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ معدہ کالا پڑ جاتا ہے اور اُسمین ایک بڑا سا سوراخ پیدا ہو جاتا ہے کنارے

اُسکے اکثر دورے ہوتے ہین - اِس سوراخ سے تیزاب شکم کے اندر بہ جاتا ہے - لیکن زہرخورانی کے سبب معدہ مین بہت کم سوراخ پیدا ہوتا ہے ◆ دوم بیماری کے سبب بہی بعض دفعہ معدہ چہد جاتا ہی اور معدہ مین جو کچہہ ہوتا ہے جب وہ شکم کے اندر بہ جاتا ہے تب بیمار اکثر مرجاتا ہے لیکن بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ سوراخ مذکور زخم کے پیدا ہونے کی ترکیب سے ببلبہ یا شکم کے کسی اَور عضو کے ساتہہ جُڑجاتا ہے کہ جس سے بیمار کی جان بچ جاتی ہے - اور علامات معدہ کے چہد جانے کی چونکہ بظاہر تندرستی کیحالت مین اکثر دفعتاً ظاہر ہوتی ہین اِسواسطے اِن علامتونکا بہلیکا اری - ٹنٹ قسم کے زہرخورانی کی علامتون سے پڑسکتا ہے ◆

جب معدہ بیماری کے سبب چہد جاتا ہی تب یہ باتین پائی جاتی ہین کہ

اول - یہ مرض اکثر اُن جوان عورتون کو ہوجاتا ہے جنکی عمر ۱۸ اَور ۲۲ برسکی ہوتی ہے ◆

دوم - اِس حادثہ سے پہلے بیمار مین نہایت خفیف علامتین بیماری کی پائی جاتی ہین یعنے بعض دفعہ توصرف اُسکی بہوک ہی مرجاتی ہے اور بعض دفعہ کہانا کہانے کے بعد صرف تہوڑی سی بے چینی معلوم ہوتی ہے ◆

سوم - اکثر تہوڑے ہی عرصہ بعد کہانا کہانے کے یہ حادثہ واقع ہوتا ہے اُسوقت شکم مین دفعتاً ایک نہایت شدت کا درد شروع

ہوجاتا ہے برعکس اِسکے ارہی-ٹنٹ قسم کے زہرخورانی مین درد مذکور اکثر بتدریج شروع ہوتا ہے اور شدت اِسکی رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہی +

چہارم - اِس حادثہ مین اول تو قے ہوتی ہی نہین اور جو ہوتی بہی ہے تو بہت کم اور قے کے ہمراہ جو کچھہ کہایا تہا وہی نکلتا ہے - دست اِسمین نہین آتے بلکہ اکثر قبض ہوتا ہے لیکن ارہی-ٹنٹ قسم کی زہرخورانی مین قے اکثر شدت سے ہوتی ہے اور دست بہی آتے ہین +

پنجم - بیمار اکثر ۱۸ سے ۳۶ گہنٹہ کے اندر تلف ہوجاتا ہے اور اگرچہ اِسی عرصہ مین سنکہیا بہی مہلک ہوجاتا ہے لیکن ابتک ایسا نہین دیکہا گیا کہ سنکہیا کے کہانے سے ۲۴ گہنٹہ کے اندر معدہ چہد گیا ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنکہیا یا کسی اَور ارہی-ٹنٹ زہر کو معدہ کے چہیدنے کے لئے بہت عرصہ لگتا ہے +

ششم - جب بیماری کے سبب معدہ چہد جاتا ہے تو مرض پیری-ٹو-نائی-ٹس کے باعث بیمار مرجاتا ہے +

ہفتم - جو سوراخ معدہ مین بیماری کے باعث پیدا ہوتا ہی وہ اکثر بیضوی یا گول ہوتا ہے - حلقہ اُسکا آدہے انچ کا - کنارے اُسکے ہموار اور سوراخ مذکور معدہ کے فم اسفل پر یا اُسکے قریب ہوتا ہے + سوراخ کی باہر کی لب اکثر کالی ہوتی ہے اور جب اِس سوراخ کو اندر سے باہر کیجانب دیکہین تو شکل اُسکی مثل قیف کے دکہلائی دیتی ہے یعنی اُسکا میو-کس پردہ بہت ہی اُدہڑ جاتا ہے اور باہر کلپے-رہی-ٹونی-ام

پردہ بہت ہی کم +

ہندوستان مین طریقہ زہرخورانی کا

واضح ہو کہ ہندوستان مین عرصہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ جب کسی سے کسی کی عداوت ہوتی ہے تو اپنے حریف کو زہر دیکر مار ڈالتا ہے چنانچہ مسلمانون کی سلطنت مین گویا کہ یہ قاعدہ تہا کہ جب کوئی اہلکار اہالیان دربار کے نزدیک ظالم خیال کیا جاتا تہا تو اُسکو زہر دیکر مار ڈالتے تہے + اور جُہلا مین اب بہی یہ بات جاری ہے کہ عورت مرد کو اور مرد عورت کو خواہ یہ دونون زن و شو ہون یا نہون اِس غرض سے زہریلی چیزین کہلا دیا کرتے ہین کہ آپسمین محبت زیادہ ہو جیسے دہتورا وغیرہ - اور قوت باہ کے واسطے تو سنکہیا کا استعمال اب بہی کثرت سے ہوتا ہے +

ہندوستان مین اِن زہرونکا استعمال اکثر کیا جاتا ہے چنانچہ بیہوش یا مخبوط الحواس کرنے کی نیت سے گانجا اور دہتورے کا استعمال کرتے ہین اور جب ارادہ خودکشی یا قتل کا ہوتا ہے تب سنکہیا + میٹہا تیلیا + کچلا + افیون وغیرہ +

ہندوستان مین اب تو یہ بات بہت کم ہوگئی ہے مگر سابق مین ٹہگ لوگ مسافرون کو اکثر دہتورا کہلا دیا کرتے تہے اور بیہوشی کی حالت مین اُنکا مال متاع چورا لیتے تہے - یہ لوگ دہتورے کے بیج کا استعمال

اکثر کرتے تھے اور ساگ کی بہاجی مین دہتورے کے پتے بہی کہلا دیتے تھے ٭

باب اوّل

سمیات ارمی - ٹنٹ

اول سنکھیا

ہندوستان مین ایک تو سفید سنکھیا (آر - سی - نے - اس اسڈ) دوسرے سنکھیا کا زرد مرکب ہمراہ گندہک کے جسکو ہرتال کہتے ہین (آر - پے - ہشٹ) اور تیسرا سنکھیا کا سرخ مرکب ہمراہ گندہک کے جسکو منسل کہتے ہین (ری - ال - گر) واسطے تجارت کے نہایت کثرت سے آتا ہے ٭ سفید سنکھیا تو عرب سے آتا ہے اور ہرتال اور منسل ملک اودہ سے اور یہ چیزین پنساریون کی دوکانون مین کہلی فروخت ہوتی ہین ٭ کشتی کے تختون کے جوڑون مین سفید سنکھیا بہر دیتے ہین اور مکانات کی شہتیریون کے سرون پر بہی سنکھیا لگا دیتے ہین تاکہ لکڑی مین گہن یا دیمک نہ لگنے پائے ٭

دوا کے طور پر بہی دیسی طبیب سفید سنکھیا کا استعمال کثرت سے کرتے ہین چنانچہ تپ نوبتی مین اور باہ کے زیادہ کرنے کے لیئے اس چیز کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے - ہندوستان مین ہرتال کا استعمال

بہی کثرت سے ہوتا ہے چنانچہ اہل ہنود اپنے بتون کو اسی چیز سے رنگتے ہین اور اپنے ماتھے پر اِسیکا قشقہ کہینچتے ہین اور بید لوگ دوا کے طور پر منسل کا استعمال کرتے ہین ٭

علامات - اِس زہر کے کہانے کے طور اور مقدار پر اسکی علامتونکا پیدا ہونا منحصر ہے ٭ نصف یا ایک گہنٹہ بعد کہانے کے اکثر اِسکی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین لیکن کبہی اِس عرصہ سے پہلے اور کبہی بعد بہی پیدا ہو جاتی ہین - مثلاً ایک دفعہ ایسا ہوا کہ کسی نے خلو معدہ مین ایک ڈرام سنکہیا کہا لیا دو گہنٹہ تک کوئی بہی علامت ظاہر نہین ہوئی - ایک اَور شخص نے بہت سا سنکہیا کہا لیا تہا تسپر بہی سات گہنٹہ تک کوئی بہی علامت نہین پیدا ہوئی - تیسرے شخص کا حال لکہا ہے کہ اُسمین دس گہنٹہ بعد علامات زہر کی پیدا ہوئی تہین مگر یہ غایت عرصہ ہے ٭ جب سنکہیا جلد پر ملا جاتا ہے یا کسی زخم پر لگایا جاتا ہے تب تو گہنٹون یا کئی دنون کے بعد علامات ظاہر ہوتی ہین ٭ پہلی علامت اِس زہر کی یہ ہے کہ بیمار کا دل ڈوبنے یا اُسکو غشی آنے لگتی ہے ؛ جی متلاتا قے ہوتی ہے - معدہ کے مقام پر نہایت جلن معلوم ہوتی ہے اور اُس مقام کو دبانے سے جلن زیادہ ہوتی ہے - رفتہ رفتہ شکم کا درد بڑہتا جاتا ہے - اب قے کی نہایت شدت ہوتی ہے قے کا مادہ بہورے رنگ کا بلغم اور بعض دفعہ خون آمیز ہوتا ہے - اب دست جاری ہو پڑتے ہین اور پنڈلیون مین نہایت شدت کا تشنج ہو لے

لگتا ہے * جب سنکھیا زنگ کیا ہوا کہایا جاتا ہے تب قے کے مادہ کا رنگ یا تو نیلا یا سیاہ ہوتا ہے اور جب سنکھیا صفرا کے ساتھہ ملجاتا ہے تب مادہ قے کا گہرا سبز رنگ کا ہوتا ہے - لیکن قے نہایت شدت سے اور متواتر ہوتی رہتی ہے اور جب کوئی چیز کہائی یا پی جاتی ہے تب فوراً قے شروع ہو پڑتی ہے - دست نہایت پیچش کے ساتھہ اور خون آمیز آتے ہین - حلق گہٹا ہوا اور اُسمین جلن معلوم ہوتی ہے - نبض سریع اور بے قاعدہ چلتی ہے اور یہانتک کمزور ہوجاتی ہے کہ بعض دفعہ بالکل محسوس ہی نہین ہوتی - جسم یون تو نہایت گرم ہوتا ہے مگر حالت ردی مین سرد اور پسینہ سے چپچپا ہوجاتا ہے - بسبب درد معدہ کے دم تکلیف سے لیاجاتا ہے * یون تو نہایت بےچینی ہوتی ہے مگر مرنے سے پہلے بعض دفعہ بیہوشی طاری ہوتی ہے - اور گاہے فالج اور شل آتے - ٹے - نس (کزاز) کے سارا بدن ہیچ جاتا ہے یا دست و پا مین تشنج ہونے لگتا ہے *

جب بیمار رو بصحت لاتا ہے یا جب علامات زہر کی عرصہ تک جاری رہتی ہین یا جب سنکھیا تہوڑی تہوڑی مقدار مین گاہے گاہے کہایا جاتا ہے تب آنکھین سُرخ اور اُن سے آشوب جاری ہونے لگتا ہے اور روشنی بُری معلوم ہوتی ہے مگر یہ علامتین بعض دفعہ زہر کے ابتدائی علامتون کے ہمراہ بہی پیدا ہوتی ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے بعض دفعہ جلد پر دانہ پیدا ہوجاتے ہین یا پتین اُچہل پڑتی ہین -

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی خاص مقام جسم کا سن ہوجاتا ہے مگر سن ہونے سے پہلے ہاتھ پاؤن کی اُنگلیان یا توشل ہوجاتی ہین یا اُنمین چنچناہٹ معلوم ہوتی ہے یا کوئی اَور علامت نظام عصبی کے فتور کی پیدا ہوکر تب کوئی خاص مقام جسم کا مفلوج ہوجاتا ہے اور اِس دیرپا قسم کی زہر خورانی مین ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جلد یا زبان کے اوپر کا پردہ جھڑجاتا ہے اور بال بھی جھڑنے لگتے ہین اور جب تھوڑا تھوڑا سنکھیا عرصہ دراز تک کھلایا جاتا ہے تب بعض دفعہ منھہ بھی آجاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیشاب جلن کے ساتھہ اور مریض کو تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔

سنکھیا اُن قسم کے سمیات مین سے نہین ہے جو عرصہ تک جسم کے اندر جمع رہتے ہین بلکہ یہ ایسا زہر ہے کہ خون مین جذب ہوجانے کے بعد کسی کسی عضو مین تھوڑے عرصہ تک جمع رہکر پیشاب کے ہمراہ جلد خارج ہوجاتا ہے اور اگر بیمار زندہ رہا تو دو یا تین ہفتہ بعد جسم کے اندر جو کچھہ حصہ سنکھیا کا باقی رہتا ہے وہ بھی بالکل خارج ہوجاتا ہے ÷

صورت حال تشریحی بعد وفات - سنکھیا کا اثر خاصکر معدہ اور امعاہی مین اکثر محدود رہتا ہے اور سنکھیا جسقدر زیادہ کھایا جاتا ہے اور بیمار جتنے زیادہ عرصہ تک زندہ رہتا ہے اُنہا عضاء پر اثر اسکا اُسیقدر زیادہ پیدا ہوتا ہے ÷

سنکھیا کا اثر معدہ پر - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنکھیا خاص اثر اپنا معدہ ہی پر پیدا کرتا ہے کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ سنکھیا چاہے

کھلایا جائے چاہے زخم پر لگایا جائے معدہ ہی مین آثار انفلامیشن کے
پائے جاتے ہین - معدہ کا میو-کس پردہ بعض دفعہ تو جا بجا سے اُدھڑ
جاتا ہے اور اُسپر خون یا صفرا آمیز بلغم اور ایک قسم سے سفید گاڑہی لئی کے
طور پر جسمین سنکھیا ہوتا ہے بطور استر کے لگی ہتی ہے - معدہ کے میو-کس
پردہ پر جا بجا سُرخ سُرخ نقطے یا دھاریان فم اعلیٰ سے لیکر فم اسفل تک پھیلی
ہوتی ہین - ہوا لگنے سے رنگ اُنکا شوخ ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ رنگت
اودی ہو جاتی ہے اور اُنکے بیچ بیچ مین سیاہی مایل خط یا دہبے ہوتے
ہین - سرخی اکثر معدہ کے فم اعلیٰ پر زیادہ تر نمایان ہوتی ہے اور بعض
دفعہ کُل میو-کس پردہ ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گویا سُرخ مخمل کے طور پر نظر
آتا ہے مگر بعض اوقات صرف پردہ مذکور کے سلوٹون ہی پر سرخی محدود
رہتی ہے - معدہ مین اکثر ایک بلغمی رطوبت سیاہ سُرخی مایل پائی
جاتی ہے +

چھوٹے رودونکا میو-کس پردہ بعض دفعہ سارے کا سارا انفلامیشن
کے سبب سُرخ ہو جاتا ہے مگر اُنکے اوپر ہی کے حصہ مین یعنے معا اثنا عشر
مین خاصکر اُس مقام پر جو معدہ کے فم اسفل سے لگا رہتا ہے سُرخی
زیادہ پائی جاتی ہے اور بڑے رودون مین خاصکر معا مستقیم پر سُرخی
پائی جاتی ہے - اگرچہ جگر طحال اور گردون مین سنکھیا جمع رہ سکتا ہے
لیکن اُنمین سنکھیا کے زہر کا کوئی بھی اثر نہین پایا جاتا + یہ بات
قابل یادرکھنے کے ہے کہ بسبب اِسکے کہ سنکھیا ایک مشہور انٹی سپٹک

ہے (ریٹرانڈ کے روکنے والی چیز کو کہتے ہین) اسواسطے معدہ اور امعاء
مین کہ جنپر خاصکر اس زہر کا اثر نمایان ہوتا ہے موت کے بعد عرصۂ دراز
تک اس زہر کا اثر قائم رہتا ہے ٭

کم سے کم مہلک مقدار سنکہیا کی دو گرین سے تین گرین تک ہی سنکہیا
جب زیادہ مقدار مین کہایا جاتا ہے تب اکثر ۲ گہنٹہ سے تین روز کے
اندر مہلک ہوتا ہے ٭ لیکن اوسط عرصہ موت کا ۲۴ گہنٹہ کا ہی ٭

فرق درمیان سنکہیا کی
زہر خورانی و ہیضہ کی بیماری مین

سنکہیا کی زہر خورانی مین ملزم اکثر یہ کہتے ہین کہ متوفی ہیضہ کرکے مرگیا
ہے کیونکہ ان دونو کی علامتون مین بہت باتون کی مشابہت پائی جاتی
ہے - اگر زندگی کی حالت مین بیمار کے دست وقے کے مادہ کو کیمیاوی
ترکیب سے امتحان کرین تب ان دونو مین فرق کرنا کچہہ بہی مشکل نہین
ہے اور سنکہیا کے زہر مین بیمار کی زبان نہایت سرخ ہوجاتی ہے
اور قسم معدہ پر درد ہوتا ہے اور مریض مرجائے تو اُس کی لاش
کے امتحان سے شک کافی طور پر دفع ہو سکتا ہے (دیکھو ہیضہ صورتحال
تشریحی بعد وفات)

علاج - سنکہیا چونکہ خود ہی قے لانیوالی چیز ہے تو بعض دفعہ اسکے
کہانے سے ایسے کامل طور پہتے ہو جاتی ہے کہ سارا زہر معدہ سے

خارج ہوجاتا ہے خاصکر جب یہ کسی کہانے کے ہمراہ یا تہوڑی ہی دیر بعد کہایا جاتا ہے ورنہ قے کی دوا یا بکثرت دودہ پلانے سے معدہ سے سارا زہر نکل جاسکتا ہے - لیکن جب یہ چیز خلو معدہ مین کہائی جاتی ہے تب ذرات اُسکے معدہ کے میوکس پردہ پر چمپٹ جاتے ہین جس سے شدید انفلامیشن پیدا ہوجاتا ہے اور اُس باعث پردۂ مذکور سے جو لیسدار رطوبت نکلتی ہے وہ ان ذرات کو ایسا چپکا دیتی ہے کہ پردۂ مذکور پر ایک استرسا بنجاتا ہے جس سے متقی دوا اور نہ کسی قسم زہر کا اثر ہونے پاتا ہے +

اس زہر کے علاج مین فوراً ایسی کوشش کرین جس سے معدہ زہر سے پاک ہوجائے اگر اسٹمک - پنپ پاس ہو تو فوراً اُسکو داخل کرین - اگر نہ ہو اور زہر کے سبب قے خوب کہلکر ہوتی ہو تو بیمار کو گرم دودہ اور پانی پلاکر اور پرون سے اُسکے حلق مین سرسراہٹ پیدا کرکے اُس قے کو مدد دین - جو قے نہ ہوتی ہو تو اور بات متقی جیسے رائی یا نمک اور پانی کا استعمال کرین - جب ان ترکیبون سے معدہ صاف ہوجائے تب صرف دودہ یا دودہ اور انڈے یا دودہ ہمراہ چونے کے پانی اور سفیدی بیضہ کی پھینٹ کر تہوڑے تہوڑے عرصہ بعد قدح بہر بہر کر پلادین + باقی کا علاج علامتون کی شدت پر منحصر ہے مثلاً اگر شدت کا انفلامیشن ہوجائے تو معدہ کے مقام پر جونکین لگادین اگر بیہوشی طاری ہو تو فصد لین - حالت ردی مین مفرحات کا استعمال کرین - درد کی

شدت ہو تو افیون کہلاوین - تشنج ہو تو کلورا - فارم سنگہا دین - تشنگی کمال ہو تو ترش عرقیات پلا دین - پیچش اور پیشاب کے سوزش کے دفعیہ کے لئے لاڈنم اور مزلقات کی پچکاریان کرین - قے لانے کے لئے ٹارٹار - امے ٹک کا استعمال نہ کرین کیونکہ اس سے بہی معدہ کے پردہ پر ایک پپڑی سی بنجاتی ہے جو کیمیاوی شناخت پر شبہ ڈال سکتی ہے + اور سلفٹ - آف زنک یا کاپر کا بہی استعمال نہ کرنا چاہئے مبادا ملزم کا وکیل یہ نہ کہہ دے کہ وہ سنکہیا سے مغشوش تھے +

خاص چیزون مین سے جو سنکہیا کی فاد کہلاتی ہین فار - ما - کو - پیا کا مائیسٹ - ہے - راک - سائیڈ آف ایرن مفید ہے - اسکو زیادہ مقدار مین کہلانا چاہیے +

جب سنکہیا یا اسکے کسی اور مرکب کے زہر کا علاج کرین تو یہ ضرور یاد رکہین کہ مریض کے پیشاب اور اسکے بلسٹر کے چہالے کے پانی اور خون اور دست و قئے کے مادہ کے امتحان سے بہی زہر کا ہونا ثابت ہو سکتا ہے +

شناخت کیمیاوی - منجمد سنکہیا - تہوڑا سا سفوف سنکہیا کا لے کر پلا - ٹنم کی پتری پر رکہکر آنچ دینے سے سفید بخار بنکر بالکل اڑ جاتا ہے + اگر کم گہیر کے کسی شیشہ کی نلی مین تہوڑا سا سفید سفوف سنکہیا کا بہر کر آہستہ آہستہ آنچ دین تو پلا پگہلنے کے

اُڑ کر شیشہ مین جم جائیگا اِسکو اگر باریک بین سے ملاحظہ کرین تو چھوٹی چھوٹی ہشت پہلو قلمین دکھلائی دینگی ؛

پانی مین حل کیا ہوا سنکھیا ۔ جب سنکھیا پانی مین حل کیا ہو تب وہ عرق صاف اور بے رنگ اور بے ذایقہ ہوتا ہے ۔ اِسکے چند قطرے ایک ٹکڑے شیشہ پر لیکر آنچ دیکر اگر اُڑائے تو اُس شیشہ پر سنکھیا کی بے شمار چھوٹی چھوٹی قلمین جم جائینگی ؛ (دیکھو تصویر)

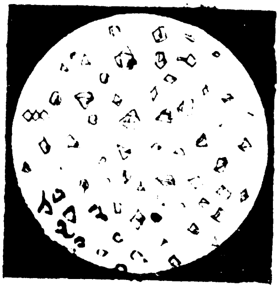

اول ۔ سلفر ۔ ٹسٹ ۔ سنکھیا کے عرق مین امیو ۔ نیو نائیٹریٹ اف سِلور ملانے سے ایک ہلکا زرد رنگ منجمد تہ نشین ہوجائیگا ۔ ترکیب اِس شناخت کے کرنے کی یہ ہے کہ نائی ۔ ٹریٹ اف سِلور سے ہوئے عرق مین ہلکا عرق امیو ۔ نیا کا ملاوین اِسکو سنکھیا کے عرق

مین تبتک ملاتے جاوین جبتک بہورے رنگ کا منجمد بنکر پہر حل ہو جاوے - پہر جو زرد منجمد بنجائیگا وہ نائیٹرک یا ٹار - ٹارک یا ساے - ٹرک یا اسی - ٹک اسڈ اور امونیا کے ملانے سے بہی حل ہو جائیگا ۔ مگر پوٹاش یا سوڈا کے ملانے سے حل نہین ہوگا ۔

دوم - کاپر - ٹیسٹ - سنکہیا کے عرق مین امو - نیو سلفٹ آف کاپر کا عرق ملانے سے ایک ہلکا سبز منجمد بنجائیگا - جسقدر سنکہیا ہوگا اور جس مقدار مین شناخت کا عرق ملایا جائیگا اُس بموجب رنگ اُس منجمد کا مختلف ہوگا مثلاً سنکہیا اگر تہوڑا ہوگا تو پہلے کوئی بہی سبز منجمد نہین بنیگا رنگ اُس عرق مشکوک کا شل شناخت کے عرق کے صرف نیلا ہو جائیگا لیکن ایک گہنٹہ کے اندر اگر سنکہیا موجود ہے تو شوخ سبز رنگ کا منجمد بنجائیگا - ترکیب اِس شناخت کی یہ ہے کہ سلفٹ آف کاپر کے عرق مین امو - نیا کا عرق ملاوین جبتک سفید نیلگون منجمد جو پہلے بنتا ہے وہ قریب حل ہو جاوے - اور جو سبز منجمد پہر بنے اُس کو ایک شیشہ کی نلی مین بہر کر آنچ دینے سے سنکہیا کی ہشت پہلو قلمین نظر آئی دینگی ۔

سوم - سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈرو - جن ٹیسٹ - یہ ہوا اِسطور سے پیدا کیجا سکتی ہے کہ ایک موزون آلہ مین سل - فائیڈ - اف - ایرن چہوڑ کر اُسمین ایک حصہ خالص سلفیو - رک اسڈ اور تین حصے پانی چہوڑ دین ۔ اب سنکہیا کے عرق مین خالص پانی ملا ہوا

ہائیڈرو-کلورک- اِسڈ ملاکر ترش کرلین اور تب اُسمین ہوا مذکور کو چھوڑین- اگر سنکھیا ہوگا تو فوراً ایک سُرخ منجمد پیدا ہوجائیگا- یہ منجمد نتو پانی یا الکحل یا ایتھر یا پانی ملا ہوا ہائیڈرو-کلو-رک اِسڈ مین اور نہ نباتی ترش چیزونمین حل ہوتا ہے لیکن خالص نائے-ٹرک اسڈ یا نائے-ٹرو ہائیڈرو-کلو-رک اِسڈ مین حل ہوجاتا ہے اور پوٹاش اور سوڈا یا امو-نیا مین تو فوراً حل ہوجاتا ہے ؛

مار-شش ٹشٹ - اصل اس شناخت کی یہ ہے کہ خالص ہائیڈرو-جن ہوا جب سنکھیا مین گزرتی ہے تب سنکھیا کے اجزا علیحدہ ہوجاتے ہین- ہوا مذکور خالص جست مین پانی ملے ہوئے سلفیو-رک یا ہائیڈ-رو-کلو-رک اسڈ کے چھوڑنے سے پیدا ہوتی ہے لیکن اس شناخت کے شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ شناخت کے آون مین سنکھیا نہو- جس آلہ مین اس شناخت کو کرتے ہین اُسکی تصویر یہ ہے ؛

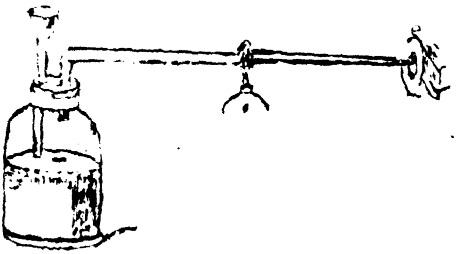

پانی مین سنکھیا چھوڑ کر اوس مین چند قطرے ہائیڈروکلو-رک اسڈ ڈالکر جوش دین تب اُس عرق سنکھیا کو آلہ کی نلی کے چھوٹے حصہ مین چھوڑ دین - آلہ سے جو ہائیڈرو-جن ہوا پیدا ہوگی اُس مین سنکھیا ملا ہوا ہوگا پہچان جسکی یہ ہے +

اول جاذب کاغذ کو نائیٹریٹ-اف-سِلور کے عرق مین تر کرکے اُس ہوا پر لگانے سے کاغذ فوراً سیاہ ہو جائیگا +

دوم - اُس ہوا مین آگ لگانے سے سفید نیلگون شعلہ اور سفید دہوان سنکھیا کا پیدا ہوگا +

سوم - اگر ایک ٹکڑا شیشہ یا چینی کا شعلہ کی نوک پر تہوڑے عرصہ تک رکہا جاوے تو اُسپر سنکھیا جم کر ایک سیاہی مایل داغ پڑ جائیگا + اِس داغ کے بیچون بیچ کے حصہ مین دھات کی چمک ہوتی ہے اور ارد گرد سنکھیا کا سفید طبق ہوتا ہے اور اِن دونو کے درمیان ایک سیاہی مایل چکر ہوتا ہے + اُسمین سنکھیا ہے یا نہین یہ بات اِسطور سے دریافت ہو سکتی ہے کہ چینی کی چند پیالیون کو اُس ہوا پر رکھکر اُسی قسم کے چند داغ حاصل کرین - تب ایک پیالی کے داغ پر کلو-رائیڈ اف-لائم کا عرق چھوڑین - اِسکے کرنے سے سنکھیا کا داغ بالکل حل ہو جاویگا - دوسری پیالی کے داغ پر سلفائیڈ اف-ایمونیا کا عرق چھوڑین - اِسکے کرنے سے داغ اُتر جائیگا مگر سارے کا سارا حل نہین ہوگا لیکن اُڑانے سے ایک ہلکی زرد رنگ کا طبق پیدا ہو جائیگا جسمین سنکھیا

ہوتا ہے ✤ تیسری پیالی کے داغ پر چند قطرے خوب تیز نائیٹرک
اسڈ کے چہوڑین جسمین قدرے نائیٹرس - اسڈ ہو - اِسکے کرنے
سے داغ حل ہو جائیگا - اب اُس ترش عرق کو اڑاکر خشک کرین - جو
باقی ہو اُسکو نیو - ٹرل کرکے اُس مین کرٹے عرق نائیٹریٹ آف سلور
کے ایک یا دو قطرے چہوڑین - اِسکے کرنے سے اینٹ کے رنگ
کا ایک داغ یا سرخ سیاہی مایل سنکہیا اور چاندی کا ایک منجمد بنجائیگا ✤
رینچز - ٹسٹ - اِس شناخت کے کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ جس عرق
مین سنکہیا کے ہونیکا شک ہو اُسمین چہٹا یا آٹھوان حصہ خوب خالص
ہائیڈرو - کلو - رک اسڈ اور ایک ٹکڑا خالص تانبے کا چہوڑکر جوش
دینے سے اگر تہوڑا ہی سنکہیا ہوگا تو اُس تانبے کے ٹکڑے پر سنکہیا
کی قلعی سیاہی مایل رنگ کی چڑہ جائیگی - تب اُس ٹکڑے تانبے
کو عرق سے نکالکر پانی سے دہوکر خشک کرڈالین - شیشہ کی تپلی نلی
مین اُس تانبے کے ٹکڑے کو بہرکر آنچ دینے سے سنکہیا اُڑکر شیشہ
کے اوپر کے حصہ مین ہشت پہلو قلمون کے طور پر جم جائیگا ✤ یاد رہے
کہ اِس شناخت کے شروع کرنے سے پہلے تانبے کے ٹکڑے اور
ہائیڈرو - کلو - رک اسڈ کو خوب طرح آزمائین تاکہ اُنمین پہلے ہی سے
سنکہیا نہ ملا ہوا ہو ✤

جب سنکہیا عرق کے طور پر کہانے پینے کی چیزون کے ساتھہ یا معدہ میز
جو کچھہ ہو اُسکے ساتھہ ملا ہوا ہو تو اُسکے گرفت کی ترکیب یہ ہے کہ

انمین سنکہیا کا اگر موٹا سفوف موجود ہو تو اُسکو نتہار کر جمع کر کے آب مقطر سے اچھے طور پر دہو ڈالین اور تب خشک کر کے اُس کی گرفت اُن شناختون سے کرین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے تہین تو عرق کو کپڑے یا کاغذ سے چہان لین تا کہ غیر محلل اجزا سے وہ پاک ہو جاوے اگر عرق رنگدار ہو تو کچہہ مضایقہ نہین بشرطیکہ صاف ہو - جو لیسدار ہو تو اُسکو پانی سے پتلا کر کے قدرے ہائیڈرو - کلو - رک - اسڈ ملا کر جوش دین - تہوڑے عرصہ تک ٹہرنے سے اگر کوئی منجمد نیچے بیٹھ جاوے اُسکو چہان کر علیحدہ کرین - اب اُس عرق مین سے تہوڑا سا لیکر اُسمین قدرے خوب خالص ہائیڈ - رو - کلو - رک اسڈ اور خوب صاف چمکدار ایک ٹکڑا تانبے کا چہوڑ کر جوش دین - تانبے پر جو قلعی چڑہے اُسکو اوپر کی ترکیب سے آزماوین ٭ اگر کسی اکل و شرب کی اشیا مین یا معدہ مین جو کچہہ ہو اُسمین سنکہیا کثرت سے ہو تو اُسکو جوش دیکر چہان لیوین تب اُسمین ہائیڈرو - کلورک اسڈ ملا کر ترش کر کے سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈرو - جن ہوا چہوڑین - جب منجمد کا بیٹہنا موقوف ہو جاوے تب عرق کو پہر چہانین اور منجمد کو جمع کر کے خشک کر کر وزن کر ڈالین - اب اُس زرد منجمد کو اُن قاعدون سے آزماوین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے ٭

جب سنکہیا کی مقدار اتنی تہوڑی ہو کہ سل - فیو - رے - ٹڈ ہائیڈرو جن کے داخل ہونے سے اُسکا منجمد نہ بن سکے یا جب سنکہیا کا سفوف

نتو کہانے پینے کی چیزون یا معدہ مین ہو تب ایک اور ترکیب سے
سنکہیا گرفت مین آسکتا ہے اور یہ ترکیب اُن صورتون مین بہی کارآمد
ہو سکتی ہے کہ جب جسم کے ملایم اعضا مین سنکہیا کے ذرات جمع
رہتے جیسے جگر - گردہ - دل + غرض اُس چیز کو چاہے وہ کہانے
کی چیز ہو بلغم ہو یا خون یا جگر یا کوئی اور عضو ہو گرم ہوا یا پانی کے
بخار پر پہلے خشک کرلین تب اُسکے چہوٹے چہوٹے ٹکڑے کرکے ایک
شیشہ مین جسمین وہ آسکے بہر دین اور اُسمین نہایت خالص اور تیز
ہائیڈرو - کلو - رک ایسڈ اسقدر چہوڑین جسمین وہ چیز بالکل بہیگ جاوے
جب بلا آنچ کے کئی گہنٹہ تک بہیگ چکی تب اُس شیشہ مین ایک لمبی
نلی لگا وین اور بالو کی آنچ پر تبتک پکاوین جبتک عرق کہولکر گرنے
لگے - اب ایک ریسیور مین ڈہیلا کاگ لگا کر جو کچہہ مقطر ہو اُسکو اس مین
جمع کرین - لمبی نلی اور ریسیور دونو کو ٹہنڈے پانی سے سرد رکہین - اب
ریسیور کے عرق کو اُڑانے سے جو منجمد حاصل ہو اُسکو اوپر کی تشناختون
سے آزمانے سے سنکہیا گرفت مین آسکتا ہے +

دوم سیماب

ہندوستان مین پارے کے دو مرکب اکثر برتا کرتے ہین ایک تو
شنگرف (ریڈ - سل - فیو - ریٹ اف - مر - کری) دوسرا رس کپور جو
مرکب ہوتا ہے کیا لو - مل اور کرو - سیو سبلی - میٹ سے اور فار - ما کو پیا

کے یہ دونو مرکب بہی تیز زہر ہین - یعنی ایک تو ریڈ پری سپی - پے - ٹیٹ اور دوسرے کرو - سیو ٹبلی - میٹ + علامات کروسیو ٹبلی میٹ کے زہر خورانی کی یہ ہین +

علامات - اسکے کہانے سے چند منٹ بعد ہی زہر کی علامتین شروع ہو جاتی ہین چنانچہ اسکے کہاتے ہی منہہ مین ایک تیز تانبے کا سا ذایقہ پیدا ہو جاتا ہے اور نگلتے وقت گلا اسقدر گہٹ جاتا ہے کہ دم بند ہونے لگتا ہے اور حلق سے معدہ تک جلن شروع ہو جاتی ہے بعد چند منٹ کے شکم مین خاصکر معدہ کے مقام پر ایک شدت کا درد پیدا ہو جاتا ہے - جی متلاتا ہے اور بار بار قے ہوتی ہے جس سے لیسدار سفید اور خون آمیز بلغم لچھے کا لچھا خارج ہوتا رہتا ہے اور شکم مین شدت کا درد ہو ہو کر کہلے دست آتے ہین - چہرہ بیمار کا بعض دفعہ سوجا ہوا اور سرخ اور بعض اوقات پیلا اور فکرمند ہو جاتا ہے - نبض کمزور سریع اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے اور جب علامتون کی شدت درجۂ اتم پر ہوتی ہے تب نبض محسوس ہی نہین ہوتی + زبان سفید اور سکڑ جاتی ہے - جسم سرد اور سرد پسینہ سے چپچپا ہو جاتا ہے - دم تکلیف سے لیا جاتا ہے - اور موت سے پہلے یا تو بیمار کو غش آجاتا ہے یا تشنج ہونے لگتا ہے یا سارا بدن سن ہو جاتا ہے - منہہ کہولکر دیکہین تو وہ سوجا ہوا اور سفید معلوم ہوتا ہے اور لبین بہی سوجی ہوئی ہوتی ہین - اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے +

اِسکے اور سنکھیا کے اثر مین یہ فرق ہے کہ۔ اوّل اِسکا ذائقہ تیز ہوتا ہے۔ دوم اِسکے کہانے سے چند منٹ ہی کے اندر شدید علامتین پیدا ہو جاتی ہین۔ سوم دست و قے کے مادہ مین اکثر خون ملا ہوا ہوتا ہے ٭ پہلے پہل اِس زہر کی علامتین ہیضہ کی علامتون سے مشابہت رکہتی ہین۔ اگر بیمار چند روز تک زندہ رہا تب علامات مرض پیچش کی پیدا ہو جاتی ہین یعنے بلغمی خون آمیز دست نہایت مروڑے سے آتے ہین ٭

جب یہ زہر تہوڑی تہوڑی مقدار مین عرصہ عرصہ بعد چند روز یا چند ہفتون تک کہایا جاتا ہے تب شکم مین درد مثل قولنج کے ہوتا رہتا ہے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے۔ بیمار بے چین اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ دہن کے غدود سوجکر درد کرنے لگتے ہین۔ زبان اور مسوڑے سوجکر سرخ ہو جاتے ہین اور بعض دفعہ زخمی بہی ہو جاتے ہین اور بیمار گندہ دہن ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ مسوڑون کے کنارون پر ایک گہری نیلی لکیر جیسے سیسہ کے زہر مین ہو جایا کرتا ہے پیدا ہوتی ہے۔ بیمار کو نگلنے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے۔ مریض خون تہوکتا ہے کہانسی ہوتی ہے۔ ہاتہہ پاؤن کانپنے لگتے ہین اور مفلوج ہو جاتے ہین۔ بخار آتا ہے اور نہایت لاغری اور ضعف کی حالت مین مریض اِس دار فانی سے دار جاودانی کو کوچ کر جاتا ہے ٭

جب سیماب کے مرکبات کا اثر آہستہ آہستہ اور دیر تک رہتا ہے تب

سب سے بڑی علامت یہ پیدا ہوتی ہے کہ مریض کا مُنہہ آجاتا ہے لیکن کرو-سیو سُبلی-میٹ کا زہر جب فوراً اثر کرجاتا ہے اور علامات شدید فوراً پیدا ہوجاتی ہین تب بیمار کا مُنہہ نہین آتا ہے لیکن ہان دوسرے یا تیسرے دن اکثر آہی جاتا ہے - اکثر تو اِس زہر کے کہانے سے بیمار اِسقدر جلد مرجاتے ہین کہ اُنکا مُنہہ آ نہین سکتا اور جو چند روز تک زندہ بہی رہتے ہین تاہم یہ علامت ہمیشہ نہین پیدا ہوتی ہے - اگر اِس علامت پر اعتماد کرین تو یہ بات ضرور یاد رکہین کہ ماسوا سیماب کے مُنہہ بہتیرے اَور سببون سے بہی آسکتا ہے - لیکن جب سیماب کے استعمال سے مُنہہ آتا ہے تو تہوک مین ہمیشہ سیماب موجود ہوتا ہوتا ہی چنانچہ رِنجِز ٹسٹ (دیکہو سنکہیا کے باب مین) کے ذریعہ وہ سیماب گرفت مین آسکتا ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - جیسے سنکہیا مین ویسے اِس چیز کے زہر مین بہی اثر سم کا خاصکر معدہ اور رودون مین محدود رہتا ہی پہر بہی کرو-سیو سُبلی-میٹ کا اثر دہن اور حلق پر ہی زیادہ ہوتا ہے یعنی اُن مقامات کا میوکس پردہ ملایم ہوکر سفید نیلگون ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ سرخ ہوجاتا ہے - اور حلق کے پردہ کا بہی یہی حال ہوتا ہے اور وہ پردہ ملائم ہوکر اُدہڑ بہی جاتا ہے + معدہ کا میوکس پردہ تہوڑا بہت سُرخ ہوجاتا ہے مگر بعض دفعہ اِسپر سُرخ سُرخ دہبے پائے جاتے ہین اور اِسکے نیچے جمے ہوئے خون کے ڈلے بہی

پائے جاتے ہین اور یہی حالت بڑے اور چھوٹے رودون کے
میو۔کس پردہ کی بہی ہوتی ہے۔

کم سے کم مقدار اس مرکب کی جو مہلک ہوئی ہے تین گرین ہے ✤
جب علامات اس زہر کی شدت سے ظاہر ہوتی ہین تب آدمی ایک
سے تین دن کے اندر مرجاتا ہے ✤

کیمیاوی شناخت ۔ منجمد حالت مین اگر اس چیز کا سفوف
یلا۔ سلٹے۔ نم کی تیری پر آنچ دیا جاوے تو پگہل کر بالکل اُڑجاتا ہے
دوم بند شیشہ کی نلی مین آنچ دینے سے پگہل کر تصعید ہوجاتا ہی
اور شیشہ پر اس شکل کی قلمین جم جاتی ہین (دیکھو تصویر)

سوم اسکے سفوف کا رنگ ان چیزون کے ملانے سے بدل جاتا ہے
چنانچہ آیئو۔ڈائیڈ اف پو۔ٹا۔سی۔ام کے ملانے سے رنگ اس کا
خوب سرخ ہوجاتا ہے۔ پوٹاش کے ملانے سے زرد ہوجاتا ہے ✤

سل - فائیڈ - اف ایمو - نی - ام کے ملانے سے سیاہ * مگر ایمو - نیا کے ملانے سے کسیطرح کا رنگ نہین بدلتا *
جب یہ زہر پانی مین گہلا ہوا ہوتا ہے تب اِسکے چند قطرے شیشہ پر لیکر اُڑانے سے باریک باریک قلمین پیدا ہو جاتی ہین - اِنپر آیئو - ڈائیڈ - اف - پوٹاسی - ام کے عرق کے چہوڑنے سے رنگ اِنکا خوب سرخ ہو جاتا ہے *
جب یہ زہر کہانے پینے کی اشیا یا معدہ کے اندر جو کچہہ ہو اُسمین ہو تب چہانکر عرق کو غیر محلل اجزا سے علیحدہ کرلین - اِن اجزا کو نچوڑ کر خشک کر کے رکہہ چہوڑین تا کہ اِنکو الگ آزمایا جاوے * چہانے ہوئے عرق مین قدرے ہائیڈرو - کلو - رک اِسڈ ملا کر گرم کرین اور اُسمین ایک ٹکڑا تانبے کے تار کا چہوڑ دین - اگر اُسپر سیماب کی قلعی نہ چڑہ جاوے تب عرق مین تار کو چند گہنٹہ تک پڑا رہنے دین جب قلعی چڑہ جاوے تب تار کو عرق سے نکالکر پانی سے دہو ڈالین اور پہر ایتہر سے دہو کر خشک کر ڈالین - اب اُس چہانے ہوئے مشکوک عرق کو کسی شیشہ کے کاگ والی بوتل مین رکہہ کر اُسکا دُگنا اُس مین خالص ایتہر چہوڑ دین اور چند منٹ تک گاہے گاہے ہلا دین جب وہ ٹہر جاوے تب گہڑی کے شیشہ مین ایتہر کو ڈہال دین تاکہ خود بخود تبخیر ہنکر اُڑ جاوے - اِس ترکیب سے جون جون ایتہر اُڑ جاویگا کرو سیو بَلی - میٹ کی باریک قلمین جمتی جاوینگی *

جب یہ زہر کسی ملائم عضو مین ہو جیسے جگر اور گردے تو اُنکو کاٹ کر ٹکڑے کر کے اُسمین ایک حصہ ہائیڈرو-کلورک ایسڈ اور چار حصے پانی ملاکر جبتک گل نہ جاوے جوش دین اب اُسمین تانبے کا تار چھوڑ کر سیماب کو علیحدہ کر ڈالین - اِس ترکیب سے سیماب کا ہونا ثابت ہوگا مگر کرو-سیو سبلی-میٹ نہین - اِس کے ثبوت کے لئے علامتون کا ملاحظہ کرنا چاہیے *

سوم-شو-گراف لڈ

علامات - یہ مرکب سیسہ کا زود اثر نہین ہے لیکن اُسکو جب کوئی شخص ایک یا دو آؤنس تک کہا جاتا ہے تب یہ علامتین پیدا ہوتی ہین کہ حلق مین جلن اور جہین اور خشکی معلوم ہوتی ہے - پیاس اور قے ہوتی ہے اور فم معدہ پر بے چینی ہو کر سخت قولنج کا درد ہوتا ہے - شکم سخت اور بعض دفعہ جلد اُسکی کہچکر دب جاتی ہے - درد مذکور کبہی زیادہ کبہی کم اور دبانے سے اُسکو افاقہ ہوتا ہے - اکثر قبض ہو جاتا ہے - فضلہ خارج بہی ہو تو وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے - جسم سرد اور مریض نہایت نڈہال ہو جاتا ہے - اگر جلد نہ مرے تو پنڈلیون پر تشنج ہونے لگتا ہے رانون کے اندر کیجانب درد معلوم ہوتا ہے اور ٹانگین کبہی تو سُن اور کبہی مفلوج ہو جاتی ہین اور بعض اوقات سر گہومنے لگتا ہے اور بیہوشی بہی طاری ہوتی ہے *

صورت حال تشریحی بعد وفات - کسی شخص کی لاش کے امتحان سے کہ جسمین اِس زہر کی علامتین نہایت شدت سے ظاہر ہوگئی تہین یہ علامتین پائی گئی تہین کہ معدہ کا میو-کس پردہ کئی جگہ سے اُدہڑگیا تہا اور اکثر رودونمین آثار شدت کے انفلامیشن کے موجود تہے +

کیمیاوی شناخت - اول - اگر شیشہ کی نلی مین شوگراف لڈ کے سفوف کو آنچ دین تو پگہل کر پہلے تو منجمد ہنجائیگا اور پہر پگہل جائیگا اُسوقت اُس سے سرکہ کی بو پیدا ہوگی +

دوم - پانی مین آسانی سے حل ہو جاتا ہے مگر چشمہ کے پانی مین چونکہ کار-با-نک اسڈ اور مرکبات از قسم سل-فٹس کے ہوتے ہین تو اِس مین شوگراف-لڈ گہلکر سفید دودہ کے طور پر ہو جاتا ہے +

سوم - تہوڑا سا اُس سفوف کا لیکر آئیو-ڈائیڈ اف پوٹا-سی ئم کے عرق مین چہوڑنے سے ایک شوخ زرد رنگ پیدا ہو جائیگا +

چہارم - جب پوٹاش کے عرق مین چہوڑا جاتا ہے تب وہ سفید رہ جاتا ہے +

پنجم - جب سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈرو-جن کے عرق مین چہوڑا جاتا ہے تب وہ سیاہ ہو جاتا ہے +

ششم - جب شیشہ مین بہر کر ہمراہ سلفیو-رک اسڈ کے جوش دیا جاتا ہے تب اُس سے اسیٹک اسڈ کا بخار اُڑنے لگتا ہے +

جب شوگراف لڈ عرق کے طور ہوتا ہے تو تہوڑا سا اُس عرق کا کسی شیشہ

رکھکر جوش دینے سے سفید رنگ کی لمبی لمبی قلمین پیدا ہو جاتی ہین ۔ اینیر آئیوڈائیڈ ۔ اف ۔ پوٹاسی ۔ ام کے چھوڑنے سے زرد اور سل-فائیڈ اف ایمونی ۔ ام سے سیاہ رنگ پیدا ہوگا ؛ دوم ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ کے چھوڑنے سے سفید منجمد بنجاتا ہے ۔ نائیٹرک اسڈ مین یہ حل نہین ہوتا مگر ہائیڈرو کلورک اسڈ اور پوٹاش کے ملانے سے حل ہو جاتا ہی ؛ سوم کسی پلا-ٹے-نم کی صاف پتری پر چند قطرے عرق کے چھوڑکر اُس مین اسیٹک اسڈ ملادین اور تب عرق کے اندر پلا-ٹے-نم کی پتری پر ایک پتلا چمکدار ٹکڑا جست کا رکھہ دین تو اُس جست پر سیسہ کی قلمین فوراً جم جائینگی ؛

جب سیسہ کھانے پینے کی چیز یا بلغم یا میو-کس پردہ مین ہو تب عرق کو چھانکر یا تو اُسمین سلفیو-رک اسڈ ملادین جس سے سل-فیٹ آف لڈ نیچے بیٹھہ جائیگا یا ایک ٹکڑا جاذب کاغذ اُسمین ترکرکے سلفیو-ری-ٹڈ ہائیڈرو-جن کی ہوا مین اسکو رکھین اگر وہ کاغذ سیاہ نہو جاوے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ عرق مشکوک مین اسقدر سیسہ نہین ہے جو گرفت مین آسکے ۔ اگر سیاہ ہو جاوے تو عرق مین اگر ضرورت ہو پانی ملادین تاکہ وہ پتلا ہو جاوے اب اُسمین سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈرو-جن کی ہوا کو دھوکر گزارین جبتک کیمیاوی تغیرات پیدا نہ ہون ۔ جو گندھک آمیز سیسہ کا منجمد پیدا ہو اُسکو ایک کاغذ کی چھلنی پر جمع کرکے دھوکر خشک کرڈالین اب ایک حصہ نائیٹرک اسڈ مین چار حصے پانی ملاکر اُسمین اُس سیاہ

منیمہ کو چھوڑ دین اور پانچ گھنٹہ تک جوش دین - اس ترکیب سے نائیٹریٹ
اف - لیڈ کا منجمد بنجائیگا اور یہ پانی مین ملانے سے حل ہو جائیگا - اس
عرق کو چھانکر اوڑا کر خشک کر لین اور جو منجمد باقی ہو اُس کو پانی مین
حل کر کے اُس عرق کو شناخت ہاے مذکورۂ بالا سے آزما دین -
اگر عرق اسقدر تھوڑا ہو کہ کُل شناختون سے آزما نہ سکین تو اُس مین
پہلے قدرے سلفیورک اسڈ ملا دین اس سے اگر سل - فٹ اف لڈ کا
سفید منجمد بنکر پوٹاش کے ملانے سے حل ہو جاوے اور سل - فائیڈ اف
ایمو - نی - ام ملانے سے پہر سیاہ ہو جاوے تو اُس مین سیسہ کا
ہونا صاف ثابت ہو جائیگا - جب کسی عضو کی ساخت مین سیسہ کے
ہونے کا اشتباہ ہو مثل جگر یا کسی اَور عضو مین تو اُسکو خشک کر کے
ایک چینی کے برتن مین جلا کر راکھہ کر ڈالین اب اُس راکھہ مین نائیٹرک
اسڈ ملا کر آنچ دیکر خشک کر ڈالین - اِس خشک منجمد کو قدرے آب
مقطر مین بھگو کر چہان ڈالین - اب اُسمین قدرے نائیٹرک اسڈ ملا کر
دہوے ہوئے سلفیو - رے - ٹڈ ہائیڈروجن کی ہوا چھوڑنے سے
اگر بہورے رنگ کا منجمد بنجاوے تو جانین کہ اُسمین سیسہ موجود ہے *
سفیدہ (کار - بو - نٹ اف - لیڈ) اسکے کہانے سے بہی وہی علامتین
پیدا ہونگی جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے *
جب سیسہ کا اثر جسم مین رفتہ رفتہ سرایت کر کے عرصہ بعد زہر کی
علامتین پیدا کرتا ہے تب یہ علامتین ظاہر ہوتی ہین چنانچہ ناف

کے مقام پر درد اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ جگہہ ڈوبی جاتی ہے - شدت سے قبض ہوتا ہے - شکم کی جلد کھیچ جاتی ہے - بھوک مرجاتی ہے - تشنگی بشدت - تنفس سے بدبو آتی ہے - بیمار لاغر ہوجاتا ہے - کلائی کے اوپر کے عضلے (ایکسٹنسر مسل) مفلوج ہوکر ہاتھہ گر پڑتا ہے - جسم کا رنگ پیلا پڑجاتا ہے - ذایقہ دہن کا شیرین اور کسیلا ہوجاتا ہے - مسوڑون کے کنارون پر ایک نیلا خط پیدا ہوجاتا ہے +

بعد موت کے لاش کو چیرنے سے دونو قسم کے رودے سکڑجاتے ہین اور اُنکے پردے بہت موٹے ہوجاتے ہین +

سیسہ کی صراحی کا پانی پینا ایک بڑا بھاری سبب زہر ہوجانیکا ہے +

علاج - قے کراکر اور اسٹمک - پنپ سے معدہ کو صاف کرکے دودہ اور انڈے کی سفیدی پلاوین - تب سلفٹ - اف - مگنے - شیا یا سلفٹ اف سوڈا پانی مین حل کرکے خوب پلاوین - شکم مین درد ہو تو افیون کھلاوین اور آب گرم کا حقنہ کرین +

چہارم مرکبات تانبا

اگرچہ تانبے کے سارے مرکب سم ہین پھربھی دوہی کا استعمال زہر کے طور اکثر کیا جاتا ہے یعنی ایک طوطیا (سلفٹ - اف - کاپر) دوسرا زنگار (وَرڈِی - گریس) + طوطیا کے زہر کی علامتین

یہ ہین +

علامات - یہ چیز اسقاط حمل کے واسطے اکثر برتی جاتی ہے
اِس چیز کا نصف آؤنس جوان آدمی کے لیئے مہلک ہی اور اِس
سے کم مقدار بچون کے ہلاک کرنے کے لیئے کافی ہے - اِس کے
کہاتے ہی شدت سے قے شروع ہو جاتی ہے جس سے بعض دفعہ
سارا زہر معدہ سے خارج ہو جاتا ہے اور بیمار کی جان بچ جاتی ہی
درد سر ہوتا ہے اور معدہ مین درد ہو کر دست جاری ہو پڑتے ہین
اور بعض دفعہ ہاتھہ پاؤن اینٹھہ کر تشنج شروع ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ
یرقان کی علامتین بہی پیدا ہو جاتی ہین - مادہ قے کا اکثر یا تو نیلا یا
سبز رنگ کا ہوتا ہے - جب قے کی سبز رنگت صفرا کے باعث ہوتی
ہے تو اُسمین گاڑہا عرق ایمو - نیا کا ملانے سے رنگت نیلی نہین ہو جایگی
اور رنگ مذکور اگر تانبے کے سبب ہے تو وہ ضرور نیلا ہو جائیگا - زنگار کے
زہر مین بہی اِسی قسم کی علامتین پیدا ہوتی ہین +
جب عرصہ تک تانبے کا اثر جسم مین ہوتا رہتا ہے اور آخر کو زہر کی علامتین
پیدا کرتا ہے تب مُنہہ کا ذائقہ تانبے کا سا ہو جاتا ہے - سر گہومتا ہے
شکم مین درد اور قے ہوتی ہے اور بعض دفعہ اسہال شروع ہو جاتے ہین
اور بیمار لاغر ہونے لگتا ہے + اِس قسم کا زہر اُن لوگون کو ہو جاتا ہی
جو تانبے کے اسباب بناتے ہین - اِسصورت مین کے ذرات ناک
کے راہ یا تو پہیپڑے مین سما جاتے ہین یا جلد کے مسامات کے ذریعہ

ذرات مذکور بدن مین سرایت کرجاتے ہین *

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ اور رودون کا میو-کس پردہ کم و بیش موٹا ہوکر سُرخ ہوجاتا ہے مگر بعض دفعہ چہلکر ملایم بہی ہوجاتا ہے حلق مین بہی آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین *

کیمیاوی شناخت - اوّل - تانبے کے عرق مین سوء-لیوشن اف-ایمونیا کے ملانے سے ایک سفید نیلگون منجمد پیدا ہوتا ہے اگر ایمو-نیا زیادہ ملایا جاوے تو تانبے کے عرق کا رنگ نیلا بادنجانی ہوجاتا ہے *

دوم - تانبے کے نہایت ہلکے عرق مین اگر فے-رو سائی-نائیڈ اف پو-ٹا-سی-ام کا عرق ملایا جاوے تو ایک اودا منجمد پیدا ہوجاتا ہے

سوم - سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈروجن کی ہوا کے ملانے سے ایک گہرے بہورے رنگ کا منجمد پیدا ہوتا ہے لیکن تانبے کی مقدار بہت کم ہو تو ہلکا بہورا رنگ پیدا ہوگا *

چہارم - تانبے کے عرق مین قدرے سلفیورک ایسڈ ملاکر اُس مین ایک ٹکڑا خوب صاف لوہے کا اگر چہوڑا جاوے تو اُس پر فوراً تانبے کی قلعی چڑھ جائیگی - اِس قلعی دار ٹکڑے لوہے کو دہوکر ایمونیا کے عرق مین ڈبویا جاوے اور اُس عرق کو ہوا مین رکھہ دیا جاوے تو رنگ اُسکا بتدریج نیلا ہوجائیگا - آدہا گرین طوطیا اگر ۱۶ آونس پانی

مین حل کیا جا دے تو اِس ترکیب سے تانبا آسانی سے گرفت مین آسکتا ھے +

جب تانبا ایسے عرق مین ملا ہوا ہوتا ہے جیسے البیو-من یا فائی-برینز یا بلغم تو اُس عرق کو چہانکر کچھ حصّہ اُسکا ایک صاف پلا-ٹے-نم کے پیالی مین چھوڑ دین اور اُس مین چند قطرے پانی ملے ہوئے سلفیورک اِسڈ کے چھوڑ کر ایک ٹکڑا جست کے ورق کا ڈالدین-پلا-ٹے-نم کے جس مقام پر جست کا ورق لگے گا وہان پر تانبے کی قلعی چڑہ جائیگی-اِس ترکیب سے ساری پیالی پر تانبے کی قلعی چڑہا کر بچے ہوئے عرق کو پھینکدین اور پیالی کو خوب طرح دہو ڈالین-پیالی پر جو تانبا قلعی کے طور پر چڑہ جاتا ہی رنگ اُسکا خوب سرخ ہوتا ہے غرض اِس تانبے کی قلعی کو نائیٹرک-اِسڈ مین حل کرلین اور آنچ دیکر فالتو اِسڈ کو اُڑا دین اور منجمد کو پانی مین حل کرکے اوپر کی شناختون سے اُسے آزما دین-لیکن بعوض نائٹرک اِسڈ اور آنچ کے جب منجمد کو سرد ہو جاوے تب اُسپر کرڑا عرق ایمو-نیا کا چھوڑ دین تو ہوا کے لگنے سے چند منٹ مین تانبا حل ہو جائیگا اور اُس عرق کا رنگ نیلا ہو جائیگا +

جب تانبا کسی عضو کی ساخت مین ہو اُسکو خشک کرکے جلا ڈالین-جو راکھ باقی ہو اُسکو خالص ہائیڈرو-کلو-رک-اِسڈ مین چھوڑ کر قدرے آنچ پر بھگو رکھین اور تب آنچ کے ذریعہ اُسکو اُڑا کر خشک کر ڈالین-جو باقی ہو اُسکو قدرے پانی مین حل کرکے اُس مین ایک سوزن کو

کئی گہنٹہ تک ڈبو رکہین اِس ترکیب سے اُس سوئین پر تانبے کی قلعی چڑہ جائیگی *

علاج - اگر قے نہو تو اسٹمک - پمپ کا استعمال کرین اور بیمار کو انڈے کی سفیدی اور دودہ پلاوین - اور جو جو علامتین پیدا ہون اُنکا علاج مناسب کرین *

پنجم ٹار-ٹار اِمی-ٹک

علامات - جب ٹار-ٹار اِمے-ٹک زہر کی مقدار مین کہایا جاتا ہے تو نگلتے وقت ذایقہ اِسکا دہات کا سا تیز محسوس ہوتا ہے گلا کہنچ جاتا ہے اور اُس مین نہایت گرمی معلوم ہوتی ہے نگلنے مین تکلیف ہوتی ہے تب معدہ کے مقام پر شدت کا درد اور جلن ہوکر نہایت شدت سے دست و قے جاری ہو جاتے ہین اور غشی طاری ہو کر بیمار نہایت نڈہال ہو جاتا ہے - نبض سریع اور بعض دفعہ اِسقدر کمزور ہو جاتی ہے کہ محسوس نہین ہوتی - جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے اور دم تکلیف سے لیا جاتا ہے - اگر بیمار مرجائے تو قبل از موت سر اُس کا گہومنے لگتا ہے - بدن اُسکا سُن ہو جاتا ہے - طاقت زائیل ہو جاتی ہے - اور بعض دفعہ ہاتہہ پاؤن مین نہایت شدت سے تشنج ہونے لگتا ہے *

کس مقدار کے کہانے سے یہ چیز ہلاک کر سکتی ہے یہ ہنوز دریافت

نہین ہوا لیکن ایک شخص نے ایک ڈرام اسکا کہایا تہا اور عین ابتدا سے علاج بہی اسکا کیا گیا مگر دس گہنٹہ کے اندر ہی مرگیا ✦

صورت حال تشریحی بعد وفات - پانچ سال کے ایک لڑکے نے غلطی سے دس گرین ٹار - ٹار ایمے ٹک کہایا اور آٹھ گہنٹہ کے بعد مرگیا چہٹے یا پانچوین روز اُسکی لاش کے امتحان سے یہ پایا گیا کہ دہنے پلو - را کی تہیلی مین پانی موجود تہا اور پردہ پلے - ری - ٹونی ام اُسکا بسبب انفلامیشن کے سُرخ ہوگیا تہا اور روڈہ ڈیو - ڈی - نم کا میو - کس پردہ بہی بسبب انفلامیشن کے سُرخ ہوگیا تہا اور اُس پر ایک زرد سفیدی مائل رطوبت لگی ہوئی تہی اگرچہ یہ علامتین کل رودون مین موجود تہین لیکن بڑے رودونمین رنگت اُس رطوبت کی زیادہ تر گہری زرد تہی مگر زخم کہین بہی نہ تہے - معدہ کے باہر کا فرد بسبب انفلامیشن کے سرخ تہا علیٰ ہذاالقیاس اُس عضو کے میو - کس پردہ کا بہی یہی حال تہا اور معدہ کے اندر ایک رطوبت سیاہی مائل خون آمیز قریب دو آؤنس کے موجود تہی لیکن کیمیاوی شناخت سے اِس رطوبت مین انٹے - منے کا ہونا ثابت نہین ہوا تہا ✦ لاش کی زبان پر ایک سفید گاڑہی رطوبت چمٹی ہوئی تہی (فر) حلق سرخ تہا - ہوا کی نالی اور مری حالت اصلی پر تہی دماغ کا پردہ ڈیو - را - مٹر - خون سے پُر تہا - دماغ کے اوپر کی رگین سیاہ خون سے پُر تہین - اور دماغ کو تراشنے سے خون کے نقطے بکثرت دکہلائی دیتے تہے ✦

جب اِس شے کا زہر رفتہ رفتہ عرصہ بعد پیدا ہوتا ہے تب غثیان ہوتا ہے - بلغمی اور صفراوی قے ہوتی ہے - بیمار بیست ہمت اور نہایت نڈھال ہو جاتا ہے - پانی کے طور پر پتلے دست آتے ہین اور بعد بند ہونے دستون کے اکثر قبض ہو جاتا ہے - نبض باریک اور سریع ہوتی ہے - آواز بیٹھ جاتی ہے جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے اور تب نہایت نڈھال ہو کر بیمار اِس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت کر جاتا ہے - اِس قسم کے زہر مین رنجبر ٹسٹ کے ذریعہ پیشاب مین انٹے - منی پایا جا سکتا ہے (دیکھو باب سنکھیا)

نہایت کم مقدار اِس چیز کی جس سے ایک بچہ ہلاک ہو گیا تھا پون گرین تھی اور ایک جوان آدمی دو گرین کھا کر مر گیا تھا ؞

کیمیاوی شناخت - ٹار - ٹار اِمے - ٹک بطور سفوف کے اول پانی مین بخوبی حل ہو جاتا ہے - یہ عرق کسیقدر ترش ہوتا ہے اور ذائقہ اِسکا تیز ہوتا ہے ؞ یہ چیز الکحل مین اچھی طرح حل نہین ہوتی ؞ جب سفوف اِسکا سلفائیڈ اف ایمو-نی-ام مین ڈالا جاتا ہی تب رنگ اِسکا گہرا بھورا مایل بسرخی ہو جاتا ہے ؞ دوم جب ایک شیشہ کی نلی مین بھر کر اِسکو آنچ دیجاتی ہے تب جلکر کوئیلا ہو جاتا ہے لیکن مثل شوگر اف لِڈ کے جل جانے سے پہلے پگھلتا نہین ہے - اور اِس مرکب مین جو نباتی ترشی ہوتی ہے اُسکے کوئیلہ سے انٹے - منی دھات کسیقدر علیحدہ ہو جاتی ہے اور اُس ڈلے مین دھات کی چمک نیلی

اور کسیقدر سُرخی دکہلائی دیتی ہے + سوم جب یہ چیز ایسے پانی مین جوش دیجاتی ہے جس مین چہٹا حصّہ خالص ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ ملا ہوا ہو اور اُسمین ایک ٹکڑا تانبا ہی ہو تب اُس تانبے کے ٹکڑے پر انیٹے-منی دہات کا سُرخی منجمد جم جاتا ہے لیکن جب مقدار دہات کی کم ہوتی ہے تب اُس منجمد کا رنگ اودا سُرخ ہو جاتا ہے اور جب مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے تب رنگ سیاہ ہو جاتا ہے +

جب ٹار-ٹار-اِمے-ٹک بطور عرق کے حل کیا ہوا ہوتا ہے تب اوّل تہوڑا سا اُس عرق کا کسی شیشہ پر رکہکر آہستہ آہستہ آنچ دینے سے اُس شیشہ پر اِس چیز کی سہ پہلو قلمین جم جائینگی + دوم فرو-سائے-نائیڈ اف-پو-ٹا-سی-ام جب اِس عرق مین ملایا جاتا ہے تب کوئی بہی منجمد نہین پیدا ہوتا + سوم سل-فیو-رے-ٹڈ ہائیڈروجن کے ملانے سے نارنجی رنگ کا سرخی مایل منجمد بنتا ہے - یہ منجمد نتو ایمو-نیا اور نہ ٹارٹارک اسڈ مین آسانی سے حل ہوتا ہے لیکن خشک کرکے اگر اُس مین خوب تیز ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ ملادین تو حل ہو جاتا ہے +

ٹار-ٹار-اِمے-ٹک جب البیو-من یا میو-کس پردہ کی رطوبت کے ساتہہ ملا ہوا ہوتا ہے تب ٹانک ایسڈ کے ملانے سے جم جاتا ہے ورنہ آسانی سے نہین جمتا - اِسیواسطے معدہ کی رطوبت مین بعض دفعہ حل کیا ہوا اور بعض دفعہ جما ہوا پایا جاتا ہے + اِس صورت مین ٹار-ٹار اِمے-ٹک کے گرفت کی ایک اور ترکیب یہ ہے کہ کسیقدر عرق مشکوک چیز

ہائیڈرو-کلو-رک اسڈ ملاکر ترش کر لین اس عرق کو پلا-لیے-نم کی
گہری پیالی مین رکہکر اُسمین ایک ٹکڑا صاف جست کا اسطور پر چہوڑین
جس سے پلا-لیے-نم کی پیالی کو جست چہو جائے - اِسکے کرنے
سے ہائیڈروجن ہوا پیدا ہوگی - پیالی کے جس جس مقام کو جست
چہوئیگا وہانپر سیاہ سفوف کے طور پر انٹے-منی وہان جم جائیگا -
اُس عرق کو پہینک دین اور پیالی کو آب مقطر سے خوب طرح دہو ڈالین
اور اُسمین نائٹرک اسڈ ڈالکر آنچ کے ذریعہ اُڑاکر منجمد کو خشک کر لین - اب
جو سفید شے باقی رہ جائے اُس مین خالص ہائیڈرو-کلو-رک اسڈ ملاکر
حل کر لین - اِس عرق مین سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈروجن کی ہوا چہوڑنے
سے پہر ایک منجمد بنجائیگا رنگ جسکا سُرخی مایل ہوگا - یہ شے سل-فائیڈ
اف انٹے-منی ہے + اور اُس ہائیڈرو-کلو رک اسڈ سے تُرش
کئے ہوئے عرق کے تہوڑے حصہ مین اگر پانی ملایا جاوے تو انٹے منی
کا ایک سفید منجمد بن سکتا ہے - اُسمین ٹار-ٹارک اسڈ ملانے سے
حل ہو جائیگا لیکن سلفیو-رے-ٹڈ ہائیڈروجن کی ہو داخل کرنے
سے پہر ایک نارنجی رنگ کا سُرخ منجمد پیدا ہو جائیگا - اور جو اِن ترکیبون
سے کوئی بہی منجمد نہ بنے تو ایک ٹکڑا جست یا ٹین کی پتری پر ایک باریک
پلا-لیے-نم کی تار لپیٹ کر اُس ترش عرق مین (عرق کو پانی سے پتلا
کر لین) کئی گہنٹہ تک لٹکا وین - اگر اُسمین انٹے-منی ہوگا تو دونو دہاتون
پر ایک سیاہ سفوف کے طور پر جم جائیگا +

جب ٹارٹار ایمیٹک کسی عضو کی ساخت مین جما ہوا ہوتا ہے مثلاً جگر یا کسی اور عضو مین تو اُس عضو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے پانچ حصہ پانی مین ایک حصہ ہائیڈروکلورک اسڈ ملا کر اُس عرق مین اُن ٹکڑون کو چھوڑ کر جوش دین - بعد تہوڑے عرصہ کے اُس عرق مین خوب صاف تانبے کا ٹکڑا چھوڑنے سے اگر انٹی منی موجود ہے تو اُس تانبے پر سُرخی مایل یا اودا منجمد جم جائیگا بشرطیکہ مقدار انٹی - منی کی تہوڑی ہو اور جو زیادہ ہو تو منجمد کا رنگ سُرمئی اور چمکدار ہوگا اور بعض دفعہ سیاہ سفوف کے طور بہی منجمد ہو سکتا ہے + اِن منجمدون کو شیشہ مین بہر کر آنچ دینے سے مثل سنکہیا کے ہشت پہلو قلمین نہین جم جاتی ہین - اِن ترکیبون سے انٹی - منی دہات ایسی آسانی سے گرفت مین آ سکتا ہی کہ انکو ہمیشہ آزمانا چاہیئے +

علاج - سب سے عمدہ فادِ اس زہر کا ٹنکچراف سنکو - نا - بارک ہے اگر یہ دستیاب نہو سکے تو بیمار کو بارک کا جوشاندہ یا سفوف کہلا دیں نہین تو گرا ضیساندہ چاء یا اوک - بارک کا جوشاندہ پلاوین - اگر یہہ چیزین میسر نہون تو اُنکے تیار ہونے تک مریض کو آب گرم یا دودہ یا کسی چیز کا لعاب پلا کر یا حلق مین پر داخل کرکے سُرسراہٹ پیدا کر کے خوب قے کرا دین یا آلہ اسٹمک - پمپ کا استعمال کرین - باقی کا علاج علامتون پر منحصر ہے شاید فصد کی بہی ضرورت ہو سکتی ہے اور افیون بہی مفید ہے +

ششم - زہر جست کے مرکبات سے

سلفیٹ اف زِنک - جب یہ مرکب زیادہ مقدار مین کہایا جاتا ہے تب کہاتے ہی معدہ مین درد ہو کر پہلے شدّت سے قے شروع ہو جاتی ہے اور تب دست آنے لگتے ہین اور بعد موت کے معدہ مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین +

کلورائیڈ اف زِنک - یہ مرکب بطور عرق کے بدبو دفع کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے - اِسکے پیتے ہی دہن اور حلق مین گرمی اور جلن شروع ہو جاتی ہے اور معدہ مین بھی جلن اور پیچش ہو کر سخت اُبکائیان اور قے شروع ہوتی ہے - قے کے مادہ مین خون کی دھاریان بلغم کے ٹکڑے اور میوکس پردہ کی دہجیان ہوتی ہین - بعض دفعہ شدّت سے دست جاری ہو پڑتے ہین تب بدن سرد اور نیلا پڑ جاتا ہے اور حالت ردی طاری ہو کر بیمار مسافر راہ عدم کا ہو جاتا ہے + بعد موت کے لاش کے ملاحظہ سے مُنہہ اور حلق کا پردہ سفید نظر آتا ہے مگر معدہ کا پردہ بعض دفعہ تو سخت اور بعض دفعہ سُکڑا ہوا اور کبھی سیاہی کے رنگ کا پایا جاتا ہے شُش اور گُردے خون سے پُر ہوتے ہین +

کیمیاوی شناخت - اوپر کے دونو مرکب پانی کے عرق مین سلفیو-ریٹڈ ہائیڈرو-جن کی ہوا داخل کرنے سے ایک سفید منجمد تہ نشین ہو جاتا ہے +

علاج - کار-بو-نٹ اف-پوٹاش یا سوڈا کو پانی مین حل کرکے
پلاوین بعد ازان بیمار کو دودہ اور انڈون کی سفیدی پلاوین اور
نباتی کسیلی چیزونکا جوشاندہ جیسے چاء وغیرہ پلاوین ⁂

سمیات اری-ٹنٹ

نباتی اور حیوانی

نباتات مین یہ چیزین سمیات اری-ٹنٹ ہین-
ایلو یعنی صبر ⁂ ساوِن ⁂ جمالگوٹہ کا تیل ⁂ کال-چیکم ⁂ ہلی-بور ⁂
رہی-را-ٹریا ⁂ کار-با-لِک اسڈ ⁂ اور حیوانی اری-ٹنٹ زہر
کے قسم سے تیلنی مکہی ⁂ اور مضر حیوانی غذا ہے ⁂
واضح ہو کہ علاوہ اِنکے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے بہت سی چیزین اری ٹنٹ
قسم کے زہر ہین مگر اِس موقع پر صرف اُنہین کا بیان کیا جائے گا
جنکے استعمال سے آدمی مرے ہین یا اتفاقاً اُن مین زہر کی علامتیں
پیدا ہوئی ہین-پس
صبر ⁂ حنظل ⁂ عصارۂ ریوند ⁂ جلب ⁂ سقمونی ⁂ اِن کل اشیاء
کا استعمال دوا کے طور پر تہوڑی مقدار مین ہوا کرتا ہے لیکن جب
یہ بار بار اور زیادہ مقدار مین کہائی جاتی ہین تو نہایت شدت سے
دست و قے جاری ہو جاتے ہین ⁂
ساوِن - اِسکے پتون کا خیساندہ اور سفوف اور روغن استعمال مین

مین آتا ہے - اِسکے زیادہ مقدار مین کہانے سے معدہ مین شدّت کا
درد ہوتا ہے قے آتی پیشاب مین جلن ہوتی ہے اور بعد موت کے
لاش کو ملاحظہ کرنے سے حلق معدہ اور امعا اور گُردے یا توخون سے
پُر ہو جاتے ہین یا اُنمین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین -
اِسکا استعمال بعض دفعہ حمل گرانے کے لئے کیا جاتا ہے ÷

جمالگوٹہ کا روغن - یہ نہایت تیز جلاب ہی - جب زیادہ مقدار
مین کہایا جاتا ہے تب اِس کثرت سے دست آتے ہین کہ بیمار کو
ہلاک کرڈالتا ہے ÷

کال - چیکم - جب اِس چیز سے زہر ہو جاتا ہے تب حلق اور معدہ
مین درد ساتھ جلن کے ہوتا ہے - نہایت شدّت سے پیاس لگتی
ہے اور کثرت سے دست قے جاری ہو کر بدن سرد اور بیمار نہایت
کمزور ہو جاتا ہے - نبض نہایت ضعیف ہو جاتی ہے اور مریض نڈہال
ہو کر تلف ہو جاتا ہے ÷

ہلی - بور - جب یہ چیز زیادہ مقدار مین کہائی جاتی ہے تب معدہ
مین شدّت کا درد اور قے جاری ہوتی ہے بعد موت کے امعا مین
آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین ÷

وی - را - ٹریا - اِس چیز کے استعمال سے قے ہوتی ہے اور تشنج
ہو کر بیمار مر جاتا ہے ÷

کار - با - لِک اسِڈ - اِس چیز کے کہاتے ہی دہن سے لیکر

معدہ تک جلن پیدا ہوتی ہے اور منہہ کا میوکس پردہ سفید ہوکر سخت ہوجاتا ہے - بدن سرد ہوجاتا ہے - لبین آنکھون کے پپوٹے اور کانون کی رنگت اودی ہوجاتی ہے - معدہ مین نہایت شدت سی درد ہوتا ہے اور قے کے ساتھہ کف جاری ہوجاتا ہے - نبض سریع اور عرصہ ایک منٹ کے اندر ۱۲۰ دفعہ چلتی ہے - دم تکلیف سی لیا جاتا ہے اور منہہ سے کف جاری رہتا ہے - بیہوشی جلد طاری ہوجاتی ہے اُسوقت بیمار دم خراٹے سے لیتا ہے - تنفس سے کاربالک اسڈ کی بو آتی ہے - آنکھون کی پتلیان سکڑ جاتی ہین اور روشنی کا حس جاتا رہتا ہے - دست اور پیشاب کی رنگت سیاہ ہوتی ہے - بعد وفات کے لاش کا ملاحظہ کرنے سے دہن سفید اور بعض دفعہ چھلا ہوا ہوتا ہے - مری (غذا کی نالی) بہی سفید سخت اور شکستہ رہجاتی ہے - شُش مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے اور ہوا کی نالیان ایک میلے رنگ کی بلغمی رطوبت سے پُر ہوتی ہین ؞

سمیات حیوانی اری ٹینٹ

تیلنی مکھی

علامات - جب اِس مکھی کا سفوف ایک یا دو ڈرام کی مقدار مین کہایا جاتا ہے تب حلق مین جلن پیدا ہوتی ہے نگلنا دشواری سے ہوتا ہے - شکم مین نہایت شدت کا درد ہوتا ہے - جی متلاتا

ہے اور خون آمیز قے آتی ہے - تشنگی بشدت ہوتی ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے * بعدازان کمر پر درد شروع ہو جاتا ہے - اور پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے لیکن پیشاب خون آمیز آتا ہے اب معدہ مین شدت کی پیچش شروع ہوکر دست جاری ہو پڑتے ہین اور دستون کے ہمراہ خون اور بلغم آتا ہے - دست اور قے کے مادہ کو اگر بغور ملاحظہ کیا جاوے تو انھین سبز یا تانبے کے رنگ کے چھوٹے چھوٹے چمکدار ذراۃ دکھلائی دیتے ہین - بعد تھوڑے عرصہ کے قضیب کو خیزش ہوتی ہے اور اندام نہانی (خواہ عورت خواہ مرد کا) متورم یا منجمد ہو جاتا ہے *

صورت حال تشریحی بعد وفات - دہن سے مبرز تک انفلامیشن کے سبب سرخی پائی جاتی ہے - دہن اور حلق کا میوکس پردہ ادھڑ جاتا ہے - پیشاب کی نالی اور گردے اور کل اندرونی اعضائے تناسل مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین *

کم سے کم مقدار سفوف کی جسکے کہانے سے ایک جوان عورت مر گئی تھی دو خوراک مین ۲۴ گرین تہی - اور ٹنکچر کی مقدار ایک آونس تھی *

شناخت - مشتبہ عرقون کے تلچھٹ مین قدرے الکحل ملاکر شیشہ کے ٹکڑون پر پھیلا دین تاکہ خودبخود خشک ہو جاوے اب شیشہ کو روشنی مین رکھہ کر دیکھنے سے مکھی کے پر کے چمکدار ذراۃ نظر آوینگے *

علاج - گرم پانی اور مقئی چیزون سے قئے کراوین - جلاب دین تاکہ زہر جسم سے خارج ہوجاوے - ریکٹم اور مثانہ مین مزلقات کے پچکاری کرین - اگر انقلا مثین کی شدت ہو تو جونکین لگاوین - یا فصد لین - افیون کا استعمال کرین *

مضر حیوانی اغذیہ

بعض قسم کی حیوانی غذائین ایسی ہین جنکے کہانے سے گاہے گاہے زہر ہوجاتا ہے - بعض صورتون مین یہ اثر خاص طبیعت کے سبب بہی پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب کئی آدمی ایک ہی قسم کی غذا کو کہاتے ہین تو اُنمین سے صرف ایک ہی مین زہر کی علامتین پیدا ہوتی ہین - غرض طبیعت کے اِس حال سے طبیب کو آگاہ ہونا چاہیئے تاکہ جہوٹا الزام زہر خورانی کا کسی پر نہ لگایا جاوے *- خاص طبیعت ایسی ہے یا نہین اسباب کے دریافت کرنے کے لئے دیکہین کہ زہر کی علامتین کئی آدمیون مین موجود ہین یا نہین اور جانورونکو کہلاوین تاکہ معلوم ہوجاوے کہ اُس غذا کے کہانے سے اُنکو بہی زہر ہوتا ہے یا نہین - اگر کئی آدمیونکو زہر ہوجاوے تو جانین کہ یہ بات خاص طبیعت کے سبب نہین پیدا ہوئی ہے بلکہ ضرور اُس غذا مین کوئی حیوانی زہر ہوگا - جب گندہ گوشت کہایا جاتا ہے تب دست و قئے شروع ہوجاتے ہین جس سے وہ مضر غذا جسم سے خارج ہوجاتی ہے *

سمیت نیورا ٹکش

یعنی وہ زہر جنکا اثر نظام عصبی پر ہو

بیان ان زہرون کا جن کا اثر دماغ پر ہوتا ھے

اول - افیون

علامات - سر گھومتا ہے - طبیعت سونے کو چاہتی ھے - بیمار بیہوش ہو جاتا ہے - آنکھین بند جیسی گہری نیند مین ہوا کرتی ہین - اگر زور سے آواز دیجئے تو بیمار جاگ پڑتا ھے اور سوال کیجیئے تو جواب بھی دیتا ہے لیکن پہر فوراً خواب مین ہو جاتا ہے لیکن جب اثر اس زہر کا زیادہ ہوتا ہی تب بیمار بالکل بیہوش ہو جاتا ہے - دم خراٹے سے لیتا ہے - اب آواز دینی سے جاگ نہین پڑتا - پہلے پہل تو نبض سریع اور بیقاعدہ چلتی ہے اور بیمار دم جلد جلد لیتا ہے - بدن گرم اور پسینہ سے تر رہتا ہے اور بعض دفعہ جلد نیلی پڑ جاتی ہے - لیکن جب بیہوشی کامل ہو جاتی ہے تب دم آہستہ اور خراٹے کے ساتھ لیا جاتا ہے اور نبض بطی اور پُر ہوتی ہے گاہے گاہے بدن سرد اور پیلا ہو جاتا ہے - ابتدا مین پُتلیان سکڑی ہوئی ہوتی ہین لیکن اخیر مین کہ جب موت عنقریب ہوتی ہے تب وہ پہیل جاتی ہین مگر اکثر اُنپر

روشنی کا اثر نہین ہوتا - چہرہ پھیکا اور ٹنڈھال ہوجاتا ہے - آنکھوںمین
خُمار اور لبین نیلی ہوتی ہین بعض دفعہ قے آتی ہے اور دست بھی آنے
لگتے ہین - اور جب بیہوشی سے پہلے قے شروع ہوجاتی ہے تب بیمار
کے جانبر ہونے کی اُمید قوی ہوتی ہے - قے خاصکر اُسوقت ہوتی ہے
کہ جب بیمار بہت زیادہ افیون کھاجاتا ہے - گاہے گاہے افیون کی
خاص بو بیمار کے تنفس سے آتی ہے اور جب مریض رو بصحت لاتا ہے
تب اکثر اُسکا جی متلاتا قے ہوتی ہے دردسر اور بھوک مرجاتی ہے
اور مریض سُست ہوجاتا ہے - لیکن جب یہ زہر مہلک ہونیوالا ہوتا ہے
تب مریض کے ہاتھہ پاؤن ڈھیلے اور نیچے کا جبڑا لٹک پڑتا ہے نبض
کمزور اور محسوس نہین ہوتی ہے پتلیون کو روشنی کا حِس نہین ہوتا -
بدن سرد ہوجاتا ہے - تنفس کے ساتھہ گھڑگھڑی شروع ہوجاتی ہے
اور قبل از موت بعض دفعہ تشنج ہونے لگتا ہے - ایک بڑا بھاری اثر
اِس زہر کا یہ ہے کہ بجز پسینہ کے کُل رطوبات جسم کی مسدود ہوجاتی ہین
اکثر اوقات ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بیمار ابتدائی علامتون سے جانبر ہوگیا ہے
مگر پھر علامات لوٹ پڑی ہین اور مریض ہلاک ہوگیا ہے ؞

صورت حال تشریحی بعد وفات - دماغ کی کُل رگین خون سے
پُر ہوتی ہین - دماغ کو تراشنے سے بحساب سُرخ سُرخ نقوط نظر آتے ہین -
بطونِ دماغ مین رطوبت نہین ہوتی ہے - معدہ اکثر حالت اصلی پہ
ہوتا ہے - ششن اکثر خون سے پُر ہوتے ہین - لاش اکثر نیلی ہوتی ہے ؞

دوا کے طور پر افیون کے رُب (اکسٹراکٹ) یا سفوف کی خوراک نصف
سے دو گرین تک ہی - اور پانچ گرین ایک غایت خوراک ہے - لاڈ-نم
کی خوراک بطور دوا کے ۱۰ قطرہ سے ایک ڈرام تک ہی اور اوسط خوراک
۳۰ سے ۴۰ قطرہ تک ہی +

یہ زہر اکثر چھہ سے بارہ گھنٹہ کے اندر مُہلک ہو جاتا ہے -

افیون کا جوہر مار-فیا ہے اور اسی پر افیون کا اثر منحصر ہے +

کیمیاوی شناخت - افیون کے گرفت کی کوئی بہی شناخت نہین ہے لیکن ہان اسکی خاص بو ایسی ہوتی ہے کہ جس سے یہ چیز پہچانی جا سکتی ہے - پس افیون کے زہر کی کیمیاوی شناخت اسکے جوہر مار-فیا اور مے-کا-نک ایسڈ کی شناخت پر منحصر ہے +

مار-فیا - اوّل قلمین اس چیز کی شش پہلو ہوتی ہین - دوم پلا-ٹی-نم پر رکھکر ان قلمون کو آنچ دینے سے پگہل کر سیاہ ہو جاتی ہین - سوم سرد پانی مین کم حل ہوتا ہے مگر سو حصتے کہولتے ہوئے آب گرم مین حل ہو جاتا ہے - چہارم صرف تہوڑے ہی پانی ملے ہوئے معدنی یا نباتی ترشہ چیزون مین حل ہو جاتا ہے - پنجم ذائقہ اسکا تلخ ہوتا ہے - ششم مار-فیا کے مرکبات کی قلمون مین سل-فو-سا-ئی-نائیڈ اف پو-ٹا-سی-ام یا فرو-سا-ئی-نائیڈ اف پو-ٹا-سی-ام یا کرو-مٹ اف پوٹاش کا عرق ملانے سے کوئی بہی منجمد نہین بنتا - اسبات سے اس چیز کو اسٹرک-نیا (کچلے کا جوہر) سے فرق کر سکتے ہین کیونکہ اسٹرک-نیا

مین جب وہ تینون چیزین ملائی جاتی ہین تب ایک منجمد تہ نشین ہوجاتا ہے مگر مار۔فیا مین نہین ؞

خالص جوہر مار۔فیا کی شناخت کرنا چاہین تو پہلے اُسکو یا تو ہایڈروکلورک یا اسیٹک اسڈ مین حل کرلین جس سے یا تو ہایڈرو۔کلو۔ریٹ یا اسے۔ٹٹ اف مار۔فیا بنجائیگا ؞ غرض ان مرکبات مین سے کسیکو قدرے آب گرم مین حل کرین تب ان ترکیبون سی اُنکی شناخت کرین کہ

اول نایٹرک اسڈ۔ جب یہ تیزاب مار۔فیا کے مرکب مین ملایا جاتا تب رنگ اُس مرکب کا گہرا نارنجی سرخ ہوجاتا ہے ؞

دوم آیو۔ڈک اسڈ ساتھہ سل۔فائیڈ اف۔کار۔بن کے۔کڑوا عرق آیو۔ڈک اسڈ کا ہموزن سل۔فائیڈ اف کار۔بن مین ملاوین اور جب دیکھین کہ ان دونو کے ملانے سے عرق کی رنگت مین کسی طرح کا تغیر نہین پیدا ہوا تب جانین کہ عرق مذکور قابل برتنے کے ہوگیا ہے۔پس اس مرکب عرق کو مار۔فیا یا اُسکے مرکبات مین (خواہ وہ بطور عرق کے ہون یا خشک) ملانے سے آیو۔ڈک اسڈ سے آیو۔ڈین علیحدہ ہوجائیگا اور اُسکو سل۔فائیڈ اف کار۔بن حل کرویگا اور برتن کے نیچے بیٹھہ جائیگا اور رنگ اُسکا بموجب زیادتی یا کمی مار۔فیا کے زیادہ یا کم اودا یا سرخ ہوجائیگا ؞

سوم۔سل۔فیو۔رک اسڈ اور بائی۔کرو۔میٹ اف پوٹاش۔جب خشک مار۔فیا مین خالص سل۔فیو۔رک اسڈ ملایا جاتا ہے تب

یا تو کچھہ بھی اثر نہین پیدا ہوتا یا زنگ مار - فیا کا کسیقدر اودا ہوجاتا ہی
اب اسمین ایک قطرہ بائی - کرو - میٹ اف پوٹاش کا ملانے سے
رنگ اُسکا فوراً سبز ہوجاتا ہے اور عرصہ تک وہ رنگ قائم رہتا ہی ٭
مے - کا - نک اسڈ - یہ بھی ایک جزو افیمون کا ہے - اس چیز
مین جب پر - کلو - رائیڈ اف ایرن ملایا جاتا ہے تب ایک گہرا سُرخ
رنگ پیدا ہوتا ہے ٭

پہچان افیون کی معدہ کی رطوبت یا کسی عضو کی ساخت مین

افیون کسی عضو کی ساخت مین ہو تو اُس عضو کے چھوٹے چھوٹے قتلے
کر ڈالین اور جو کسی رطوبت مین ہو تو اُسکو اُڑا کر رُب کے طور بنالین
تب ان ٹکڑون یا اُس رُب کو خوب زیادہ ریکٹی - فائیڈ - اسپرٹ مین
بھگو رکھین اور اُس اسپرٹ مین قدرے اسی - ٹک اسڈ ملا کر ترش کر لین
جو شے باقی ہو اُسکو کپڑے مین رکھہ کر نچوڑ ڈالین اب اُس شراب ملے
ہوئے عرق کو پانی کی بھاپ پر اُڑا کر خشک کر ڈالین - اُس چیز کو
سرد پانی مین بھگو کر چھان ڈالین اور اُس مین اسے - ٹیٹ اف لڈ کا
عرق تبتک ملاتے جاوین جبتک منجمد کا بنا موقوف ہوجاوے - اس
عرق کو جوش دیکر چھان ڈالنے سے چھلنی پر مے - کو - نیٹ اف لڈ
رہ جائیگا اور مار - فیا بشکل اسے - ٹیٹ اف مار - فیا کی چھلنی سے گزر کر

نیچے گزر جائیگا - جو اسے - ئیٹ اف لڈ کا عرق فالتو بچ رہا تہا اُس
مین اُس چہانے ہوئے مار - فیا کے عرق کو ڈالکر حل کرین اور اب
اُس مین سل - فیو - رے ٹیڈ ہائیڈرو - جن کی ہوا داخل کر کے
منجمد حاصل کرین - بعد ازان سیسہ کے اُس سیاہ منجمد کو چہان کر الگ
کرین اور جو عرق حاصل ہو اُسکو نرم آنچپر گاڑہا کرین تاکہ اُس سے سلفیوریٹیڈ
ہائیڈرو - جن بالکل خارج ہو جاوے - اب اُس گاڑہے رُب مین الکحل
ملانے سے اسے - ئیٹ اف مار - فیا حل ہوکر نکل آویگا جسکو بذریعہ
اوپر کی ست ناختون کے گرفت کر سکتے ہین + اگر اُس الکحل کئے عرق مین
زیادہ رنگت ہو تو پہر اُسکو اُڑاکر پانی مین حل کرین - اگر عرق مین خالص
اسے - ئیٹ اف مار - فیا زیادہ مقدار مین ہو تو اُسکے چند قطرے
کسی شیشہ پر رکہکر اُسپر ایک بوند ایمو - نیا کے عرق کے ڈالنے سے
اُس شیشہ پر مار - فیا کی قلمین جم جائینگی + اب باقی کے عرق کو آیو
ڈین اور نائیٹرک ایسڈ سے آزمادین - اِس ترکیب سے جو مے - کو - نیٹ اف لڈ
چہلنی پر رہ جائیگا اُسکو پانی ملے ہوئے سلفیو - رک ایسڈ مین چہوڑ کر جوش
دینے سے اُسکے اجزا فوراً الگ الگ ہو جائینگے اور جو عرق چہلنی سے
نیچے گرے اُسکو فولاد کے مرکب سے آزمانے سے مے - کانک ایسڈ
گرفت مین آسکتا ہے + یاد رہے کہ مے - کا - نک ایسڈ کی گرفت ضرور
چاہئے کیونکہ یہ شے بجز افیون کے کسی اَور چیز مین نہین ہوتی +

علاج - آلہ اسٹمک - پنپ داخل کر کے معدہ مین شیر گرم پانی بہرتے

اور نکالتے جاوین جبتک وہ پانی بے بو اور نیلے رنگ خارج ہو۔
اگر اسٹمک - پنپ فوراً داخل نہ ہو سکے تو ۲۰ گرین سل - فٹ اف زنک
کہلاکر قئے کراوین - جو یہ چیز پاس نہ ہو تو تولہ دو تولہ کہانے کا نمک یا پسی
ہوئی رائی پانی مین گہولکر پلاوین تاکہ قئے ہو جاوے اور قدح بہر بہر کر
آب گرم پلاوین اور حلق مین پر داخل کر کے سرسراہٹ پیدا کرین تاکہ کہلکر
قئے آجاوے - اگر بیمار بیہوش ہو تو چہرہ - سر اور گردن پر آب سرد کے
چہینٹین مارین تاکہ ہوش مین آجاوے اور دو آدمیون کے سہارے
سے مریض کو ادہر اُدہر ٹہلاوین اور اُسکو ہلاتے اور اُس سے باتین
کرتے رہین تاکہ سونے نہ پاوے اور جب بیہوشی رفع ہونے لگے
تب خیسانده چاء سبز یا کافی پلاوین - اگر مقئ دوا کے پلانے سے
قئے نہو تو اُنکی بچکاری کرین - حالتِ ردی مین پشت سے لیکر سینہ
کے آر پار تار بجلی لگانے سے اور مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم
کرنے سے بہی فائدہ ہوتا ہے - حالت ردی مین لیمو - نیا کے پلانے
اور سُنگہانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے - دم کی تکلیف ہو تو بدن
مین گرمی پہنچائین یا اُسپر مالش کرین - دماغ مین خونکا اجتماع ہو تو چند
جونکین لگاوین - بیمار رو بصحت لاوے اور اُسکی طبیعت مین جوش
پایا جاوے تو اُسپر آب سرد کا تڑاڑا چہوڑین - زہر کی ابتدائی حالت
مین بہی مریض پر آب سرد کا تڑاڑا چہوڑنا چاہئے - کہتے ہین کہ افیون
کے زہر مین بلا - ڈونا کے کہلانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے لیکن

ڈاکٹر ٹی-لی صاحب کے تجربات اسبات کے خلاف ہین *

پرو-سِک ایسد

اِس چیز کو ہائیڈرو-سیانک اسڈ بھی کہتے ہین -

علامات - ذائقہ اِس چیز کا گرم اور تلخ ہوتا ہے اور بو تلخ بادامون کی سی - اِس زہر کے کہانے کے چند منٹ بعد ہی علامات زہر کی شروع ہوجاتی ہین - لیکن جب ڈائیلیوٹ ہائیڈرو-سیا-نک اسڈ ایک آنوس کی مقدار مین پیا جاتا ہے تب پیتے ہی یا چند لمحہ بعد ہی علامات زہر کی شروع ہوجاتی ہین - ایسا کم ہوتا ہے کہ ایک یا دو منٹ بعد ہی علامات ظاہر کے پیدا نہین ہوتین اُسوقت بیمار بالکل بیہوش ہوجاتا ہے - انکہین بے حرکت پتلیان پہیلی ہوئین اور اُنپر روشنی کا اثر نہین ہوتا - اطراف ڈہیلے ہوجاتے ہین - بدن سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے - دم نہایت آہستہ آہستہ اور عرصہ عرصہ بعد لیا جاتا ہے اور ما بین حرکات تنفس کے بیمار مردہ سا معلوم ہوتا ہے تنفس کیحرکت محسوس نہین ہوتی ہے اور بول و براز بے معلوم نکل جاتا ہے - بعض دفعہ دست آیا ہے اور سارے بدن مین تشنج ہونے لگتا ہے اور دانتی لگجاتی ہے *

صورت حال تشریحی بعد وفات - موت کے بعد ہی لاش فوراً دیکھی جاوے تو اکثر اُس سے پرو-سِک-اسڈ کی بو محسوس ہوتی ہے لیکن ہوا یا مینہہ مین عرصہ تک کہلی رہنے سے بو اِس چیز کی اکثر

نہین محسوس ہوتی ہے علاوہ ازین تنفس کو کے دہوئین یا پودینہ یا کو-پی وا
یا کسی اَور قسم کی تیز بو کے باعث بہی اس چیز کی بو چہپ جاتی ہے-
لاش کی جلد یا تو اودی یا نیلی ہو جاتی ہے - ناخن نیلے-مٹھیان کہتوڑ
کی بند ہی ہوئین اور پاؤن کی اُنگلیان کہچی ہوئی ہوتی ہین -جبڑے
بیٹہے ہوئے -مُنہہ مین کف- چہرہ پیلا یا بعض دفعہ خون سے پُر اور
سوجا ہوا ہوتا ہے - آنکہین وا بے جلا نکلی ہوئین مگر بے حرکت اور
پُتلیاں پہیلی ہوئی ہوتی ہین -جسم کی کُل وریدین سیاہ رنگ کی تپلی
خون سے پُر ہوتی ہین معدہ اور امعا اکثر حالت اصلی پر ہوتے ہین
لیکن بعض دفعہ یہ اعضا بہی خون سے پُر ہوتے ہین ٭

کم سے کم مہلک خوراک بغیر پانی ملے ہوئے پرو-سک ایسڈ کے
ایک گرین ہے ٭

جب اس چیز کا دو ڈرام یا اِسّے زیادہ کہایا جاتا ہے تب دو سے
۱۰ منٹ کے اندر بیمار مرجاتا ہے ٭

کیمیاوی شناخت - پرو-سک ایسڈ مثل پانی کے صاف
اور کچہہ یون ہی ترش ہوتا ہے اور اُسمین ایک خاص بو ہوتی ہے اور
جب یہ ایسڈ خالص ہوتا ہے تب اگرچہ پہلے پہل بو اسکی محسوس نہین
ہوتی پہر بہی اسقدر تو ہوتی ہے کہ جسکے سونگہنے سے سر گہومتا ہے
بیہوشی طاری ہوتی ہے اور دیگر علامات خوفناک پیدا ہوتی ہین - یہ
زہر جا ہے بحالت سیال یا بخارکے ہو اُسکی گرفت کے واسطے جو

شناخت نہایت آزمودہ ہین وہ اُسکے خالص یا پانی ملی ہوئی حالت
کے پہچاننے کے لئے بہی برابر کارآمد ہین - اور اِسکی بو سے پہچاننا
ہو تو چاہے خالص چاہے پانی ملا ہوا ہو وہ بو یکسان ہوتی ہے ؞
جب یہ شے اصلی حالت پر ہوتی ہے تو تین شناختون سی پہچانی
جاسکتی ہے - ایک تو سِلوَر ٹِسٹ یعنی چاندی کی شناخت دوسرے
ایرن ٹِسٹ یعنی فولاد کی شناخت - اور تیسرے سِلفر ٹِسٹ یعنی
گندہک کی شناخت ؞

اوّل - سِلوَر ٹِسٹ - جب نائٹریٹ اف سِلوَر کا عرق پرسِک ایسڈ
مین ملایا جاتا ہے تب ایک گاڑہا سفید منجمد تہ نشین ہوتا ہے اور پانی
اوپر رہ جاتا ہے - یہ منجمد سائے - نائیڈ اف سِلوَر کا ہوتا ہے
جسکی پہچان یہ ہے کہ

الف - سرد نائیٹرک ایسڈ مین حل نہین ہوتا لیکن پانی نتہار کر اُس
مین کافی مقدار خالص نائیٹرک ایسڈ کی ملا کر جوش دینے سی بآسانی
حل ہو جاتا ہے ؞

ب - اِس منجمد کو ہائیڈرو - کلو - رک ایسڈ مین بہگو رکہنے سے اِسمین
پرو - سِک ایسڈ کا بخار پیدا ہوتا ہے ؞

ت - اِس منجمد کو خوب طرح خشک کر کے شیشہ کی نلی مین بہر کر آنچ دینے
سے سائے - نو - جن ہوا پیدا ہوگی - اِس ہوا مین آگ دینے سے جلنے
لگتی ہے اور اُس سے گلابی رنگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے اِسکے

گرد ایک نیلا ہالہ ہوتا ہے جس سے پرو-سِک اسڈ فوراً پہچانا جاتا ہے * اِس خشک منجمد کی ۵ گرین کی مقدار فارما-کو-پیا کے اِسڈ کے پچاس گرین کے مقدار کے برابر ہوتی ہے *

پرو-سِک اسڈ کے بخار کی شناخت اِسطور پر کیجا سکتی ہے کہ کسی گھڑی کے شیشہ کے بیچ کی جگہہ کو ایک قطرہ نائیٹریٹ اف سِلور کے عرق سے ترکرکے پرو-سِک اِسڈ کے عرق پر پکڑے رہین اگر اِسڈ مذکور کا عرق صرف اوسط ہی کڑا ہوگا تو اُس شیشہ پر ایک سفید باریک داغ سائی-نائیڈ اف سلور کا فوراً پیدا ہو جائیگا لیکن جب وہ اِسڈ کا عرق زیادہ پتلا ہوگا تو داغ چند منٹ کے بعد پیدا ہوگا-اگر اِسڈ کا بخار شیشہ کی مرطوب جگہہ پر آہستہ آہستہ اور باہر کی ہوا سے خوب ملاکر لگایا جاوے تو بعوض سائی-نائیڈ اف سِلور کے سفید داغ کے اُس پر بتدریج باریک قلمین پیدا ہو جائینگی جنکو باریک بین سے بخوبی دیکھہ سکتے ہین *

دوم ایرن ٹِسٹ یعنی فولاد کی شناخت - مشکوک زہریلے عرق مین چند قطرے پوٹاش اور سبز سل-فٹ اف ایرن کے عرق کے ملاوین اِستے ایک میلا سبز یا بھورے رنگ کا منجمد بیٹھہ جائیگا اُس مین چند منٹ تک ہلاکر پانی ملے ہوئے ہائیڈرو-کلورک اِسڈ یا سلفیورک-اِسڈ ملانے سے اُس عرق کا رنگ نیلا ہو جائیگا *

سوم سلفر ٹِسٹ یعنی گندہک کی شناخت - پرو-سِک اِسڈ

کے عرق مین چند قطرے بائی-سل-فائیڈ اف امو-نی-ام کے ملاکر نرم آنچ پر رکھنے سے رنگت اُسکی اُڑ جائیگی بعد ازان آنچ دیکر اُسکو اُڑانے سے سل-فو-سائی-نٹ اف امونیا کی قلمین پیدا ہوجائینگی - اِن قلمون پر فولاد کے کسی پر-سا-لٹ کے عرق کے ملانے سے نہایت شوخ سرخ رنگ پیدا ہوجائیگا اور اُس رنگ پر چند قطرے کرو-سیو سب-لی-مٹ کے عرق کے ملانے سے وہ رنگت فوراً اُڑ جائیگی ٭

پرو-سِک اسِڈ جب کہانے یا پینے کی چیزین یا معدہ کی رطوبت مین ہو تو اُس عرق کو کسی چوڑے مُنہہ کی بوتل مین رکہکر خوب ٹہیک گہڑی کے شیشہ سے ڈہانپ دین - بوتل مذکور اسقدر بڑی ہو کہ اُسکے اندر کا عرق گہڑی کے شیشہ کے مقعر سطح سے ایک یا دو انچ نیچا ہو - اب نائٹریٹ اف-سِلور کی شناخت سے اُس عرق کے بخار کو آزما دین جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے بعد ازان بائی-سل-فائیڈ اف امو-نی-ام سے اُسکو پہچانین جسکا بیان اوپر کیا گیا ہے - سردی کے موسم مین بوتل کو گرم پانی مین رکہنا چاہیئے ٭

جب یہ زہر کسی عضو کی ساخت مین پیوست ہو تو فوراً بعد موت کے اُس ساخت کو کسی بوتل مین بہر کر اُس سے جو بخار نکلے اُسکو اوپر کی ترکیبون سے آزما دین ٭

اگر لاش گل گئی ہو تو پرو-سِک اسِڈ سلفو-سائی-نائیڈ اف-امو-نی-ام

مین بدل جاتا ہے - پس معدہ یا اُسکے اندر جو کچھ ہو اُسمین اِس شی کو اِس ترکیب سے دریافت کرین کہ عضو مذکور کے باریک باریک ٹکڑے کرکے گرم الکحل مین بھگو رکھین تب اِس عرق کو چھانکر اُڑاکر خشک کر ڈالین - اب اُس خشک منجمد کو پانی مین حل کرکے پر - سالٹ آف ایرن کا عرق ملانے سے سل - فو - سایَنی - نائیڈ کی نہایت سُرخ رنگت ہو جائیگی ÷

زہر کا علاج - اگر فوراً بد کہانے اِس زہر کے بیمار کا ملاحظہ ہو سکے تو اُسکو لائیکوار - ایمو - نیا ہمراہ باہر کی ہوا کے سُنگھاوین نہین تو تھوڑی تھوڑی مقدار مین بار بار لائیکوار - ایمونیا پلاوین اور کلورین ہوا کے بھی استعمال سے فائدہ ہوتا ہے - لیکن سارے علاجون سے یہ علاج بہتر معلوم ہوتا ہے کہ بیمار کے چہرہ پر بار بار آب سرد چھڑکین بلکہ سرد پانی کا تڑاتڑا سر پر چھوڑین اور ترکیب مصنوعی سے تنفس کو جاری رکھین اور یہ نسخہ بھی بہت کار آمد ہے -

نسخہ - اگرین سلفٹ - اف پر و ٹو - اکسائیڈ اف ایرن کو ایک آونس پانی مین حل کرین اور اُسمین ایک ڈرام ٹنکچر اف اسٹیل ملا دین ÷ دوسرے برتن مین ۴۰ گرین کار - بونٹ اف پوٹاش کو ایک یا دو آونس پانی مین حل کرین اِس عرق کو پہلے عرق مین ملا کر فوراً پلا دین ÷

اوّل الکحل یعنے خمر

علامات - شراب سے جب زہر ہوتا ہے تو اکثر چند منٹ کے اندر علامات زہر کی پیدا ہونے لگتی ہین - خیالات منتشر ہو جاتے ہین - بیمار نہ تو قائم کہڑا رہ سکتا ہے اور نہ چل پہر سکتا ہے اور جو چلنے کی کوشش کرتا ہے تو لڑکھڑانے لگتا ہے آخرکار بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے - اور جو ہوش مین آجائے تو قے شروع ہو جاتی ہے چہرہ بیمار کا اکثر سوجا ہوا اور لبین نیلگون ہوتی ہین - پتلیان آنکہون کی پہیلی اور بیحرکت ہوتی ہین - اگر اُنپر اثر روشنی کا ہو تو یہ علامت نیک ہی - تنفس سے شراب کی بو آتی ہے - شراب جسقدر کڑی ہوگی اُتنے جلد علامتین بہی ظاہر ہونگی - لیکن جب شراب ہلکی ہوتی ہے تب پہلے طبیعت مین جوش پیدا ہوتا ہے اور پہر بیہوشی طاری ہوتی ہے لیکن کڑی شراب کے پینے سے بیمار چند گہنٹہ کے اندر بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے - شراب کے زہر مین دماغ یا شُش یا دونون مین اجتماع خون کا ہوتا ہے ؛

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ خون سے نہایت پُر ہو جاتا ہے اور اُس مین آثار انفلامیشن کے پائے جاتے ہین اور کبہی تو اُسکا میوکس پردہ خوب سرخ اور کبہی سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور جب شراب جلد مہلک ہو جاتی ہے تب معدہ مین جو کچھہ ہوتا ہی اُس سے شراب کی بو آتی ہے لیکن جب مقدار شراب کی تہوڑی سی ہوتی ہے یا جب لاش کا ملاحظہ عرصہ بعد کیا جاتا ہے تب وہ بو محسوس

نہین ہوتی + دماغ اور اُسکے پردے خون سے پُر ہوتے ہین اور بعض دفعہ اندر کے پردے مین ڈیا - یا - مے - ٹر) سیرم یعنی آبخون پایا جاتا ہے +

علاج - اشمک - ینپ کا استعمال فوراً کرین اور بیمار کے سر پر آب سرد کا تڑا تڑا چھوڑین اگر دماغ مین خونکا اجتماع پایا جاوے تو فصدلے سکتے ہین + اگر دم لینے مین تکلیف ہو اور نبض کمزور تو سینہ پر رائی کی پٹی لگاوین اور مفرحات کا استعمال کرین اور تاربجلی لگاوین +

دوم - ایتھر

علامات اور اثر - جب ایتھر تھوڑی مقدار مین پیا جاتا ہے تو ذائقہ اُسکا تیز اور پیتے وقت حلق مین گرمی اور تنگی معلوم ہوتی ہے اور مثل شراب کے اسکے پینے سے بہی طبیعت مین جوش اور فزا ہوتا ہے ایتھر جب بہت زیادہ پیا جاتا ہے تب ویسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے جیسا شراب کے پینے سے ہوتا ہے +

سوم کلو - را - فارم

علامات - جب یہ چیز زیادہ مقدار مین پیجاتی ہے تب اِس کا بہی اثر مثل شراب کے پیدا ہوتا ہے - لیکن جب بطور عرق کے اِسکا استعمال ہوتا ہے تب سریع التاثیر زہر ون کے طور پر موثر نہین ہوتی کیونکہ ایک

شخص کا ذکر ہے جس نے چار آونس کلوروفارم پی لیا تہا دور تک پیدل چلا گیا لیکن آخر کار گر کر بیہوش ہو گیا - اُسکی آنکھون کی پُتلیان پہیلی ہوئی تہین - دم خراٹے سے لیتا تہا - بدن سرد - نبض محسوس نہین ہوتی تہی اور سارے جسم مین تشنج ہوتا تہا پانچ دن بعد اُسکو آرام آیا +

کلو - را - فارم بشکل بخار - جب خالص کلورا - فارم کا بخار زیادہ سونگہا جاتا ہے تب یہ فوراً مہلک ہوجاتا ہے لیکن ہوا ملا کر سونگہنے سے بیہوشی طاری ہوتی ہے اور آٹہہ یا دس منٹ کے اندر سارا بدن ڈہیلا ہو جاتا ہے - لیکن سونگہنا اگر موقوف کیا جاوے تو فوراً ہوش مین آجاتا ہے مہلک اثر اس چیز کا اِسکی مقدار پر منحصر نہین ہے بلکہ جسقدر کم ہوا ملائے جائیگی اور خالص سونگہی جائیگی اُسیقدر جلد مُہلک ہوگی - مقدار اُس کے بخار کی بتدریج بڑہانی چاہئے - اِس چیز کو عرصہ کے خلو معدہ مین یا بعد غذا کے یا بیمار کو بٹہا کر یا کہڑا کر کے نہ سُنگہانا چاہئے +

علاج - فوراً قے کرا کر ادویات اسٹی - میو - لنٹ کا استعمال کرین لیکن علامات زہر کی اُسوقت اکثر پیدا ہوتی ہین کہ جب کلورا - فارم کو بیہوشی پیدا کرنے کے لئے سُنگہاتے ہین چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ جب بیمار کلورافارم کو بہت زیادہ سونگہہ لیتا ہے تو دم اُسکا رُک رُک کر اور بہ تکلیف آتا ہے اور چہرہ اُسکا نیلگون ہوجاتا ہے اور نبض گہٹنے لگتی ہے غرض جب یہ علامتین پیدا ہون تو کلورا - فارم کو فوراً موقوف کر دین اور آر - ٹری - فارسپس سے زبان کو اُسکے باہر کہینچکر سر اور چہرہ پر آب سرد چہڑکین اور بیمار کو ہوا سے

سرد مین رکہین - امیو-نیا کی ہوا سنگہا دین اور اگر ضرورت ہو تو مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم رکہین اور تار برقی لگا دین *

چہارم - ہائیڈریٹ اف - کلو-رل

جب یہ چیز ۲۰ یا ۳۰ گرین کی مقدار مین کہائی جاتی ہے تب نیند آجاتی ہے لیکن زیادہ مقدار مین کہانے سے اُسقدر بیہوشی ہوتی ہے کہ بیمار مرجاتا ہے *

پنجم - تنباکو

علامات - غشی + غثیان + قے + دورانِ سر + ہذیان + اطراف کمزور سارا بدن ڈہیلا اور اُسمین رعشہ ہوتا ہے - بدن سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے اور تب تشنج ہوکر مریض تلف ہوجاتا ہے - آنکہون کی پتلیان پہیل جاتی ہین - بصارت دہندلی ہوجاتی ہے - خیالات مختل ہوجاتے ہین - نبض نہایت کمزور - تکلیف تنفس اور پیشاب خطا ہوجاتا ہے +

ششم - ہن - بن

علامات - اِس درخت کے بیج جڑ اور پتے بہی تاثیر زہر کار رکہتے ہین - جب یہ چیز اِسقدر نہین کہائی جاتی ہے جس سے بیمار ہلاک ہو تب طبیعت مین جوش پیدا ہوتا ہے - نبض پُر ہوجاتی ہے - چہرہ سُرخ ہوجاتا ہے - سر بہاری اور گہومنے لگتا ہے - مریض بے بس ہوجاتا ہے

ہاتھہ پاؤن کانپتے ہین - اونگھہ آتی ہے - پتلیان آنکھونکی پھیلجاتی ہین - بیمار ایک چیز کو دو دیکھتا ہے - جی متلاتا قے ہوتی ہے - بعد تھوڑے عرصہ کے یہ علامات رفع ہوجاتی ہین اور بیمار نڈھال پڑا رہتا ہے جب اُسکی جڑ یا پتے زیادہ مقدار مین کھائے جاتے ہین تب نہایت خوفناک علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ اوپر کی علامات کو نہایت شدت ہوجاتی ہے - ہذیان ہوتا ہے اور بیہوشی طاری ہوتی ہے مگر بعض دفعہ بیمار دیوانہ کے طور پر ہوجاتا ہے + پتلیان پھیلجاتی ہین اور اُنپر روشنی کا اثر نہین ہوتا بدن سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے - ٹانگین کمزور - جسم بعض دفعہ کھچ جاتا ہے اور بعض دفعہ سارے بدن مین تشنج ہونے لگتا ہے نبض سریع اور بیقاعدہ چلتی ہے - سانسین گہری اور تکلیف سے لیجاتی ہین - گاہے گاہے جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے اور دست آنے لگتے ہین

وہ زہر جنکا اثر نخاع پر ہوتا ہے

کچلا اور اسکا جوہر اسٹرک - نیا

علامات - جب آدمی کچلا یا اُسکا جوہر اسٹرک - نیا زہر کی مقدار مین کھاتا ہے تو تھوڑے یا زیادہ عرصہ بعد اُسکو بے چینی معلوم ہوتی ہے اور دم اُسکا گھٹتا جاتا ہے - سارا بدن کانپنے لگتا ہے اور ہاتھہ اور پاؤن

جھٹکا کھانے لگتے ہین اور تب سارے بدن مین نہایت زور زور سے
تشنج مثل مرض کزار (ٹے-نس) کے ہونے لگتا ہے - دونو بازو
خودبخود کھچکر سخت ہوجاتے ہین اور ہاتھون کی مٹھیان بندھ جاتی ہین
سر پہلے تو جھٹکا کھانے لگتا ہے اور پھر کھچکر پیچھے کو جھک جاتا ہے اور سارا
بدن کھچکر سخت مانند تختہ کی ہوجاتا ہے - اور جون جون تشنج بے در پے
اور زور زور سے ہوتے جاتے ہین - جسم خم کھاکر مثل کمان کے ہوجاتا
ہے - شکم کھچکر سخت ہوجاتا ہے اور سینہ بھی کھچکر اینٹھہ جاتا ہے جس
سے دم لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے - چہرہ یا تو نیلا یا خون سے پر
ہوجاتا ہے - مُنھہ کی باچھین کھچ جاتی ہین اور بیمار کی شکل بھیانک ہوجاتی
ہے - آنکھین قایم اور کھلی اور ڈھیلے اُنکے نکلے پڑتے ہین اور لبین
نیلگون ہوجاتی ہین - مگر ہوش و حواس مین کسیطرحکا فرق نہین پڑتا -
بیمار دم لینے کے لئے بیقاعدہ کوشش کرتا ہے + نیچے کے جبڑونکا
یہ حال ہوتا ہے کہ ٹے-نس کی بیماری مین تو عین ابتدا ہی
مین کھچ جاتے ہین مگر کچلے کے زہر مین اکثر سب سے پیچھے اِنمین تشنج پیدا
ہوتا ہے - تشنج کی نوبت کے وقت جبڑا ہمیشہ کھچا ہوا نہین ہوتا کیونکہ
بیمار اکثر بات چیت کرسکتا ہے اور نگل بھی سکتا ہے + اِس زہر مین اکثر
پیاس کی شدت ہوتی ہے - بعض دفعہ سارے بدن مین تشنج دفعتاً
اِس شدت سے ہوجاتا ہے کہ بیمار بستر سے نیچے گر پڑتا ہے +
نصف یا ایک یا دو منٹ بعد تشنج موقوف ہوجاتا ہے اِس وقفہ کے درمیان

بیمار نڈھال ہوکر پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے + بعض حالتون مین ایسا دیکھا گیا ہے کہ تشنج کی نوبت کیوقت پتلیان آنکھون کی پھیلی ہوتی ہین اور وقفہ کے وقت سکڑ جاتی ہین - تشنج کے وقت نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ اُسکا گنتا دشوار ہو جاتا ہے - ادنی باعث سے مثلاً بیمار اگر حرکت کرنا چاہے یا اگر اُسکو کوئی آہستہ سے چھوے یا اُسکے پاس کوئی اچانک چک زور سے بول پڑے تو نوبت تشنج کی فوراً شروع ہو جاتی ہے + مگر جب بیمار مرنے والا ہوتا ہے تب تشنج کی نوبتین پے درپے اور نہایت زور زور سے ہونے لگتی ہین اور عرصہ تک رہتی ہین آخرکار بالکل نڈھال ہوکر بیمار کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے - اِس زہر کی تشنجی نوبتین جب ایک دفعہ شروع ہوگیئن پھر وہ جلد جلد بڑھنے لگتی ہین جبتک یا تو بیمار مر نہین جاتا یا جانبر نہین ہوتا + کچلے کے زہر کی علامتین بیمار کو منٹون کے اندر ہلاک کر ڈالتی ہین - مگر ٹٹنس کی بیماری مین مریض گھنٹون یا دنون یا ہفتون کے بعد مرتا ہے - لیکن علی العموم ایسا ہوتا ہے کہ علامتون کے شروع ہونے سے دو گھنٹہ کے اندر یا تو بیمار مر جاتا ہے یا جانبر ہو جاتا ہے - اور بعض دفعہ تشنج کی نوبت ہی کے اندر مریض تلف ہو جاتا ہے +

زہر کے کھانے کے کسقدر عرصہ بعد علامتین شروع ہوتی ہین اِس بات مین اختلاف پایا جاتا ہے - کچلے کے کھانے سے علامتین بہ نسبت اسٹرکنیا کے کھانے کے اکثر دیر سے شروع ہوتی ہین - اور جبتک علامتین

رفتہ رفتہ پیدا ہوتی رہتی ہین تبتک بیمار چلتا پہرتا بات چیت کرتا بلکہ اپنی کاروبار مین بہی مصروف رہتا ہے + اسٹرک۔نیا کے کہانے سی علامات اکثرہ سے ۰ ۲ منٹ کے اندر شروع ہوجاتی ہین +

صورت حال تشریحی بعد وفات - اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ مرتے وقت جسم ڈہیلا ہوجاتا ہے اور بعد ازان اینٹہہ جاتا ہے دماغ کے پردے اور خود دماغ بہی خون سے پُر ہوتا ہے اور نخاع کے اوپر کا حصہ اور دونو شُش مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے دل سکڑا ہوا اور خون سے خالی ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ اسکے دہنے خانہ پتلے خون سے پُر ہوتے ہین سارے بدن مین خون سیاہ اور نیلا ہوتا ہے - معدہ اور امعا اکثر حالت اصلی پر ہوتے ہین +

مہلک خوراک - ایک بچہ جسکی عمر دو یا تین سال کی تہی ایک گرین کا سولہوان حصہ اسٹرک۔نیا کہا کر چار گہنٹہ کے اندر مرگیا تہا اور اِس چیز کا نصف گرین بہی بعض دفعہ مہلک ہوا ہے اور کچلے کا اسٹرا۔کٹ تین گرین کی خوراک مین مہلک ہوا ہے - اور پندرہ پندرہ گرین کی دو خوراکین بطور سفوف کے مہلک ہوئی ہین یعنے کل ۳۰ گرین جو برابر ہے کچلے کے ایک پورے بیج کے اور یہ مقدار ۳۰ گرین کی اسٹرک۔نیا کی تہائی گرین کے برابر ہے +

جب اسٹرک۔نیا مہلک ہوا ہے تو اُس کے کہانے سے اکثر دو گہنٹہ کے اندر بیمار مرا ہے +

کیمیاوی شناخت - کچلے کا بیج اٹھنی برابر گول ہوتا ہے
مگر درمیان سے اُبھرا ہوا - رنگ اِسکا ہلکا بھورا اور اُسپر نہایت باریک
باریک سفید پشم ہوتے ہین - یہ بیج اِسقدر سخت ہوتا ہے کہ نہایت
مشکل سے پیسا جاتا ہے - رنگ سفوف کا سُرمئی اور کسیقدر بھورا ہوتا ہے
ذایقہ اُسکا نہایت تلخ ہوتا ہے - پانی اور الکحل کا اثر جب اُسپر ہوتا ہے
تو اِس سفوف سے یہ اجزا علیحدہ کئے جا سکتے ہین یعنے اسٹرک - نیا + برو-
سیا + اور اِی - گا - سو - رک اِسڈ + بلا - ٹے - نم کی پتری پر رکھہ کر
آنچ دینے سے زرد شعلہ پیدا ہوتا ہے + نائیٹرک اِسڈ ملانے سے نارنجی
رنگ پیدا ہوتا ہے + کچلے کے خیسا ندہ یا جوشاندے مین جب نائیٹرک
اسڈ ملایا جاتا ہے تو رنگ اُس عرق کا گہرا سُرخ ہو جاتا ہے اور مازو کا
ٹنکچر ملانے سے ایک منجمد تہ نشین ہو جاتا ہے اور پر-سل - فٹ اف
ایرن کے ملانے سے ہلکا سبز رنگ پیدا ہوتا ہے +

اسٹرک - نیا - اوّل - یہ چیز سفید ہوتی ہے اور ذایقہ اِسکا نہایت تلخ
دوم - بلا - ٹے - نم پر رکھہ کر آنچ دینے سے پگل کر رال کے طور پر جلتی
ہے اور اِس سے سیاہ رنگ کا دہوان دار شعلہ پیدا ہوتا ہے اور بند
نلی مین بہر کر آنچ دینے سے امو - نیا پیدا ہوتا ہے +

سوم - سرد پانی مین حل نہین ہوتا +

چہارم - تیزابون مین آسانی سے حل ہو جاتی ہے اور اِسکی گاڑہی عرق
مین پو - ٹاش ملانے سے منجمد بنکر نیچے بیٹہہ جاتی ہے +

پنجم - خالص نائیٹرک اسڈ ملانے سے ہلکا سُرخ رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اِس مین برو-شیا ہوتا ہے ٭

ششم - سلفیو-رک اسڈ ملانے سے ظاہرا کوئی بھی تغیر نہین پیدا ہوتا مگر سلفیو-رک اسڈ ملا کر اگر اُس مین ایک ٹکڑا بائی-کرو-میٹ اف پوٹاش کی قلم یا فی-رو-سائی-نائیڈ اف پو-ٹا-سی-ام یا قدرے بلاک اکسائیڈ اف منگے-نیز یا تھوڑا سا پے-راک سائیڈ اف-لِڈ ملایا جاوے تب چند خوبصورت رنگ پیدا ہوتے ہین جیسے نیلا - سُرخ اور اودا ٭ اِن ساری چیزون مین سے بلاک-اکسائیڈ اف منگے-نیز ملانا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے ٭

جب اسٹرک-نیا اشیا را کل و شرب یا کسی عضو کی ساخت مین ہو تو اُس عضو کو قیمہ کر کے اُسمین رکٹی-فائیڈ-اسپرٹ اور قدرے اسیٹک اسڈ ملا کر اسٹرک-نیا کو حل کر لین تب اُس عرق کو چھان لین اور جو باقی ہوا اُسکو خوب نچوڑ کر الکحل سے دھو ڈالین - اب اسٹرک-نیا کے اِس ترش عرق کو پانی کی بھانپ پر آنچ دیکر گاڑھا کر لین اور اُس مین پوٹاش ملا کر اُس کی ترشی کو زایل کر دین بلکہ پوٹاش قدرے زیادہ ملاوین تا کہ عرق مذکور کھارا ہو جاوے - اب اسٹرک-نیا کے اِس کھارے عرق کو ایک لنبر شیشہ کے کاگ والی نلی مین بھر کر اور اُسکی مقدار کے دُگنے ایتھر یا دو حصہ ایتھر اور ایک حصہ کلو-را-فارم اُس مین چھوڑ کر ملا دین - اِن چیزون کے ملانے سے اسٹرک-نیا کھارے سے علیحدہ ہو جاتا ہے - اب بذریعہ ایک

باریک شیشہ کی نلی کے ایتھر کے عرق کو پانی سے علیحدہ کر کے کہلا
رہنے دین تاکہ خود بخود تبخیر ہوتی رہے اس ترکیب سے اگر اسٹرک۔نیا
اُس عرق مین موجود ہے تو گرفت مین آجائیگا لیکن روغن اور اَور اجزا
کے ساتھہ اگر ملا ہوا ہوگا تو شاید اسٹرک۔نیا کی قلمین نہ بن سکین۔غرض ایتھر
کے اُڑ جانے سے جو ملی جلی چیز رہ جاوے اُسمین چند قطرے خالص سل
فیو۔رک اسڈ ملا کر پانی کے بخار پر آنچ دین اس سے روغن وغیرہ کثافتین
دور ہوجائینگی۔اب اُسمین پانی ملادین اور تب پوٹاش ملا کر اُس عرق کی
ترشی کو زایل کردین اور کاغذ سے چہانکر اُس عرق مین پہر ایتھر ملادین۔
اِسکے کرنے سے اسٹرک۔نیا کی چہوٹی چہوٹی قلمین پیدا ہوجائینگی۔اب
اِن قلمون مین سلفیورک۔اسڈ اور پیے۔راک۔سائیڈ اف۔منگنیز ملانے
سے اگر اسٹرک۔نیا موجود ہے تو وہ مختلف رنگ پیدا ہوجائینگے جسکا ذکر
اوپر کیا گیا ہے +

بروسیا۔کچلے کے بیج مین یہ جوہر بہی ہمراہ اسٹرک۔نیا
کے ہوتا ہے مگر کچلے کی چہال مین یہ چیز کثرت سے ہوتی ہے۔اگرچہ
بروسیا ایسا موثر زہر نہین ہے جیسا اسٹرک۔نیا پہر بہی اس کے
کہانے سے ویسی ہی زہر کی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسی اسٹرک۔نیا سے ہوتی ہین
جو جو شناخت اسٹرک۔نیا کی مختلف رنگون کی نسبت بتلائی گئی ہین
اُنکا اثر اس چیز پر بالکل نہین ہوتا۔بلکہ جب اُسمین نائیٹرک اسڈ ملایا
جاتا ہے تب نہایت شوخ سُرخ رنگ پیدا ہوتا ہے اور بہ نسبت اسٹرکینیا

کے یہ چیز پانی مین زیادہ تر حل ہوتی ہے - ذایقہ اسکا تلخ ہوتا ہے ٭

وہ سمیات جنکا اثر دماغ اور نخاع دونو پر ہوتا ہے

کو - نا - ام یعنی ہملاک اور اسکا جوہر کو - نیا

علامات - اس زہر کی علامتونمین اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ بعض دفعہ اس سے بیہوشی پیدا ہوتی ہے اور کسیقدر تشنج اور بعض دفعہ عضلے مفلوج ہوجاتے ہین - ایک شخص نے سہواً بہت سا پتا اس درخت کا کہا لیا تہا ۱۵ یا ۲۰ منٹ کے اندر دونو ٹانگین اسکی مفلوج ہوگئی تہین مگر درد بالکل نہ تہا چلنے کا قصد کرتا تو میخوارون کی طرح لڑکہڑاتا تہا - آخرکار بے بس ہوکر گر پڑا - جب کہڑا کرایا تو ٹانگین اسکی لٹک پڑین اور بعد دو گہنٹے کے ہاتہہ پاؤن دونو مفلوج ہوگئے طاقت نگلنے کی جاتی رہی اور سارا بدن سُن ہوگیا لیکن تشنج بالکل نہ تہا اور بعد تین گہنٹے کے تنفس کیحرکت بند ہوگئی اور سوا تین گہنٹے بعد بیمار انتقال کرگیا لیکن مرتے دم تک ہوش وحواس قائم تہے ٭

صورت حال تشریحی - دماغ کی ایک - نائیڈ پردہ کے نیچے آب خون تہا - دماغ کی ساخت ملائم ہوگئی تہی - اور اسکے تراشنے سے بیشمار سُرخ سرخ نقوط پائے گئے تہے ورنہ اور باتون مین دماغ اصلی حالت پر

تھا - دونو پھیپڑے سیاہ خون سے پُر تھے - دل کی ساخت ملائم اور ڈھیلی تھی - معدہ کا میوکس پردہ سُرخ تھا - رودے حالت اصلی پر تھے مگر سارے بدن کا خون پتلا اور سیاہ تھا +

ہلاک کے جوہر کو اصطلاح مین کو - نیا کہتے ہین مثل تنبا کو کے جوہر نے - کو - نیا کے یہ چیز بہی پتلی اور کہاری ہے اور بخار بنکر جلد اُڑ جاتی ہے +

کاغذ پر لگانے سے اسپر روغن کا سا ایک دہبا پڑ جا سکتا ہے اور جلانے سے شعلہ دہوان دہار اور زرد رنگ کا پیدا ہوتا ہے +

اوّل نائیٹرک یا سلفیورک یا ہائیڈرو - کلورک ایسڈ کا اثر اس چیز پر کچہہ بہی نہین ہوتا ہے +

دوم پانی مین چہوڑنے سے حل نہین ہوتی بلکہ روغن کے قطرات کے طور پر اوپر تیرنے لگتی ہے +

سوم - پانی اور ایتہر مین حل ہو جاتی ہے +

اکو - نائی - ٹم نے - پلے - لس

یعنی

میٹھا تیلیا

اس درخت کی جڑ بیج اور پتے بہی نہایت سریع الاثر زہر ہین مگر خاصکر جڑ تو نہایت ہی درجہ کا زہر ہے +

علامات - اس زہر کے کہانے کے چند منٹ سے لیکر ایک گہنٹہ بعد بیمار کا

مُنہہ اور حلق شل ہوجاتا ہے اُنمین چنچناہٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ خشک بہی ہوجاتے ہین - سر گہومتا ہے - ہاتہہ پاؤن سُن اور اُنمین چنچناہٹ شروع ہوجاتی ہے - پاؤن بے بس ہوجاتے ہین - بعض دفعہ مُنہہ سے کف جاری ہوپڑتا ہے اور شکم مین سخت درد ہوکر دست وقے شروع ہوجاتے ہین - بعض حالتون مین بیمار کا سارا بدن مفلوج ہوجاتا ہے لیکن ہوش وحواس قائم رہتے ہین اور بعض دفعہ سر گہوم کر بصارت دُہندلی ہوجاتی ہے - ہذیان ہوتا ہے اور دیگر علامات دماغی پیدا ہوتی ہین لیکن جیسے منشی زہرون کے کہانے سے کامل بیہوشی ہوا کرتی ہے ویسی اِس چیز سے نہین ہوتی - آنکہون کی پُتلیان پہیل جاتی ہین - نبض نہایت کمزور ہوجاتی ہے - بدن سرد اور نیلا پڑجاتا ہے - اور دم تکلیف سے لیا جاتا ہے - حیوانات مین تشنج ہوتا ہے مگر آدمی مین نہین +

صورت حال تشریحی بعد وفات - کُل جسم کی وریدین خون سے پُر ہوجاتی ہین اور بعض دفعہ دماغ اور اُس کے پردون مین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے اور گاہے گاہے معدہ اور امعا مین آثار خراش کے پائے جاتے ہین ∴

علاج - فوراً قے کرادین اور تہوڑی دیر بعد کسٹرائیل پلا دین بعد ازان منبہات مثلاً برانڈی اور ایمو - نیا کا استعمال کرین اور بیمار کو کافی پلا دین - ہاتہہ پاؤن اور پشت پر روغن ایمو - نیا کی مالش کرین اور گرم روئی سے سیکین - نہین تو اُنپر روئی کی پٹی لگا دین اور ہاتہہ پاؤن اور

قلب کے مقام پر بوتلون مین آب گرم بھر کر لگا دین - اگر تشنج ہو تو جو - گو - لر - دین سے خون لین - دم لینے کی تکلیف اور کمال بے چینی ہو تو مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم کرین اور تار برجلی لگا دین +

یاد رہے کہ بعض دفعہ ہارس - را - ڈش کی جڑ کی جگہہ میٹھے تیلئے کی جڑ سہو آ کھائی گئی ہے + ان دونو جڑونمین یہ فرق ہے کہ ان دونو کو تراشئے تو رنگ دونو کا پہلے پہل تو سفید ہوتا ہے مگر میٹھے تیلئے کی کٹی ہوئی جڑ کا رنگ جلد اودا ہو جاتا ہے اور دوسری کا سفید رہتا ہے + میٹھے تیلئے کی جڑ کے کھرچن گودے دار اور ملنے سے چور ہو جاتی ہے مگر دوسرے کی سخت اور ریشہ دار ہوتی ہے + میٹھے تیلئے کی جڑ کی شکل گاودم اور اس سے کھونگردار باریک باریک جڑین کثرت سے لٹکتی ہین اور بعض دفعہ اس جڑ کے اوپر کے حصہ پر ایک یا کئی آڑو کی شکل کی گانٹھین لگی ہوتی ہین مگر دوسری جڑ بیلن کے طور کی ہوتی ہے اور اس سے جو باریک جڑین نکلتی ہین وہ سیدھی ہوتی ہین اور کھونگردار نہین +

میٹھے تیلئے کی جڑ کی رنگت باہر سے سیاہی مایل ہوتی ہے مگر دوسرے کی میلی + میٹھے تیلئے کی جڑ جب چبائی جاتی ہے تو بعین فور آسُن ہو جاتی ہین اور انمین جھنجھناہٹ شروع ہو جاتی ہے - اور جب کھائی جاتی ہے تب حلق کے اندر بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور لبون و حلق کا یہ حال کئی گھنٹہ تک برابر جاری رہتا ہے مگر ہارس - را - ڈش کی جڑ کا ذایقہ چرپرا اور میٹھا ہوتا ہے اور عرصہ تک نہین رہتا اور اسقدر تیز ہوتا ہے کہ آنکھون سے

پانی جاری ہو پڑتا ہے:

بلا- ڈو- نا

علامات - لبین - دہن اور حلق اسقدر خشک ہوجاتے ہین کہ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے - آواز بیٹھ جاتی ہے - تشنگی ہوتی ہے - سر گھومتا ہے - اطراف سُن ہوجاتے ہین - چلتے وقت بیمار لڑکھڑاتا ہے - طبیعت نہایت گھبراتی ہے - ہذیان ہوتا ہے آنکھون کے سامنے شکلین نظر آتی ہین اور تب بیمار بیہوش ہوجاتا ہے - نبض تیز چہرہ سرخ اور پھولا ہوا - پُتلیان خوب پھیل جاتی ہین - آنکھین مجلا اور باہر کو نکلی ہوئین - بصارت یا تو دُھندلی یا بالکل جاتی رہتی ہے - جب یہ زہر مہلک ہونیوالا ہوتا ہے تب موت سے پہلے بیہوشی کی علامتین پیدا ہوتی ہین لیکن تشنج بہت کم ہوتا ہے شاذ و نادر جی متلاتا اور قے آتی یا ابکائیان آتی ہین - شکم پھول جاتا ہے اور دستون کے ہمراہ خون آتا ہے - کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ پیشاب مین نہایت دقت ہوئی ہے بلکہ خون بھی آیا ہے اور اعضائے تناسل کو خیزش علامات اکثر دو یا تین گھنٹہ بلکہ زیادہ عرصہ بعد کھانے زہر کے پیدا ہوتی ہین - لیکن بعض دفعہ نصف گھنٹہ بعد ہی ظاہر ہوئی ہین :

جب یہ زہر مہلک ہونے والا ہوتا ہے تو بیمار ایک شبانہ روز ہی کے اندر تلف ہوجاتا ہے :

بلاڈونا کے زہر مین ہذیان ایک بھاری علامتون مین سے ہے چنانچہ بعض دفعہ تو بیہوشی مین مریض خوشی کی باتین کرتا ہے بعض دفعہ اُسکو

بے تحاشا ہنسی آنے لگتی ہے - گاہے بے تکا بکنے لگتا ہے -
اور کبھی آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے صرف لبین بیمار کی حرکت کرتی
ہین لیکن ہمیشہ حالت ھذیان مین شکلین نظر آتی ہین - بعض دفعہ تو بیمار
سوتا ہی رہتا ہے اور کبھی مخمور +

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش کے امتحان سے
کوئی خاص بات نہین پائی جاتی ہے اگرچہ دماغ کی رگین خون سے پر
اور حلق اور غذا کی نالی اور معدہ کے اوپر کے فم پر سُرخ سرخ دھبے
بھی پائے جاتے ہین +

علاج - قے کروا دین - حیوانی کوئیلہ کا سفوف پانی مین گھولکر
پلا وین نہین تو پانی ملاکر لائیکوار پو-ٹا-سی پلا دین - اور بعد تھوڑے
عرصہ کے کسٹر ائیل کا جلاب دین - فصد بھی بعض دفعہ مفید پڑتی ہی +

تشخیص - جیسے بلا-ڈو-نا کے زہر مین علامتین پیدا ہوتی ہین
ویسے ہی علامات ھائیو-سئی-مس اور دہتورے کے کھانے سے
ظاہر ہوتی ہین - پس ان زہرون مین تب ہی اچھے طور پر فرق کیا جا سکتا
ہے کہ جب دست یا قئے کے مادہ مین کوئی حصہ بلا-ڈو-نا کے پتے
یا بیج کا پایا جاتا ہے +

بلا-ڈو-نا کے جوہر کو اصطلاح مین اٹر و-پیا کہتے ہین - قلمین اسکی سفید ریشم
کے طور پر ملایم ہوتی ہین اور باریک بین سے دیکھنے سے جو گوشہ نظر آتی
ہین - یہ چیز نہایت سریع الاثر زہر ہے +

لو۔ بے۔ لیا

یہ ایک قسم کا جنگلی تنبا کو ہے جو امریکا مین پیدا ہوتا ہے ❖
جب یہ شی زہر کے مقدار مین کہائی جاتی ہے تب سخت جی متلا کر فوراً قے شروع ہو جاتی ہے ۔ سر گہومنے اور درد کرنے لگتا ہے ہاتہہ پاؤن تہرتہراتے ہین ۔ بیمار پسینہ سے تر بتر ہوکر نڈہال ہو جاتا ہے ۔ بعض دفعہ دست شروع ہو جاتے ہین اور پیشاب جلن کے ساتہہ آتا ہے ❖

مہلک خوراک اس چیز کی ایک ڈرام ہے ❖

صورت حال تشریحی بعد وفات ۔ معدہ کے میو۔کس پردہ مین شدید انفلامیشن کے آثار پائے جاتے ہین اور دماغ کی رگین خون سے خوب پُر ہوتی ہین ❖

علاج ۔ آب گرم پلاکر اور حلق مین سرسراہٹ پیدا کرکے قے کرادین بعد ازان مفرحات کا استعمال کرین کیونکہ یہ زہر مضعف ہے ❖

ڈی۔ جی۔ ٹے۔ لِس

اسکا درخت انگلنڈ مین پیدا ہوتا ہے ۔ اسمین ایک جوہر ہوتا ہے جسکو ڈی۔ جی۔ ٹے۔ لین کہتے ہین ❖

علامات ۔ جب اس چیز کو کوئی شخص ایک ہی دفعہ مہلک خوراک مین کہا جاتا ہے تب دست و قے آنے لگتے ہین اور معدہ مین بشدت قولنج کا سا درد ہونے لگتا ہے ۔ سر گہومتا اور درد کرنے لگتا ہے بصارت

ہین فرق پڑتا یا بیمار بالکل اندھا ہو جاتا ہے - پتلیان آنکھون کی پھیلجاتی ہین اور روشنی کا اثر اُنپر کچھہ بہی نہین ہوتا - نبض کمزور اور بیقاعدہ چلتی ہے - جی متلاتا غشی طاری ہوکر مریض گاہے گاہے بیہوش ہو جاتا ہے - بدن سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - بیمار کہڑا ہو تو حالت اُسکی بدتر ہو جاتی ہے - اکثر مُنہہ بہی آجاتا ہے - پیشاب بند اور گاہے گاہے تشنج ہوتا ہے - لاش کے امتحان سے دماغ کی رگین خون سے پُر پائی جاتی ہین اور معدہ کا میو-کس پردہ سُرخ +

یہ چیز جب بطور دوا کے استعمال کیجاتی ہے تب بعض اوقات خوفناک علامتین یہ پیدا ہوتی ہین کہ حلق خشک اور تشنگی معلوم ہوتی ہے - جی متلاتا درد سر ہوتا - مُنہہ آجاتا سر گہومنے لگتا - بصارت مین فرق پڑجاتا آنکھون کے سامنے چنگاریان اُڑتی سی نظر آتی ہین - آنکھونکے ڈہیلون پر دباؤ معلوم ہوتا ہے - ہاتہہ پاؤن کمزور اور نبض بطی ہوتی ہے +

بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب یہ دوا عرصہ دراز تک کہلائی جاتی ہے تب جسم مین جمع ہو کر زہر کی علامتین دفعتاً اِس قسم کی پیدا ہوتی ہین کہ مریض کا جی متلانے لگتا ہے دہن خشک ہو جاتا بہوک مرجاتی ہے قے ہوتی ہے اور شدت سے پیاس لگتی ہے + بیمار بے چین اور اُسکو بے خوابی ستاتی ہے - جسم گرم اور مرطوب - کمال ضعف اور نبض اکثر کمزور ہو جاتی ہے اور گاہے گاہے یہ بہی علامتین پیدا ہوتی ہین کہ دست آنے لگتے ہین - مُنہہ آجاتا کثرت سے پیشاب پیدا ہوتا - ہذیان اور آنکھون کے

سامنے شکلین نظر آتی ہین تب تشنج اور بیہوشی طاری ہوتی ہے ٭

علاج - قئے کرواکر جلاب دین تب نباتی کیسلے خیسا ندون کا استعمال کرین جیسے مازو یا اوک باڑک کا - سبز چاء اور کافی کے خیسا ندہ بہی مفید ہین - مفرحات جیسے امو - نیا اور خمر کا استعمال کرین اور بیمار کو اٹہنے بیٹہنے کی اجازت نہ دین اور حالت ردی مین ترکیب مصنوعی سے تنفس کو قائم کرین اور تار بجلی لگا دین ٭

دہتورا

علامات - دہتورے کے پتے اور بیج دونو مین سمیت ہوتی ہے تہوڑے عرصہ بعد کہانے اس چیز کے مریض کا سر گہومتا - بصارت مین فرق پڑجاتا - غشی طاری ہوتی - پتلیان آنکہون کی قائم اور پہیلی ہوئی ہوتی ہین - چہرہ سُرخ اور نبض بطی لیکن خون سے پُر ہوتی ہے ٭ لیکن بعض دفعہ دہتورے کے کہانے سے کمال بے چینی ہوتی ہے - جسم گرم اور سرخ ہو جاتا ہے - چہرہ بہیانک اور دم جلد جلد لیا جاتا ہے - بیمار باتین ایسی جلد جلد کرتا ہے کہ سمجہہ مین نہین آتین اور ہاتہون سے خیالی اشیاء کو پکڑتا یا ملتا رہتا ہے - بستر کو نوچتا رہتا ہے اور بعض اوقات بے اختیار ہنسنے لگتا ہے - چلتے وقت لڑکہڑاتا ہے اور شرابیون کے طور پر گر پڑتا ہے ٭

صورت حال تشریحی بعد وفات - دماغ اور اسکے پردون کی رگین خون سے نہایت پُر ہوتی ہین اور مادہ دماغ کا سخت اور خونسے نہایت پُر ہوتا ہے - دماغ کے بطون مین آب خون پایا جاتا ہے دونو پہیپڑے خونسے پر اور دل ملایم ہوتا ہے ٭

دہتورے کے بیج زہر کے طور پر اکثر کہلائے جاتے ہین +
یہ بیج چپٹے اور کہرد رے بہورے یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہین اور شکل انکی گردہ کی
سی ہوتی ہی - جب یہ خشک ہوتے ہین تو آٹہہ بیجونکا وزن قریب ایک گرین
کے ہوتا ہے + اِنہین اور سرخ مرچ کے بیجون مین شک پڑ سکتا ہے +

فرق درمیان دہتورے اور سرخ مرچ کے بیجون مین

بموجب ڈاکٹر پامر صاحب کے اِن دونو بیجون مین یہ فرق ہے -

سفید دہتورے کے بیج	سرخ مرچ کے بیج
۱ - شکل انکی قریب گردونکی سی ہوتی ہی مگر ایک سرا بہ نسبت دوسرے کے بہت چہوٹا ہوتا ہے	۱ - اِنکی شکل گردون کی سی ہوتی ہی -
۲ - خاکا اِنکا گوشہ دار -	۲ - اِنکا خاکا گول ہموار -
۳ - مقدار چوتہائی اِنچ سے کچہہ زیادہ - چوڑائی قدرے کم -	۳ - بہ نسبت دہتورے کے بیج کے قدرے چہوٹا مگر زیادہ تر چوڑا -
۴ - رنگ بہورا سبزی مایل لیکن بعد خشک ہونیکے رنگ زرد ہو جاتا ہے -	۴ - رنگ زرد -
۵ - دہتورے کے بیج ایک سفید ملائم ڈلے کے وسیلہ سے انول کے ساتہہ لگے ہوتے ہین - یہ ڈلا آسانی سی علیحدہ ہو جاتا ہی تب اُس بیج کے مقعر کنارے پر آدہی دور تک ایک گہری جہری	۵ - سرخ مرچ کے بیج کے مقعر کنارے پہ ایک اُبہار رہوتا ہے اور اس سے ایک باریک نال نکلکر اُن بیجون کو جوڑتی ہے +

رہ جاتی ہے ؞	
۶ - بجز دونو چپٹی جانبون کے بیرونی سطح اِن بیجون کی ناہموار اور قریب جالی دار ہوتی ہے مگر اُن دونو چپٹی جانبون کا رنگ بسبب ارد گرد کے بیجون کے دباؤ کے ہلکا سنہری مایل ہوتا ہے ؞	۶ - ساری سطح ناہموار ہوتی ہے -
۷ - محدب کنارا موٹا اور نکلا ہوا ہوتا ہے اور نکالون کے درمیان طولانی سے بسبب دب جانے دونو جانبون کے ایک جھری ہوتی ہے ؞	۷ - محدب کنارا گول اور موٹا ہوتا ہے ؞
۸ - محدب کنارے کی جھری پر چھری رکھکر اگر بیج کے دو ٹکڑے کیجئے تو بیج کا چھلکا ناہموار نظر آوے گا اور دال کے بیچ مین مادہ درخت کا جسکو اصطلاح مین ام - بریو کہتے ہین خمدار اور بل کھایا ہوا نظر آویگا ؞	۸ - سرخ مرچ کے بیج کو اگر اسیطور پر دو پھانک کرین تو چھلکے کا خاکا ہموار نظر آئیگا اور دال کے بیچ مین درخت کا مادہ یعنے ام - بریو صرف خم کھایا ہوا نظر آویگا اور بلدار نہین ہوگا ؞

اوپر کے بیرونی امتحان سے جب دھتورے اور سرخ مرچ کے بیجون مین

فرق کر لیا تب کیمیاوی شناخت سے اِنکو آزمانا چاہیئے + چنانچہ بیجون کو قدرے پانی مین جوش دینا ورجوشاندہ کو جاذب کاغذ سے چہان لین + دونو جوشاندے قدرے گدلے نظر آوینگے - دہتورے کے بیج جوش دینے کے سبب قدرے سیاہی مایل ہوجاوینگے مگر مرچ کے بیج یا تو اپنے اصلی زرد رنگت پر رہینگے یا رنگ اِنکا کسیقدر پہیکا ہوجاویگا +

شناخت کیمیاوی	دہتورے کا جوشاندہ	مرچ کا جوشاندہ
۱ - عرق پرکلو - رائیڈ اف ایرن	کچہہ بہی تغیر نہین پیدا ہوگا	سفید گدلا ہوجاویگا
۲ - عرق کلورائیڈ اف گولڈ	خفیف گدلا	کچہہ بہی تغیر نہین پیدا ہوگا
۳ - عرق بائی کلورائیڈ اف - پلاٹینم	خفیف گدلا	ایضاً
۴ - عرق فرو - سائنائیڈ اف - پوٹاسیم	خفیف گدلا	ایضاً
۵ - ذایقہ	پہیکا	چرپرا
۶ - آدمی بلی یا کتے کی آنکہو نمین ڈالا جاوے	پُتلیان آنکہون کی پہیل جاوینگی	پُتلیون مین کسی طرحکا تغیر نہین پیدا ہوگا

فرق کر لیا تب کیمیاوی شناخت سے انکو آزمانا چاہیئے * چنانچہ بیجون کو قدرے پانی مین جوش دینا اور جوشاندہ کو جاذب کاغذ سے چہان لین + دونو جوشاندے قدرے گدلے نظر آوینگے - دہتورے کے بیج جوش دینے کے سبب قدرے سیاہی مایل ہوجاوینگے مگر مرچ کے بیج یا تو اپنے اصلی زرد رنگت پر رہینگے یا رنگ انکا کسیقدر پہیکا ہوجاویگا +

شناخت کیمیاوی	دہتورے کا جوشاندہ	مرچ کا جوشاندہ
	تغیر نہین پیدا ہوگا	سفید گدلا ہوجاویگا
		کچھہ بہی تغیر نہین پیدا ہوگا

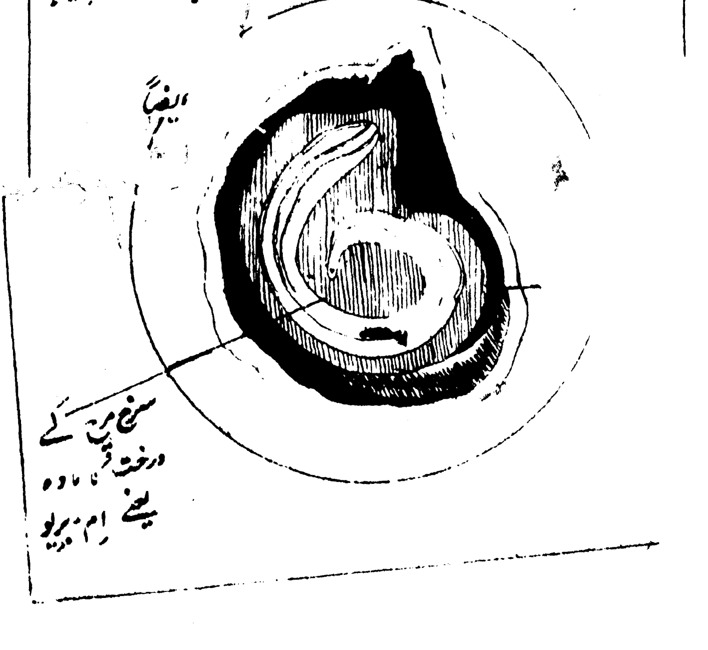

علاج - بیمار کو فوراً قے کراویں اور اسٹمک پمپ کے ذریعہ معدہ کو صاف کریں بعد ازاں دو تین مشک پانی کی بیمار کے سر پر چھوڑیں * اگر مناسب ہو تو فصد لیں اور گردن پر پلسٹر لگا دیں *

تمت